MD MUSTAFA

تلخیص شرح اسباب

(برائے یونانی پوسٹ گریجویشن انٹرنس ٹسٹ)

ڈاکٹر جاوید احمد خان
(MD معالجات)

MD MUSTAFA

میرے والد والدہ

کے لئے دعائے مغفرت کریں

اور آپ حضرات اپنی دعاؤں میں

مجھ خاکسار کو بھی یاد رکھیں

آمین ثم آمین

تلخیص شرح اسباب

(برائے یونانی پوسٹ گریجویشن انٹرنس ٹسٹ)

مؤلف

ڈاکٹر جاوید احمد خان

(MD معالجات)

ہدایت پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرس، نئی دہلی

(C) جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

نام کتاب : تلخیص شرح اسباب

مؤلف : ڈاکٹر جاوید احمد خان

سن اشاعت : 2021

تعداد : 500

قیمت : 300

ناشر : **ہدایت پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرس**

F-155، فلیٹ نمبر: 204، ہدایت اپارٹمنٹ

شاہین باغ، جامعہ نگر، اوکھلا، نئی دہلی۔110025

ای میل: hidayatbooks@gmail.com

مطبوعہ : زاویہ پرنٹ، نئی دہلی۔25

ملنے کا پتہ : 1۔محمدیہ طبیہ کالج والسائز اسپتال، منصورہ مالیگاؤں، ضلع ناسک 423203

موبائل نمبر: 8554042650/7972294663

Email: jvd.khan@gmail.com

انتساب

والدہ مرحومہ کی یادوں کے نام
جن کی دعائیں آج بھی ہمارے سروں پر سائبان ہیں

MD MUSTAFA

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	مقدمہ	5-6	2	پیش لفظ	7-8
3	امراض رأس واعصاب	9-51	4	امراض چشم	52-72
5	امراض اذن	73-76	6	امراض انف	77-80
7	امراض لسان،شفتہ وفم	81-85	8	امراض اسنان ولثہ	86-89
9	امراض حلق ولہاۃ	90-95	10	امراض ریہ وصدر	96-102
11	امراض قلب وعروق	103-108	12	امراض پستان	109
13	امراض معدہ	110-118	14	امراض امعاء	119-130
15	امراض جگر وخون	131-138	16	امراض طحال	139-142
17	امراض گردہ	143-150	18	امراض مثانہ	151-156
19	امراض اعضاء نسل مردانہ	157-165	20	امراض اعضاء نسل زنانہ	166-174
21	امراض پردہ صفاق	175-176	22	امراض اعضاء بیرونی	177-209
23	جراحات	210-216	24	امراض عظام ومفاصل	217-224
25	امراض ظاہر بدن	225-229	26	امراض شعر	230-233
27	امراض ظفر	234-235	28	متفرقات	236-239
29	حمیات	240-272	30	بحران وتحلل	273-274
31	امراض وانکے مترادفات	275-280	32	ادویہ اور انکے مترادفات	281-282
33	امراض وانکے ادویہ مخصوصہ	283-286	34	کتابیات	287-288

مقدمہ

پروفیسر محمد انور
صدر، شعبہ علاج بالتدبیر، اجمل خان طبیہ کالج، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ

جدید ترقیات اور آلات وسائل کی فراہمی کے سبب انسانی ضروریات کا رخ بھی تبدیل ہوا ہے۔ غالباً اس تبدیلی کے پیش نظر علوم وفنون نے بھی خود کو اطلاقی طور پر آراستہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ چناں چہ جہاں اس سے طب کی دیگر شاخیں مزین ہوئی ہیں وہیں طب یونانی نے بھی خود کو پیش پیش رکھا ہے۔ ماضی قریب کے چند سالوں کا بغور مشاہدہ کیا جائے تو یہ محسوس ہوتا ہے کہ طبِ یونانی جو جمود کا شکار تھی اب اس میں حرکت پیدا ہو چکی ہے اگر چہ اس حرکت وترقی کی رفتار مطلوب سے سست ہے لیکن اب دلوں میں اس کی ترقی وتجدید کے خواب روشن ہو چکے ہیں۔ گذشتہ کئی سالوں سے طب یونانی کے پوسٹ گریجویشن میں داخلہ امتحانات میں طلباء کے رجحانات اور مقابلہ کا بڑھتا تناسب اس کا بین ثبوت ہیں۔

مقابلہ جاتی امتحانات کے لئے طلبہ کو بجا طور پر انفرادی کوششوں پر ہی انحصار کرنا پڑتا ہے۔ طلبہ خود ہی مطالعہ کرتے ہیں اور خود ہی نوٹ تیار کرتے ہیں جس کی وجہ سے وہ اپنے تیاری کے تعلق سے بہت پراعتماد نہیں ہو پاتے اور اس کا نتیجہ ان کے رزلٹ پر ہوتا ہے۔ اس بات سے ماہرین انکار نہیں کرسکتے کہ ان امتحانات کی تیاری کے لئے جس قدر مواد کی ضرورت ہے اس کا عشر عشیر بھی طلبہ کو مہیا نہیں کیا جاسکا ہے۔ اگر چہ اس ضمن میں بہت سے اساتذہ کی کاوشیں منظر عام پر آچکی ہیں لیکن مقابلہ آرائی کے موجودہ بڑھتے ہوئے زمانے میں اس میں مزید تندہی کی ضرورت ہے تا کہ طلبہ کی ضرورتوں کی مکمل طور پر تکمیل ہوسکے اور طلبہ مزید پراعتماد ہو کر امتحانات میں شریک ہوسکیں۔

ڈاکٹر جاوید احمد خان، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ عین، اذن، انف، حلق واسنان، محمدیہ طبیہ کالج و السائر اسپتال، منصورہ مالیگاؤں نے طب کے مسابقاتی امتحانات کی تیاری کے متعلق مذکورہ ضرورتوں کا ادراک کیا اور بڑی جانفشانی وعرق ریزی سے معالجات کے سمندر کو ایک کوزہ میں بند کرنے کی کامیاب

کوشش کی ہے۔ موصوف کی اس کاوش کو مطلوبہ ضرورتوں میں ایک نادر اضافہ کہا جا سکتا ہے بلکہ یہ کہا جائے تو زیادہ بہتر ہوگا کہ معالجات کے موضوع پر اس طرح کی یہ پہلی کوشش ہے۔ وہ اساتذہ و ماہرین فن جو اس طرح کی کتب کا خاکہ اپنے ذہن میں رکھے ہوئے ہیں ان کے لئے زیر نظر کتاب کے مشمولات اور اس کا اسلوب بقیہ مضامین کے لئے بنیاد فراہم کرنے کا سبب ہوگا۔

اس کتاب کی طباعت کے پرمسرت وقع پر میں اپنی جانب سے ڈاکٹر جاوید احمد خان کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور طب سے وابستہ ماہرین و اساتذہ کو دعوت قلم دیتا ہوں کہ طلبہ کی ضرورتوں کے پیش نظر مقابلہ جاتی امتحانات کے لئے مطلوبہ مواد فراہم کرنے کی طرف خصوصی توجہ فرمائیں۔ یہ وہ کوششیں ہوتی ہیں جو نہ صرف فن کو زندہ رکھتی ہیں بلکہ خود اہل فن کو جاوید بنا دیتی ہیں۔

پروفیسر محمد انور
صدر، شعبہ علاج بالتدبیر، اجمل خان طبیہ کالج
علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ (یوپی)

MD MUSTAFA

پیش لفظ

حمد وشکر کے پھول اس خالق کی بارگاہ میں نثار جس نے حرف ولفظ کی بساط بچھا کر تعلیم و تعلم کا سلسہ دراز کیا۔ روشن نعت اور درود محبت کے نذرانے اس امی لقب پر جس نے علم کی ایسی قندیل روشن کی جو رہتی دنیا تک کے لئے سرچشمہ ہدایت ہے۔ جس نے علم ادیان کے ساتھ علم ابدان کے حصول کی ترغیب دے کر روحانی صحت کے ساتھ ساتھ جسمانی صحت کی بحالی کے اسباب اختیار کرنے کی تلقین کی اور اپنی امت کو طب وسائنس کی ترویج واشاعت کے ذریعے انسانیت کی خدمت کا فریضہ انجام دینے پر مامور کیا۔ طب اور علاج ومعالجے کے پیشے کو محترم ہونے کی حیثیت بھی دراصل اسی کارا وہی سے وابستگی کے سبب حاصل ہے۔ یہ یقیناً ہماری خوش بختی ہے کہ ہم بھی اس محترم پیشے سے جڑے ہوئے ہیں اور طب یونانی میں علاج ومعالجے کے فروغ کے لئے کوشاں ہیں۔

ہندوستان میں طب یونانی کے تعلیم و تعلم اور علاج ومعالجے کا سلسلہ ایک طویل وقفے پر محیط ہے۔ جب اس طب نے عرب اور دیگر ممالک سے ہجرت کر کے ملک عزیز کو اپنا وطن بنایا تو ابتداء اسے فارسی زبان کا سہارا لینا پڑا جس کی غرض سے اس کی ادبیات کو عربی سے فارسی میں منتقل کیا گیا۔ پھر آہستہ آہستہ اردو زبان کی مقبولیت میں اضافہ ہوتا چلا گیا اور اردو اور ہندی کی لسانی ہم آہنگی کے سبب ملک کے ایک بڑے حصے کو اس زبان کی چاشنی نے اپنا گرویدہ بنالیا۔ لہٰذا طب کی درس وتدریس بھی فارسی سے اردو میں منتقل ہوگئی، نتیجہ کار ایک مرتبہ پھر طبی ادبیات کی مروجہ زبان میں تدوین وترجمے کی ضرورت محسوس کی جانے لگی۔ خوش قسمتی سے اس وقت وابستگان طب کو حکیم کبیر الدین صاحب کی شکل میں ایسی ذی علم اور باوقار ہستی دستیاب تھی جس نے وقت کی ضرورت کی تکمیل کے پیش نظر درجنوں سے زائد کتابوں کو نہ صرف اردو کا قالب عطا کیا بلکہ اس حسب ضرورت ترامیم واضافے بھی کئے۔

حکیم کبیر الدین صاحب کے ذریعہ تیار کی گئی ان کتابوں میں جسے سب سے زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی اور عملی طور پر جو سب سے زیادہ درس وتدریس کا حصہ بنی وہ نجیب الدین سمرقندی کی مایہ ناز کتاب اسباب وعلامات کی شرح کا اردو ترجمہ ہے جو شرح اسباب کے نام سے چار جلدوں پر مشتمل

ہے۔حالاں کہ معالجات کے مضمون پر اردو میں اور بھی کلاسیکل کتابیں دستیاب ہیں نیز ماضی قریب میں کچھ نئی کتابیں بھی شائع ہوئی ہیں لیکن اس کے باوجود معنوی طور پر جو حیثیت شرح اسباب کو حاصل ہے وہ کسی اور کو نہیں ہے۔ یہ کتاب طلباء اور اساتذہ کے لئے یکساں طور پر مرجع کا سامان ہے۔

امتداد زمانہ کا اثر جہاں اسباب و وسائل پر ہوتا ہے وہیں زبانیں بھی تغیر و تبدل کا شکار ہوتی ہیں۔ لہذا اس کا اثر اردو زبان پر بھی ہونا تھا۔ فی زمانہ انسانی مزاج کی آرام طلبی بھی لسانی صنائع و بدائع سے گریز پر آمادہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج کے طلباء کے لئے شرح اسباب کی زبان نسبتاً عسیر الفہم ہے۔ حالیہ دنوں میں اس بات کی شدید ضرورت محسوس کی جاتی رہی ہے کہ اسے عام فہم بنایا جائے۔علاوہ ازیں اس کی ضخامت اور چار جلدوں پر محیط اس کی طوالت بھی اس بات کی متقاضی ہے کہ شرح اسباب کو ملخص شکل میں پیش کیا جائے تاکہ طلباء کو آسانی بہم پہونچائی جائے خاص طور سے ان طلباء کو جو مسابقتی امتحانات میں شریک ہورہے ہوں جس سے ان کو زائد ورق گردانی سے محفوظ رکھ کر ان کے وقت کو بچایا جاسکے۔ بالا مقاصد کے پیش نظر ہی شرح اسباب کی تلخیص پیش کرنے کی سعادت حاصل کی گئی ہے۔خدا سے دعا ہے کہ اسے مقبولیت سے سرفراز کرے اور مفاد عامہ کا ذریعہ بنائے۔آمین!

کتاب کی اشاعت پر سب سے پہلے میں اللہ رب العزت کا شکر ادا کرتا ہوں جس کی توفیق سے یہ کام پایۂ تکمیل کو پہونچا۔ میں پروفیسر محمد انور صاحب، صدر، شعبہ علاج بالتدبیر، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ کا ممنون و مشکور ہوں کہ انھوں نے ایک جامع و مفید مقدمہ تحریر فرما کر حوصلہ افزائی کی۔ میں شکر گذر رہوں اپنے ادارہ کے مشفق و محترم صدر عالیجناب ارشد مختار صاحب کا جنہوں نے ایسا علمی ماحول اور سہولیات مہیا کرائی جس کی بنا پر یہ کام پایۂ تکمیل کو پہونچا۔ اس موقع پر میں اپنے ان تمام اساتذہ واحباب اور دوستوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جن کی مجھے قدم قدم پر رہنمائی حاصل رہی ہے۔ میرا فرض بنتا ہے کہ میں اپنی شریک حیات ڈاکٹر شگفتہ نکہت کا بھی شکریہ ادا کروں جو تصنیف و تالیف کے لئے اکساتی رہتی ہیں اور تمام تر علمی اور عملی مراحل میں ہمہ وقت دست تعاون دراز رکھتی ہیں۔ مجھ پر واجب ہے کہ میں اپنے دونوں بچے محمد معاذ خان اور عائشہ جاوید کا بھی شکریہ ادا کروں جو اکثر اوقات مجھے مصروف دیکھ کر اپنی معصوم فرمائشوں کو محدود کر دیتے ہیں۔

جاوید احمد خان

امراض رأس واعصاب

الاسباب والعلامات: علامہ نجیب الدین سمرقندی۔
شارح الاسباب والعلامات: علامہ برہان الدین نفیس ابن عوض کرمانی۔
مترجم شرح الاسباب والعلامات: علامہ محمد کبیر الدین۔

دماغ (BRAIN):

مترادف: بھیجہ، مغز

تعریف: وہ عضو رئیس جو حس وحرکت، عقل وتمیز اور روح نفسانی کا مرکز ہے۔

وزن:

مردوں میں	:	ڈیڑھ سیر
عورتوں میں	:	ایک سیر پانچ چھٹانک
مادرزاد پاگلوں میں	:	13ر چھٹانک

دماغ کے حصے:

1۔مقدم   2۔موخر

3۔اوسط   4۔مبداء النخاع

دماغ کا سب سے بڑا حصہ: مقدم حصہ سب سے بڑا ہے۔ یہ دماغ کا 9/10 حصہ ہوتا ہے۔

اغشیہ دماغ (Meninges):

دماغ کی درج ذیل تین (3) جھلیاں ہیں:

1-ام غلیظ (Dura matter) : مترادف: ام جافیہ، مانجس، ام صفیق۔

2-ام رقیق (Pia matter) : مترادف: غشاء مشیمی، ام دماغ۔

3-غشاء عنکبوتی (Arachanoid matter):

محقق: ہیروفیلوس (ابوالتشریح، قدیم یونانی طبیب جو 400ر سال قبل گذرا ہے)

بطون کاذبہ: وہ فضائیں جو غشاءِ عنکبوتی کے نیچے اور ام رقیق کے اوپر ہوتی ہیں۔

امین: ام رقیق اور ام غلیظ کو ''امین'' کہتے ہیں۔

حرام مغز سے اعصاب کے اکتیس (31) جوڑے نکلتے ہیں۔

ساقان: فخذان، یعنی مقدم دماغ کی دو جڑیں۔

جوہر سنجانی: دماغ کا خاکی جوہری حصہ۔

MD MUSTAFFO

صداع بارد خارجی:

مترادف: خبطہ۔

وجہ تسمیہ: اس دردسر میں خبط الحواسی ضروری ہے۔ اس لئے خبطہ نام رکھا گیا۔

تعریف: وہ حالت جس میں حیرت بے عقل اور کندی حواس جیسی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے۔

خاص علامت: دردسر زیادہ تر سر کے پچھلے حصے میں ہوتا ہے۔

صداع بارد خارجی: کے مریضوں کو سر پر کپڑا لپیٹنے سے راحت ملتی ہے۔

انجام: صداع بارد خارجی کا انجام مرض زکام ہوا کرتا ہے۔

صداع دموی (دردسر خونی)

سبب: خلط دم۔

علامت: نبض عظیم، قارورہ غلیظ اور غنودگی کے باوجود گہری نیند کا نہ آنا۔

علاج: قیفال کی فصد اور مزورات۔

صداع صفراوی:

سبب: صفراء۔

علامت: سر میں سخت گرمی کا احساس ہوتا ہے مگر بوجھ بالکل نہیں ہوتا ہے۔ نبض سریع اور قارورہ صاف ہوتا ہے۔

جوشاندہ ہلیلہ: صفراء کا اخراج کرتا ہے۔

صداع بلغمی (دردسر بلغمی):

علامت: سر میں شدید بوجھ اور سبات۔

رازی: بلغم سے دردسر سخت نہیں ہوتا۔

صداع سوداوی (دردسر سوداوی):

علامت: نبض باریک، سست اور قارورہ سفید و رقیق۔

صداع ریحی:

علامت: سر میں تناؤ مگر بوجھ بالکل نہیں ہوتا ہے۔ دردسر مستقل مگر مقام بدلتا رہتا ہے۔

علامہ نفیس: ریاح سے علی الخصوص غلیظ ریاح سے ٹیس ہرگز نہیں ہوتی۔
بقراط نے کتاب ابیذ یمیا میں لکھا ہے کہ چھینک ریحی دردسر کو شفا بخشتی ہے۔

صداع شرکی معدی:

تعریف: وہ دردسر جو معدہ کی شرکت سے ہوتا ہے۔
سبب: دردسر سے پہلے تخمہ کی بیماری ہوتی ہے۔
بدہضمی کی وجہ سے جو دردسر ہوتا ہے وہ عموماً سر کے اگلے حصے میں ہوتا ہے۔
شریان سباتی کے دبانے سے قے اور دست کے بعد دردسر میں آرام مل جاتا ہے۔
دردسر معدی ریحی میں پہلے معدہ میں درد ہوگا اس کے بعد یافوخ کے مقام پر درد ہوتا ہے۔

دردسر معدہ سوداوی (حموضی):

سبب: معدہ کی ترش رطوبت کی زیادتی۔
ضعف معدہ ذکاوت حس: میں دردسر کی شدت صبح کے وقت ہوتی ہے جس وقت نیند سے بیداری ہوتی ہے۔

صداع خفہ:

مترادف: صداع یبسی۔
وجہ تسمیہ: اس کا نام اس لئے رکھا گیا کہ درد میں خفت یعنی ہلکے پن کا ہونا لازمی ہے۔ (لازم کے نام موسوم ہے)
رازی: صداع خفہ عام طور پر عورتوں کو ہوا کرتا ہے۔
سبب: استفراغ مادہ۔

صداع حسی:

دماغی حس کو کم اور دماغی تسکین کے لئے دواالشفاء (چھوٹا چاند) بہت مفید ہے۔
ہریسہ صداع حسی میں مفید ہے

صداع حمی:

مترادف: صداع ریحی۔

صداع ضعف اعصاب: یہ ایسے نوجوانوں کونہیں ہوتی جن کی شہوت قوی ہے۔

صداع خماری: میں آش جواور فقاع خاص طور سے مفید ہے۔

صداع بیضہ:

مترادف: خوذہ۔

بیضہ خوذہ کے معنی: وہ جنگی خود جو کہ سارے سر پر محیط ہو۔

وجہ تسمیہ: سارے سر میں محیط ہونے ہونے کی وجہ سے بیضہ وخوذہ نام رکھا گیا ہے۔ (مشابہت پر موسوم ہے)

تعریف: ایک قسم کا شدید دردسر جو کہ سارے سر پر محیط ہوتا ہے اور مشکل سے جاتا ہے۔

سبب: خاص قسم کی غلیظ بخارات سے جو اخلاط سے پیدا ہوتے ہیں۔ غشا مجلل قحف (کھوپڑی کی بیرونی جھلی) اور امین میں بند ہو جاتے ہیں۔

صداع بحرانی:

صداع بحرانی امراض حادہ عفونیہ کے سبب بحران کے دن پیدا ہوتا ہے۔

علامت: دردسر کے ساتھ قارورہ سفید ورقیق اور بخار تیز ہوتا ہے۔

صداع دودی:

سبب: دردسر ان کیڑوں سے پیدا ہوتا ہے جو کہ مقدم دماغ کے آس پاس اس حصے میں پیدا ہو جاتے ہیں جو نتھنوں کے انتہائی حصوں کے قریب ہے۔

علامت: شدید خارش اور ناک سے بد بو آتی ہے۔ متحرک ہونے پر دردسر میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

علاج: ایارج فیقرا ناک میں ٹپکائیں۔

کیڑوں کے پیدائش پر نظریات:

متقدمین پیدائش دوطور پر تسلیم کرتے ہیں۔

1۔ مادہ کی عفونت سے اس میں کیڑے بن جانے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔

2۔ دیگر حیوانات کے اصول توالدوتناسل کی طرح انڈے وتخم سے پیدا ہوا کرتے ہیں۔

متاخرین: کیڑے دیگر حیوانات کی طرح اپنے اپنے تخم سے پیدا ہوتے ہیں۔

درد شقیقہ (آدھا سیسی کا درد):

تعریف: وہ دردسر جو عموماً نصف سر میں اور کبھی کبھی پورے سر میں ہوتا ہے۔اس کی باریاں ہوتی ہیں جن میں اکثر متلی اور قے ہو جایا کرتی ہے۔

جالینوس: یہ دردسر کے ایک پہلو کی کمزوری کا امتحان کرتا ہے اور سر کے وسط تک پہونچتا ہے۔

درز سہمی: وہ حصہ/شق جس میں شقیقہ لاحق ہو۔

خاص علامت: شریانیں تڑپتی اور ٹیس مارتی ہیں۔

علاج: ثافیسا اور شرب ریحانی طلاء مستعمل ہے۔

صداع تزعزعی:

اسباب: دماغ کا ہل جانا، کسی کھیل میں صدمہ پہونچنا اور چوٹ لگنا۔

علامات: سدر ونسیان کا لاحق ہونا، اعصاب اور دماغ کے آس پاس کی رگوں کا کھنچا ہونا، کبھی کبھی سکتہ اور ہر قسم کی بوؤں کا ایک طرح محسوس ہونا۔

علاج: باسلیق یا اکحل کی فصد کھولنا مفید ہے۔

سرسام:

طبری: یہ نام فارسی ہے اور اس کے معنی مرض راس کے ہیں کیوں کہ سر رأس کو اور سام کے معنی مرض کے ہیں۔

شیخ: سرسام کے معنی ورم سر کے ہیں کیوں کہ سام کے معنی ورم کے ہیں۔لغوی معنی ورم یا مرض سر کے ہیں۔

وجہ تسمیہ: سرسام کا نام اپنی ذات وحقیقت کے بنا پر رکھا گیا ہے کیوں کہ لغوی و اصطلاحی معنی دونوں ایک ہیں۔

تعریف: ایک ورم ہے جو دماغ کی دوجھلیوں میں سے کسی ایک بارگی یا خاص دماغ میں یا دونوں میں ایک ساتھ پیدا ہوتا ہے۔

اقسام بلحاظ اخلاط: 1۔دموی 2۔صفراوی 3۔بلغمی 4۔سوداوی

سرسام کی ابتداء اگر قے سے ہو تو نفس دماغ کا ورم گمان کیا جاتا ہے۔

سرسام کی ابتدا اگر تشنج سے ہو تو اغشیہ دماغ کا ورم گمان کیا جاتا ہے۔

سرسام میں عام طور پر دماغ اور دماغ کی دو جھلیاں (ام رقیق، غشاء عنکبوتی) متورم ہوا کرتی ہے۔

دماغ و ہڈی کے متورم ہونے میں اختلاف:

مسیحی، شیخ، صاحب کامل اور اکثر متاخرین: ان دونوں میں ورم پیدا ہوسکتا ہے۔

جالینوس: ان میں ورم نہیں پیدا ہوسکتا ہے۔

فرانیطس:

وجہ تسمیہ: اس بنا پر رکھا گیا ہے کہ یہ مرض ذہن و عقل کو خراب کر دیتا ہے جو کہ اس کا ترجمہ ہے۔

سبب: خلط دم۔

علامت: بخار مستقل، نبض عظیم اور مریض ہنستا رہتا ہے۔

علاج: پہلے 3/دنوں تک قیفال کی فصد کھولیں۔

فرانیطس خالص:

سبب: خلط صفراء۔

علامت: بخار تیز، نبض سریع اور مریض غصہ کرتا ہے۔

تشخیص فارقہ: موتی جھرہ (حمی معویہ)، مانیا (جنون سبعی) سے کرتے ہیں۔

سرسام حار (دموی و صفراوی):

علامت: دردسر اور قے ہے۔

علاج: اولاً حقنہ کرائیں۔

نفس دماغ اور دماغی جھلیوں کے ورم میں فرق:

خاص دماغ	:	نبض عظیم و موجی
غشاء صلب	:	نبض صلب و منشاری
غشاء رقیق	:	نبض صلب و موجی

لیثرغس:

یونانی لفظ لی تھارگس کی تعریب ہے، معنی نسیان (بھولنے) کے ہیں۔

مترادف: نسیان، مرض النوم، مرض النوم افریقی۔

وجہ تسمیہ:1۔ نسیان لیثرغس کا عرض لازم ہے اس لیے یہ نام لازم کے طور پر رکھا گیا ہے۔

2۔ مرض النوم چوں کہ اس میں مریض بری طرح سویا کرتا ہے۔

3۔ مرض النوم افریقی۔ چوں کہ یہ افریقہ کے حبشیوں میں کثیر الوقوع ہے۔

سبب: خلط بلغم۔

موجودہ تحقیقات کے مطابق حیوانی موادخو بینات ثاقبہ (خاص قسم کی مکھی کے ذریعہ)۔

ثابت بن قرہ: بلغم یا وہ بلغم جو دماغ کے اگلے حصہ میں جمع ہو کر گندہ اور متعفن ہو جاتا ہے۔

شیخ: دماغ کے مجاری میں ہوتا ہے نہ کہ دماغی بطون یا دماغی پردوں اور خاص دماغ میں۔

علامت: سبات ارقی، مستقل بخار، زبان سفید اور حواس مکدر ہوتے ہیں۔

سبات ارقی: نیند و بیداری کی درمیانی حالت کا نام ہے جس میں نیند کا پہلو کسی قدر غالب ہو۔

علاج: تسخین بذریعہ تکمید (مونگ کی روٹی، یا کبوتر کی آلائش شکم سر پر منڈوا کر رکھتے ہیں)۔

عطاش اطفال (پیاس کی بیماری):

تعریف: بچوں کا ایک مرض ہے جس میں دماغ متورم ہو جاتا ہے اور بچہ بار بار پانی مانگتا ہے اس لیے اس کو عطاش کہا جاتا ہے۔

سبب: بچوں کو موسم گرما میں لو لگنے یا دھوپ میں رہنے سے یا دانت نکلنے کے زمانہ میں ہوتا ہے۔

علامت: تیز بخار، سہر اور غنودگی کی حالت میں چونک کر اٹھتا ہے اور سر دائیں بائیں ہلاتا رہتا ہے۔

برسام:

مترادف: سرسام کاذب، سرسام غیر حقیقی۔

تعریف: ایک ورم ہے جو اس پردہ میں پیدا ہوتا ہے جو قلب اور معدہ کے درمیان واقع ہے جس کا نام حجاب حاجز ہے۔

برسام میں دماغ اور اس کی جھلیوں میں ورم نہیں ہوتا ہے مگر سرسام کے عوارض پائے جاتے ہیں۔

شفاقلوس دماغی:

سرسام کی ایک قسم ہے جس کو مجازاً شفاقلوس کہتے ہیں۔

شفاقلوس کے اصلی معنی عضو کے مردہ اور بے حس ہو جانے کے ہیں۔

تعریف: ایک ورم ہے جو نفس شریان کے اندرونی جانب غلیظ خون سے پیدا ہوتا ہے۔
شفاقلوس کا مقدمہ غانغرانہ ہے۔
جالینوس: جس بیماری کو اطبا غانغرانا کہتے ہیں اسی کو یونانی حکماء شفاقلوس کہتے ہیں۔
بقراط: شفاقلوش کا مریض 3روز میں ہلاک ہوجاتا ہے۔

شفاقلوش اور غانغرانا میں فرق:

غانغرانا: عفونت کے سبب عضو کے حس کا کمزور اور فاسد ہونا۔
شفاقلوش: عضو کے حس کا بالکل باطل ہونا اور گوشت وہڈی کا گلنے لگنا۔

حمرہ دماغیہ:

سبب: وہ فاسد خون جو صفراء سے تیز گرم ہو گیا ہو یعنی صفراوی خون۔
علامت: سر کے اندر نا قابل برداشت آگ جیسی سوزش لیکن چہرہ چھونے پر سرد محسوس ہوتا ہے۔
رازی: بغیر بخار کے حمرہ دماغیہ کو فرانیطس کہتے ہیں۔
علاج: قیفال اور ورید جبہی کی فصد مفید ہے۔

حمرہ اور سرسام حار میں فرق:

حمرہ: میں نہ بخار اور نہ ہی بے عقلی و نہ سرخی چشم ہوتی ہے۔
سرسام حار: میں بے عقلی، لازمی بخار اور سرخی چشم ہوتی ہے۔

حمرہ:

مترادف: سرخبادہ۔
وجہ تسمیہ: اس کا نام حمرہ اس لئے رکھا گیا ہے کہ سرخی کا ہونا لازمی ہے۔
سبب: صفراوی خون سے ہوتا ہے۔

ماشریٰ:

ماشریٰ حقیقت میں فلغمونی کی ایک قسم ہے۔
تعریف: ایک ورم جو تیز خون سے پیدا ہوتا ہے مگر یہ خون صفراء کے ساتھ مخلوط ہوتا ہے۔
ماشری حمرہ خالص کے قریب ہوتا ہے۔

حمرہ خالص: وہ ورم جو خالص صفراء سے پیدا ہوتا ہے۔

فلغمونی: ایک خونی ورم ہے جو خالص خون سے پیدا ہوتا ہے۔

سرسام مخی نخاعی:

مترادف: گردن توڑ بخار، حمی دماغی نخاعی۔

تعریف: ایک قسم کا متعدی شدید بخار ہے جو کبھی کبھی وباء پھیلتا ہے اس میں دماغ و حرام مغز کی جھلیوں میں ورم ہوجاتا ہے عموماً مریض پر غشی یا بے ہوشی طاری ہوتی ہے اور جسم پر سرخ دھبے پڑ جاتے ہیں۔

سبب: خاص قسم کا مادہ جو ناک و حلق کے ذریعہ جسم میں داخل ہوکر دماغ و حرام مغز جھلیوں میں پہنچ کر ورم پیدا کر کے بخار پیدا کرتا ہے۔

سرسام مخی نخاعی موسم سرما یا بہار میں بطور وباء پھیلتا ہے۔

15-25 سال کے دوران زیادہ واقع ہوتا ہے۔

خاص علامت: Brudzinskis sign, Kernings sign, Neck regidity

جالینوس نے اپنی کتاب حیلۃ البرء میں حمی غشیہ کے نام سے لکھا ہے۔

علاج: عمل مزاولت۔

عمل مزاولت: جس کے ذریعہ رطوبت دماغیہ آلہ میل نباں کی مدد سے نکالی جاتی ہے پھر اسی مقدار میں مصل تریاقی اس میں داخل کی جاتی ہے۔

دوار (Vertigo):

وجہ تسمیہ: اس مرض میں سر کا چکر لازم ہے اس لئے یہ نام رکھا گیا ہے۔ (لازم کے نام پر)

تعریف: ایک مرض ہے جس میں مریض خیال کرتا ہے کہ چیزیں اس کے اردگرد گردش کر رہی ہیں اور اس کا دماغ و بدن گھوم رہا ہے اس وجہ سے وہ نہ کھڑا رہ سکتا ہے اور نہ بیٹھا رہ سکتا ہے بلکہ گر پڑتا ہے۔

علاج:

دوار اگر غلبہ خون کی وجہ سے ہو تو قیفال کی فصد یا پنڈلیوں پر حجامہ کروائیں۔

دوار میں وداجین کی فصد مفید ہے۔

طفشیل غلبہ خون کی صورت میں مفید ہے۔

سدر(Giddiness, Dizziness):

معنی: بینائی کے منتشر و متحیر ہونے کے ہیں۔

وجہ تسمیہ: اس کا نام علامت لازم کے نام پر رکھا گیا ہے۔

تعریف: ایسی حالت جس کے پیدا ہونے سے انسان اپنے سر میں سخت بوجھ محسوس کرتا ہے اور اپنی آنکھوں میں تاریکی پاتا ہے۔ اور گاہے کانوں میں آواز معلوم ہوتی ہے۔

جالینوس: سدر و دوار میں کوئی فرق نہیں ہے۔

رازی: سدر دوار کے بعد پیدا ہوتا ہے۔

شیخ: سدر دوار کا مقدمہ ہے۔

سدر خدری: وہ سدر جو سرد اور غلیظ خلط سے پیدا ہوتا ہے۔

سدر مولم: وہ سدر جو چوٹ سے پیدا ہوتا ہے۔

سدر مولم و خدری: میں بے عقلی لاحق ہوجاتی ہے۔

سدر مولم میں گرم روغن میں تغریق رأس مفید ہے۔

سبات:

مترادف: نوم مفرط: معنی سونے یا سونے کے بیماری کے ہیں۔

وجہ تسمیہ: اس کا نام لازم کے نام پر رکھا گیا ہے۔

تعریف: وہ غیر طبعی حالت جس میں مریض اس قدر بے خبر ہو کر سوتا ہے کہ جگانا دشوار ہوتا ہے۔

سبات و قوما:

بعض نیند کی غیر معمولی زیادتی کو سبات اور گہری غفلت و بے ہوشی جو کسی چوٹ کی وجہ سے ہو اس کو قوما کہتے ہیں۔

سبات سہری:

مترادف: سبات ارقی۔

سبب: گرم و تر بخارات مقدم دماغ کی طرف سباتی نامی رگوں کے ذریعہ تمام بدن سے چڑھتے ہیں۔

صاحب جوامع اسکندرانین (یحییٰ نحوی) نے نبض میں لکھاہ کہ دماغ کا ورم سرسام حار کہلاتا ہے

بشرطیکہ اس میں صفراء ہو اور سرسام بارد کہلاتا ہے بشرطیکہ اس میں بلغم ہو اور اگر صفراء و بلغم دونوں ہو تو اس کا نام سبات ارقی رکھا جاتا ہے۔

ابن سرافیون: سبات ارقی کا نام بعض لوگ نسیان مرکب بہ ورم دماغ اور بعض لوگ اس کو ورم دماغ مع قاطوخس رکھا ہے لیکن ہمارے زمانے کے اطباء اس کو سبات سہری کہتے ہیں۔

تشخیص: لیثرغس (سرسام بلغمی) اور فرانیطس سے۔

قوما:

تعریف: وہ غفلت و بے ہوشی جو کسی اہم سبب سے واقع ہوتی ہے۔ قوما میں حس و حرکت اور ادراک و شعور کی ساری قوتیں باطل ہو جاتی ہیں مگر تنفس و قلب کے حرکات جاری رہتے ہیں۔

غشی اور قوما میں فرق:

غشی کو قلب سے اور قوما کو دماغ سے زیادہ تعلق ہے۔

غشی میں اچانک قلب کے افعال سست پڑ جاتے ہیں۔

قوما میں حس و حرکت اور ادراک و شعور کی ساری قوتیں باطل ہو جاتی ہیں مگر تنفس و قلب کے حرکات جاری رہتے ہیں۔

جمود و شخوص:

مترادفاتِ جمود: آخذہ (پکڑنے والا) و مدرکہ (پا لینے والا) یونانی میں قاطوخس (گرفت کرنا)۔

وجہ تسمیہ: جمود کے معنی جم جانے یا اکڑ کر اسی حال پر رہ جانے کے ہیں۔ اسی وجہ سے اس کا نام اس کی علامت پر رکھا گیا ہے۔

شخوص کے معنی آنکھوں کے پتھرا جانے کے ہیں اسی وجہ سے اس کا نام علامت لازم پر رکھا گیا ہے۔

سمرقندی کے قول کے مطابق دونوں سبات ہی کی ایک خاص قسم ہے۔

جمود: ایسی بیماری ہے کہ جب مریض اس میں مبتلا ہوتا ہے تو وہ ایسی حالت پر قائم رہ جاتا ہے جس حالت میں مرض لاحق ہوتا ہے۔

ابن سرافیون کا قول ہے کہ بعض اطبا اس کا نام اخذ (گرفت) اور ادراک (پکڑ) کہتے ہیں۔

اسباب: وہ سدد جو مؤخر دماغ کے بطن میں پیدا ہوتا ہے یہ سرد خشک اور غلیظ خلط سے پیدا ہوتا ہے۔

عمر و جنس: 60-6 رسال کی عمر میں ہی ہوتا ہے۔ مردوں کے مقابلے عورتیں زیادہ مبتلا ہوتی ہیں۔

شخوص: چند دقیقہ سے چند گھنٹے تک رہ کر ختم ہو جاتا ہے۔

تشخیص فارقہ: سکتہ، سبات، سدر حذری، سرسام بارد۔

سبات و جمود میں فرق:

سبات میں آنکھیں بند ہوتی ہیں اور نبض نرم ہوتی ہے۔

جمود میں آنکھیں کھلی رہتی ہیں اور نبض سخت ہوتی ہے۔

جمود و سکتہ میں فرق:

جمود میں مریض کے حلق سے کوئی چیز نہیں اترتی ہے۔

سکتہ میں مریض کے حلق سے اتر جاتی ہے۔

سہر (Insomnia):

وجہ تسمیہ: لازم کے نام پر موسوم ہے۔ چوں کہ بیداری لازم ہے۔

تعریف: وہ مرض جس میں بیداری سخت ہوتی ہے اور طبعی حالت سے گزر جاتی ہے۔

بیداری: وہ حالت ہے جو حیوان میں اس وقت پیدا ہوتی ہے جبکہ دماغی روح حس و حرکت کے آلات کی طرف انہیں استعمال کرنے کی غرض سے جاتی ہے۔

اسباب:

1۔اختیاری 2۔عارضی جو صحت کی حالت میں ہوتے ہیں 3۔مرضی

شیخ: درد تمام اعضا کو اپنے ۲ رخاص افعال سے روک دیتا ہے حتیٰ کہ تنفس کے اعضا کو سانس تک لینے سے روک دیتا یا سانس میں پریشانی و تشویش پیدا کر دیتا ہے۔

رات میں نیند کا سبب: رطوبت ہے۔

نسیان (Dementia):

نسیان معنیٰ کے بھول کے ہیں۔

وجہ تسمیہ: لازم کے نام پر موسوم ہے۔ چوں کہ اس مرض میں بھول لازمی ہے۔

تعریف: وہ مرض جس میں قوت حافظہ قوت فکر یا قوت تخیل خراب و فاسد ہو جاتی ہے۔

قوت تخیل یا متخیلہ: وہ قوت جو غائب شدہ اور غیر حاضر اشیاء کی دریافت شدہ صورتوں کو حاضر کرتی ہے جو خزانہ خیال میں محفوظ ہوتی ہے۔

قوت حافظہ: کی خرابی کا نام فساد ذکر قوت مفکرہ کی خرابی کا نام فساد فکر اور قوت متخیلہ کی خرابی کا نام فساد تخیل ہے۔

اقسام نسیان:

1۔ بطلان تکلم: جس میں مریض کی قوت گویائی زائل ہوجاتی ہے۔

2۔ بطلان تحریر: قوت تحریر مفقود ہوجاتی ہے۔

3۔ اشارہ: قوت اشارہ مفقود ہوجاتی ہے۔

4۔ فساد فکر: قوت مفکرہ مفقود ہوجاتی ہے۔

بقراط نے نسیان میں دواء کے ذریعہ اوپر سے (قے سے) استفراغ کرنے کو منع کیا ہے۔

نسیان قوت حافظہ کے لئے نافع ادویہ: خل عنصل (جنگلی پیاز کا سرکہ) و سکنجبین، معجون بولس۔

جمہور اطباء: حمق بشرطیکہ یہ فساد (بے وقوفی) ان امور میں ہو جو مریض کے گھر بار اہل وعیال مریض کے اخلاق اور اس کے عملی کاموں سے تعلق رکھتے ہیں۔

بلاوہ (کند ذہنی) بشرطیکہ یہ بے وقوفی دقیق اور باریک علوم اور مسائل سے تعلق رکھتی ہو۔

مالنخولیا(Melancholia):

مالنخولیا: مالن کے معنیٰ سیاہ اور خولیا کے معنیٰ پت، صفرا۔ جبکہ بعض لوگوں کے مطابق سیاہ خلط۔

وجہ تسمیہ: سبب کے نام پر رکھا گیا ہے۔

یوحنا کے مطابق مالنخولیا کے معنیٰ ڈر وخوف کے ہیں اس لحاظ سے یہ نام عرض کے نام پر ہوگا۔

تعریف: ایک مرض ہے جس میں مریض کا گمان اور اسکی فکر بگڑ کر فاسد ہوجاتی ہے اور اس میں خوف پیدا ہوجاتا ہے۔

خاص علامت: مریض تنہائی پسند اور لوگوں سے ملنا جلنا ترک کر دیتا ہے۔

روفس: یہ مرض اکثر حکماء اور فلاسفہ کو ہوتا ہے۔

مالنخولیا کا سبب بندش خون ہو تو صافن کی فصد کھولیں۔

مالنخولیا مراقی:

وجہ تسمیہ:

ابن سرافیون: اس کی ابتداء مراق سے ہوتی ہے اس لیے اس کا نام مراقی رکھا گیا ہے۔

دیوقلس: اس مرض میں معدہ کا وہ راستہ اور سوراخ جو آنت سے ملتا ہے ورم کی وجہ سے بند ہوجاتا ہے اور غذا معدہ میں طبعی حالت سے زیادہ دیر تک ٹھہرتی ہے اس لئے اس کا نام مراقی رکھا گیا، نیز پیٹ پھول جاتا ہے۔

یوحنا چوں کہ مراق پھول جاتا ہے اس لئے یہ نام رکھا گیا ہے۔

مترادف: علۃ فافخۃ

سبب: بعض محققین؛ مالنخولیا مراقی کا حقیقی سبب مرض بواسیر ہے۔

شیخ ماساریقا میں سدہ کا پیدا ہونا۔

بقراط وجالینوس: معدہ کا ورم فلغمونی۔

بولس: مراق میں ورم حار کی وجہ سے ہوتا ہے۔

مالنخولیا مراقی ایک عام عصبی کمزوری ہے۔

علامت: ترش وجلی ڈکاریں، تھوک کی زیادتی، براز نرم، اضطراب قلب۔

قطرب:

مترادفات: سعالی، ذئب امعط، علۃ الذئب۔

وجہ تسمیہ:

شریف ادریس: قطرب وہ چھوٹا سا کیڑا جو شب کو آگ کے شعلہ کی مانند روشن ہوتا ہے۔ (جگنو)

شیخ کے مطابق قطرب اس چھوٹے سے کیڑے کا نام ہے جو پانی کی سطح پر جلد بے ترتیب مختلف حرکتیں کرتا رہتا ہے اور پانی میں غوطہ مارتا اور نکلتا رہتا ہے۔

بعض لوگ: قطرب سعالی (بھتنیوں) کا نام ہے۔

بعض لوگ: ذئب امعط (بال گرے ہوئے بھیڑیئے) کا نام ہے دوسرا نام علۃ الذئب ہے۔

قطرب: مالنخولیا کی ایک قسم ہے۔

سبب: دماغ میں سوداء اور صفراء کا اکٹھا ہونا ہے۔

علامت: چہرہ پر سخت ترش روئی، مریض کبھی آگے کبھی پیچھے جھولتا ہے، رات کو نمودار ہوتا ہے، دن میں قبروں اور ویرانوں میں چھپتا ہے، پنڈلیوں پر چند زخم ہوتے ہیں جو نہ بھرتے ہیں اور نہ اچھے ہوتے ہیں۔

علاج: جوشاندہ افتیمون کا مسہل دیں۔

مانیا (جنون):

مانیا مالنخولیا کی ایک قسم ہے۔

وجہ تسمیہ: مانیا کا مریض درندہ سے مشابہ ہوتا ہے اس لیے اس کا نام رکھا گیا ہے۔ (مشابہت پر)

مانیا کے معنی یونانی لفظ ہے جنون سبعی (جنون درندگی)۔

رازی کے مطابق جنون ہائج (ہیجان و جوش کا جنون) کے ہے۔

تعریف: جنون سبعی ہے یعنی وہ جنون ہے جس کے ساتھ غصہ، بے قراری، کود پھاند اور اخلاق میں درندگی ہوتی ہے اور اس کی نظر آدمیوں کی نظر جیسی نہیں ہوتی ہے۔

اقسام مانیا (جنون سبعی):

1۔ حاد　　2۔ مزمن

3۔ عقلی　　(الف) جنون وحدانی　　(ب) مالنخولیا

4۔ خلقی (سات قسمیں ہیں)

1۔ نفاسی　　2۔ سرقہ　　3۔ عشق　　4۔ ناری

5۔ خمری　　6۔ قتل نفس　　7۔ قتل عمد

سبب: سوداء سوداوی اور سوداء صفراوی۔

سرسام و مانیا میں فرق:

سرسام میں بخار ہوتا ہے۔

مانیا بخار سے خالی ہوتا ہے۔

داء الکلب:

وجہ تسمیہ: کتے سے مشابہت کی بناء پر۔

روفس: کے مطابق کہ کتوں کے مانند اس کا مریض جب کسی شخص کو کاٹتا ہے تو وہ مرجاتا ہے۔

تعریف: مانیا کی ایک قسم ہے جس میں غصہ کے ساتھ مریض کی طبیعت میں کھیل کود بھی ہوتا ہے۔ا
لوگوں کو ایذا پہنچانے کے ساتھ مہربانی بھی ہوتی ہے۔

سبب: سوداء سوداوی اور سوداء صفراوی۔

صبارا:

صبارا سریانی لفظ ہے جس کے معنی سوداوی جنون کے ہیں۔

تعریف: مالنخولیا کی ایک قسم ہے۔ ایک سخت جنون ہے جس کے ساتھ گرم اور صفراوی سرسام بھی ہوتا ہے۔ گویا صبارا مانیا ہے۔

سبب: سودائے صفراوی۔

اختلاط عقل (بے عقلی) اور ہذیان (بکواس):

وجہ تسمیہ: چونکہ بے عقلی اور بے ہودہ بکواس لازم ہے اس لئے نام رکھا گیا ہے۔ (لازم پر)

اختلاط عقل: فکر اور سوچ کے افعال بگڑ جاتے ہیں مگر یہ ناقص یا باطل نہیں ہوتے ہیں۔

ہذیان: میں مریض کا دماغی توازن قائم نہیں رہتا ہے یعنی دماغ کی قوت ممیزہ بے کار ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے خفیف صورتوں میں غیر منظم اور بے قائدہ حرکات وسکنات ظاہر ہونے لگتی ہیں اور شدید صورتوں میں مریض بہکی بہکی باتیں کرنے لگتا ہے۔

سبب: مرہ سوداء، سوداء صفراوی، بلغم متعفن، گرمی وخشکی۔

سرسام کا حقیقی معنی ورم دماغ اور ورم اغشیہ دماغ ہے مگر مجازی معنی اختلاط عقل ہے۔

رعونت وحمق (بے وقوفی):

تعریف: مالنخولیا کی ایک قسم ہے۔ وہ مرض جس میں فکر اور سمجھ کے افعال (ان امور میں جن کا تعلق گھر کی تدابیر یا لوگوں کے ساتھ میل جول رکھنے سے ہو) بگڑ جاتے ہیں یعنی یہ افعال ناقص یا باطل ہو جاتے ہیں۔

نقصان عقل کے اقسام:

1۔حاد 2۔مزمن 3۔حمق سنی 4۔حمق صرعی 5۔فالج مفتر العقل

6۔نقرسی 7۔حمق افرنجی 8۔حمق نفاسی 9۔فالج مفتر العقل

حمق سنی اکثر عورتوں کو سن یاس کے وقت ہوا کرتا ہے۔

فقدان عقل کے اقسام:

1۔بلاھت: فقدان عقل پیدائشی طور پر ہوتی ہے۔

2۔سفاھت: مرض کے نتیجے میں ہونے والا نقصان عقل۔

3۔دمامت: وہ فقدان عقل جو سادہ لوحی کی وجہ سے ہوتی ہے۔یا فساد تغذیہ کی وجہ سے ہو۔اس کے ساتھ قیلہ حلقومیہ (گھیگھا) ہوتا ہے۔

دمامت: ان پہاڑی علاقوں میں کثرت سے پایا جاتا ہے جہاں گھیگھے کی کثرت ہوتی ہے۔

عشق:

وجہ تسمیہ: مشابہت پر موسوم ہے۔

تعریف: ایک وسواسی مرض ہے۔جسے انسان خود اس طور پر جذب کرتا ہے کہ اپنے فکر و خیال کو معشوق کی بعض صورتوں اور خصلتوں کو اچھا تصور کرنے پر مسلط کر دیتا ہے۔

علامت: مبہوت العقل، نبض مختلف۔

روفس: عاشق کے بدن میں خشکی، مریض خاموش اور کسی کام میں طبیعت نہیں لگتی ہے۔

جنون:

جنون میں قوائے عقلیہ میں فتور آجاتا ہے اور مریض کے ذہن میں توہمات اور جھوٹے بے بنیاد خیالات بیٹھ جاتے ہیں جس کی وجہ جامہ انسانی سے باہر آجاتا ہے۔

بعض لوگ: مالنخولیا کو مرض عام قرار دیتے ہیں اور جنون کو اس کی ایک قسم بتاتے ہیں۔

بعض لوگ: جنون کو مرض قرار دیتے ہیں اور مالنخولیا کو اس کی ایک قسم بتاتے ہیں۔

اقسام: 1۔ مانیا (جنون سبعی) اردو 'دیوانگی' 2۔ نقصان عقل 3۔ فقدان عقل

جنون کے دورہ کے وقت مخصوص دواء: دواء الشفا چھوٹا چندر بہتر ثابت ہوتی ہے۔

کابوس (نیند میں گھٹنا):

مترادف: ضاغوط (دبانے والا)

وجہ تسمیہ: کابوس (دبوچنے والا) اس لئے رکھا گیا ہیکہ غلیظ بخارات جو ہر دماغ کو دبا دیتے ہیں۔

تعریف: وہ حالت جس میں انسان کو نیند کے اندر کوئی خیالی شکل اس کو دباتی ہے جس سے سانس گھٹتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔

سبب: غلیظ کچے اخلاط سے پیدا شدہ بخارات، حقیقی علت اعصاب کا تأثر ہے۔

علاج: پنڈلیوں پر حجامہ کروانا۔

ثاقل:

مترادف: لوی، فیخذج، مقطوع العصب۔

فیخذج فارسی لفظ پے زدہ کا معرب ہے جس کے معنی مقطوع العصب ہے۔

تعریف: وہ حالت جس کے عارض ہونے سے انسان پر تکان و ماندگی سی طاری ہوتی ہے اکثر اوقات انگڑائیاں و جمائیاں لیتا رہتا ہے۔

سبب: وہ غیر طبعی مواد و بخارات جو زیادہ کھانے پینے سے پیدا ہوتے ہیں۔

صرع (مرگی):

مترادفات: صبیانی، قاذون، قسی، مرض کاھنی، ابرقلسا۔

وجہ تسمیہ: صرع: معنی گرنا مریض کا گر پڑنا لازم ہے اس کا نام لازم کے نام پر موسوم ہے۔

صبیانی: (بچوں کی بیماری) کہنے کی وجہ سے بچوں میں زیادہ ہوتی ہے۔

قاذون: یونانی لفظ (بچوں کی بیماری) ہے۔

قسی: غفلت و سختی کے معنی ہیں۔ حس و حرکت کو باطل کر دیتا ہے۔

مرض کاھنی: جادوگروں کا مرض بھی ہے۔ جادوگر لوگ کھنایا (عود صلیب کی مذکر قسم) کے ذریعہ علاج کرتے تھے۔

ابرقلسا: جابر و بڑے بادشاہ برقسلس سے بنایا گیا ہے۔

تعریف: وہ بیماری جو نفسانی اعضا کو جن میں روح نفسانی ہوتی ہے حس و حرکت کے تمام افعال سے روک دیتی ہے پورے طور پر نہیں روکتی ہے۔

بقراط: وہ مزمن مرض جس میں بے ہوشی اور تشنج کے دورے پڑا کرتے ہیں۔

دورہ کی مدت: 25-5/منٹ۔

اسباب: وہ سدہ جو بطون دماغ میں لاحق ہوتا ہے۔

جالینوس و رازی: سدوں کی پیدائش غلیظ خلط یا لیسدار مادے سے۔

ارسطو: غلیظ ریاح سے۔/بلغمی خلط (معالجات ابقراطیہ)

بقراط: رطوبت سے۔

متاخرین: اصلی وجہ نامعلوم ہے۔

صرع میں سبب کف: وہ غلیظ و لیسدار رطوبت جو سبب صرع ہے۔

صرع میں سبب خراٹا: تنفس کے اعضاء ایک دوسرے پر پڑ جاتے ہیں۔ (خراٹا: نخیر)

صرع عقربی: مرگی بچھو کے نیش مارنے سے جبکہ نیش (ڈنک) کسی پٹھے پر پڑ جاتا ہے۔

صرع کی خاص علامت: سر کسی قدر ایک کندھے کی طرف جھک جاتا ہے۔

صرع میں تشنج: اضطرابی (ارتجاجی) یعنی تھوڑے وقت کے لئے ہوتا ہے۔

تشخیص فارقہ: اختناق الرحم۔

ابی لبیسا: مرگی کی ایک قسم ہے یونانی میں اس کے معنی وہ تشنج جو حس و حرکت کو روک دیتا ہے۔

صرع صفراوی: کا وقوع شاذ و نادر ہے۔

صرع مع الحواس: مرگی کی ایک قسم ہے جس میں مریض بے ہوش نہیں ہوتا ہے صرف چہرہ ہاتھ یا پاؤں کے انگوٹھے سے تشنج شروع ہوتا ہے۔

صرع خفیف: مرگی کی ایک قسم ہے جس میں مریض بے ہوش ہوتا ہے مگر بے ہوشی ایک یا دو دقیقہ رہتی ہے اس میں تشنج نہیں ہوتا ہے۔

ام الصبیان (لڑکوں کی مرگی):

مترادفات: ریح الصبیان، ام الشیاطین، فزع الصبیان۔

رازی: ایک قسم کا تشنج ہے جس کے ساتھ سخت، تیز، خشک محرق بخار ہوتا ہے اور پیشاب سفید ہوتا ہے۔

بعض: مرگی کی ایک قسم ہے جس کو ام الصبیان اس وقت کہتے ہیں جبکہ یہ بچوں میں پیدا ہوتا ہے۔

شیخ نے اس کو ریح الصبیان کہا ہے۔

ابوالفرج: عام مرگی کو ہی ام الصبیان کہتے ہیں۔

سکتہ:

سکتہ کے معنی خاموشی۔

وجہ تسمیہ: خاموشی لازم ہے اس لئے یہ نام رکھا گیا ہے۔

تعریف:

1۔ سکتہ وہ مرض جس میں تنفس کے اعضاء کے سوا تمام اعضا کی حس وحرکت زائل ہوجاتی ہے۔

2۔سکتہ وہ مرض جس میں دماغ یا حرام مغز کے انصباب خون یا رطوبت سے یک لخت زوال حس وحرکت عارض ہوجاتا ہے۔

سبب: دماغ کے تمام بطون شریفہ میں کامل سدہ کا پیدا ہوجانا۔

سکتہ سے شفا کی صورت میں بالکل نجات نہیں پاتا ہے بلکہ اسے فالج ہوجاتا ہے۔

اقسام:

1۔بلغمیہ　　2۔دمویہ　　3۔ورمیہ

سکتہ مع غطیط: وہ سکتہ جس میں غطیط (خرخراہٹ) اور جھاگ ہوتے ہیں۔ یہ قسم نہایت سخت ہے۔

سکتہ بلا غطیط: وہ سکتہ جس میں غطیط (خرخراہٹ) اور جھاگ نہیں ہوتے ہیں۔

جالینوس: سکتہ کے مریض کو 72 رگھنٹہ سے پہلے نہ دفن کیا جائے۔

سب سے چھوٹے بحران کی مدت: 72 رگھنٹہ۔

وقوع مرض کی شکلیں؛ مرض سکتہ کے وقوع کی تین شکلیں ہیں۔

نوبت کا وقت: پانچ منٹ سے 72 رگھنٹہ۔

سکتہ دمویہ کو احتقانیہ کہتے ہیں۔

سکتہ میں نبض ضعیف ہوتی ہے۔

سکتہ میں بے ہوشی 24 رگھنٹے تک رہ جائے اور خراٹے زیادہ آئیں تو شفاء کی امید کم ہے۔

جالینوس: سکتہ گردن کے حرام مغز میں ہوتو چہرہ کے تمام اعضاء متحرک رہتے ہیں مگر ان کے علاوہ دوسرے تمام اعضاء ڈھیلے ہوجاتے ہیں۔ اگر گردن سے نیچے پیدا ہوتو تنفس ٹھیک طور پر جاری رہتا ہے

اوراس کے علاوہ دوسرے افعال باطل ہوجاتے ہیں۔اگر سکتہ نخاع کے ایک طرف ہوتو اسی طرف کا بدن ڈھیلا ہوجاتا ہے۔

تشخیص فارقہ: تسمم بولی،صرع،سبات خمری۔

فالج واسترخاء:

مترادف:ادھرنگ(ہندی)۔

فالج کے معنی:نصف نصف کرنے والے۔

وجہ تسمیہ:اس وجہ سے رکھا گیا ہے کہ یہ مرض بھی بدن کودوحصوں میں تقسیم کردیتا ہے۔(معنی پر)

تعریف:لمبائی میں بدن کے ایک طرف سر سے پیر تک کے تمام اعضا کے ڈھیلے ہوجانے کا نام ہے۔

صاحب کامل: فالج سر کے علاوہ بدن کے ایک طرف ڈھیلے ہوجانے کا نام ہے۔

جالینوس: نے فالج کی تعریف تین طرح سے کی ہے۔

1۔اگر دماغ کے پچھلے حصہ کے نصف میں کوئی آفت پیدا ہوجائے تو فالج پیدا ہوجاتا ہے۔

2۔جب مبداء النخاع کی ابتداء میں کوئی آفت آتی ہے تو چہرہ کے علاوہ تمام بدن ڈھیلا ہوجاتا ہے۔لیکن اگر مبداء النخاع کے نصف حصہ میں کوئی آفت آئے تو اس حصۃ کی طرف فالج ہوجاتا ہے۔

3۔جب دماغ کے دونوں حصے مبداء النخاع کے نزدیک بیمار ہوجائیں تو سکتہ پیدا ہوجاتا ہے اور اگر دماغ کا ایک حصہ بیمار ہوجائے تو فالج ہوجاتا ہے۔

اقسام فالج: 1۔مقامی 2۔نصفی 3۔اطرافی/اسفل 4۔فالج عام

سبب:بلغمی ودموی رطوبتیں ہیں۔

فالج اسفل: میں زیریں اطراف اور مثانہ ومقعد متاثر ہوتے ہیں۔دراصل نخاع کا مرض ہے۔

دماغی شرائین کے مسدود ہونے کی صورت میں اگر فالج ہوتو دفعتاً پیدا ہوتا ہے۔

دماغی شرائین میں خون جم جانے کی صورت میں اگر فالج ہوتو دردسر،دوران سر پیدا ہوتا ہے۔

دماغی رسولیوں میں خون جم جانے کی صورت میں اگر فالج ہوتو آہستہ شروع ہوگا اور پہلے تشنج ہوگا۔

اوسط دماغ میں خون جم جانے کی صورت میں اگر فالج ہوا تو ایک جانب کے ہاتھ پاؤں مفلوج ہوجاتے ہیں دوسری جانب لقوہ ہوجاتا ہے۔

فالج میں نضج مواد کے لئے شدید حقنہ استعمال کریں۔

رازی: اگر فالج زدہ عضو نہایت چھوٹا اور لاغر ہو تو لا علاج ہے۔

جالینوس: فالج میں جب دماغ کی رطوبتیں اعصاب کی طرف بہہ جاتی ہیں تو اپنے پیچھے دماغ میں گرمی چھوڑ جاتی ہیں۔

ابوبلقسیا:

مترادف: فالج، لقوہ اور خلاع (صاحب کامل)۔

تعریف: مواد یا رطوبات حرام مغز کے مبداء میں گریں اس طرح کہ اس مقام کے دونوں طرف عام ہو تو چہرہ کے اعضاء کے علاوہ تمام بدن مفلوج ہو جائے گا۔

فالج لقوہ و خلاع: مواد کے دماغ کے تمام حصوں کے ایک طرف کا چہرہ و بدن مفلوج ہو جاتا ہے۔

فالج مفتر العقل یا فالج جنونی۔

فالج جنونی: ادھیڑ عمر لوگوں میں کثیر الوقوع ہے۔

سبب: کسی بڑی فکر میں مبتلا رہنا یا کثرت مباشرت یا شراب نوشی۔

علامت: بداخلاقی، فضول خرچی اور کاروبار میں بے توجہی۔

استرخاء:

تعریف: بدن کے کسی ایک عضو میں فالج کا ہونا۔

تقصع: مہروں کا آگے کی طرف سینہ کی ہڈیوں کی شرکت کے ساتھ ٹل جانا۔

تحدب: مہروں کا پیچھے کی طرف ٹل جانے کو کہتے ہیں۔

تشنج (Convulsion):

وجہ تسمیہ: تشنج کے معنیٰ سکڑنے کے ہیں۔ لازم کے نام پر رکھا گیا ہے۔

تعریف: ایک عصبی بیماری ہے جس کی وجہ سے عضلات اپنے مبداء کی طرف حرکت کر جاتے ہیں اس لیے ان کا پھیلاؤ دشوار ہوتا ہے۔

اقسام تشنج:

1۔ تشنج ارتجاجی:

متراف: اضطرابی، عقال۔

تعریف: عضلات باربار سکڑتے اور پھیلتے ہیں مسلسل نہیں ہوتا۔

تثاؤب (جمائی) بھی ایک تشنج ہے۔ تشنج ارتجاجی (اضطرابی)

2۔تشنج استمراری:

مترادف: ثابت، تشنج رطب، تشنج امتلائی۔

تعریف: عضلات دیر تک مسلسل سکڑے رہتے ہیں۔

سبب: بلغمی غلیظ مادہ ہے جو اعصاب کے اندر نفوذ کر جاتا ہے۔

تشنج ایک خطرناک عرض و علامت ہے۔

تشنج ارادی عضلات کے ایک انقباض یا سلسلہ انقباضات کا نام ہے جو غیر طبعی اور بلاارادہ پیدا ہو اور شدید ہو۔

تشنج یابس: تشنج استفراغی۔ لا علاج ہے۔

تشنج یابس: تمددوکزاز دونوں سے زیادہ ردی ہے۔

عقال:

عقال: عقل سے نکلا ہے جس کے معنی پیچ کھانے کے ہیں۔

تعریف: ایک تشنجی مرض جو جانوروں کی ٹانگوں میں عارض ہوا کرتا ہے۔

عقال اطفال:

مترادف: تشنج سلامی۔

وجہ تسمیہ: مریض بصورت سجدہ جھک جاتا ہے اسی وجہ سے اس کا نام تشنج سلامی رکھا گیا ہے۔

تعریف: وہ مرض جس میں بچہ کا سر یا کل جسم آگے کی طرف بصورت سجدہ جھک جاتا ہے۔

بچوں میں ابتدائے عمر سے 8 رسال تک تشنجی امراض بکثرت واقع ہوتے ہیں۔

عقال حوامل:

مترادف: تشنج نفاسی۔

تعریف: ایک شدید تشنجی مرض ہے۔ جو حمل کے آخری تین ماہ میں (عقال قبل الولادۃ) یا پیدائش کے بعد (عقال بعد الولادۃ) یا وضع حمل کے دوران (عقال بین الولادۃ) واقع ہوتا ہے۔

باری کی تعداد: ایک دو سے اسی اور سو تک۔
باری کی مدت: 2-1 / منٹ۔
عقال حوامل میں نبض سریع وصغیر ہوتی ہے۔
عقال حوامل میں اچانک سبات لاحق ہو کر پہلے تشنج استمراری اور بعد تشنج ارتجاجی ظاہر ہوتا ہے۔
عقال قبل الولادۃ میں بچہ مردہ پیدا ہوتا ہے۔

تمدد:

تعریف: عضلات کے دونوں طرف کے تشنج کا نام تمدد ہے۔
سمرقندی: تمدد تشنج کا ضد اور مقابل ہے۔
شیخ: وہ مرض جو مرکب اعضا میں پیدا ہوتا ہے اور قوت محرکہ کو ان اعضا کے سکڑنے سے روک دیتا ہے جو سکڑ سکتے ہیں۔
بقراط: جسے تمدد لاحق ہو وہ 4/دن کے اندر ہلاک ہو جاتا ہے اور اگر 4/دن سے تجاوز کر جائے تو صحت یابی حاصل ہوتی ہے۔

کزاز (Tetanus):

مترادف: طاطاس (معنی سکڑنے اور خشکی کے ہیں)۔
وجہ تسمیہ: لازم کے نام پر موسوم ہے۔
تعریف: شدید و حاد مرض ہے جو مخصوص مادہ (کزازیہ) سے پیدا ہوتا ہے جس میں کم وبیش دیر یا تشنج استمراری (ثابت) لاحق ہوتا ہے۔
رازی: کبھی مخصوص طور پر کزاز ان عضلات کے جمود کو کہتے ہیں جو ریڑھ پر پائے جاتے ہیں۔

کزاز اور کچلہ کی سمیت میں فرق:

کزاز میں ابتدائے مرض میں ہی دانت بیٹھ جاتے ہیں۔ مریض 4-3 / دن میں مر جاتا ہے۔
کچلہ کی سمیت میں دانت تشنجی دورہ کے بعد بیٹھ جاتا ہے اور تشنج جلد شروع ہوتا ہے۔
کزاز خلفی: مرض کا سر پیچھے کی طرف اور جسم سامنے کی طرف چلا جاتا ہے۔
کزاز تحتانی: مریض کا سر آگے کی طرف اور جسم سامنے کی طرف چلا جاتا ہے۔

کزاز جانبی: مریض کا سر کسی ایک طرف اور جسم سامنے کی طرف چلا جاتا ہے۔

تشخیص فارقہ: سمیت کچلہ سے۔

نفیس: کزاز کی تمام صورتوں میں درد لازمی ہے۔

کزاز اطفال:

مترادف: جموا اور جموگا کہتے ہیں۔

ایک موذی مرض ہے جس میں بچہ 13-8 / گھنٹے کے اندر ہلاک ہوجاتا ہے۔

کزاز اطفال کو آسیب کا اثر سمجھا جاتا ہے۔

کزاز اطفال پیدائش کے بعد 12-3 / دن تک بچوں کو لاحق ہوا کرتا ہے۔

رعشہ (Tremor):

معنی: کانپنے و ہلنے کے ہیں۔

وجہ تسمیہ: لازم کے نام پر موسوم ہے۔

تعریف: رعشہ ایک مرض آلی ہے یعنی وہ مرض جو اعضاء آلیہ (مرکب اعضا) میں پیدا ہوا کرتا ہے۔

رعشہ ایک لطیف و ہلکی قسم کا جھٹکے دار تشنج ہے جو محض ان اعضاء میں پایا جاتا ہے جو باہر نکلے ہوئے ہیں۔

ارتعاش لیفی: وہ رعشہ جو چہرہ اور اطراف میں بہت ہلکا نظر آتا ہے۔

مترادف: اختلاج۔

ہزال ظہری:

مترادف: ارتعاش انتقالی۔

ماہیت: حرام مغز کا قائمہ مؤخرہ سخت ہوجاتا ہے۔

سبب: سب سے بڑا سبب آتشک ہے۔

ہزال ظہری: آتشک ہونے کے 8-2 / سال بعد ظاہر ہوتا ہے۔

ہزال ظہری: 50-30 / سال کی عمر میں واقع ہوتا ہے۔

ہزال ظہری: مردوں میں نسبتاً زیادہ ہوا کرتا ہے۔

انجام: علاج کی صورت میں 7-8 / سال تک زندہ رہ سکتا ہے۔

رقاص:

مترادف: داءالرقص۔

وجہ تسمیہ: مشابہت پر موسوم ہے۔

تعریف: ارادی عضلات بالخصوص ہاتھ، پاؤں اور چہرہ کے عضلات میں غیر منظم حرکات پیدا ہوتی ہیں۔

رقاص موروثی ہے اور ۸ ر سے ۱۶ ر سال کی عمر میں عام ہے۔ بالخصوص جن کی مائیں اختناق الرحم کی مریضہ ہوں۔

مدت رقاص: 10-8 ر ہفتہ۔

رقاص مزمن: 3-2 ر سال۔

تشخیص فارقہ: تصلب نخاع متعدد، اختلاج موروثی، اختناق الرحم۔

خدر (سن ہوجانا):

وجہ تسمیہ: لازم کے نام پر موسوم ہے۔

تعریف: وہ مرض جو سبب کے قوت وضعف کے مطابق حس لمس کی قوت کو باطل یا ناقص کر دیتا ہے۔

اکثر حکماء متقدمین کی رائے ہے کہ وہ حالات جس میں حس لمس کم ہوجاتی ہے۔

اسباب: بلغمی سدہ، عصبی دباؤ، خدر سمی، سوء مزاج اعصاب بارد، یبوست اعضاء۔

لقوہ (منہ پھر جانا):

وجہ تسمیہ: لقوہ عقاب کا نام ہے اور عقاب ایک مشہور پرندہ ہے۔ (مشابہت پر)

ابو عبیدہ: چوں کہ عقاب کی باچھیں کشادہ ہوتی ہیں اسی بنا پر اس کا نام لقوہ رکھا گیا ہے۔

بعض لوگ: مریض لقوہ کو عقاب کی چونچ کے ٹیڑھے پن سے تشبیہ دی ہے۔

بعض لوگ: اس امر سے تشبیہ دی ہے کہ جب عقاب جب دکھائی دیتا ہے تو اس کا سر کسی ایک جانب کو پھرا ہوتا ہے۔

ماہیت: وہ مرض ہے جو چہرہ پیدا ہوتا ہے جس کی وجہ سے چہرہ کا ایک مضبوط پہلو غیر طبعی طور پر دوسری جانب کو کھنچ جاتا ہے جس سے چہرہ کی طبعی حالت بدل جاتی ہے اور دونوں لبوں کے باہم ملنے کی خوبی زائل ہوجاتی ہے۔

یوحنا ابن ماسویہ: یہ مرض اس طرف نہیں ہوتا ہے جو ٹیڑھی ہوتی ہے بلکہ اس کے دوسری طرف ہوتا ہے۔

ثابت بن قرہ: یہ مرض صوررت میں کراہت پیدا کرنے کے باوجود چکھنے اور چبانے کی قوت زائل کردیتا ہے۔

اقسام لقوہ بلحاظ مقام آفت:

1۔ مرکزی: آفت عصب الوجہ کے مرکز میں ہوتی ہے جو اوسط دماغ میں واقع ہے۔

2۔ فوق المرکز: آفت مقدم دماغ میں ہوتی ہے۔

3۔ تحت المرکز: عصب وجہی میں ہوتی ہے۔

سبب: تشنج اور استرخاء۔

لقوہ کی صورت میں تھوک (بزاق) کم ہوجاتا ہے۔

لقوہ تشنجی: چہرہ کی ایک جانب تشنج پیدا ہوتا ہے۔

رازی: جو لقوہ 6/ماہ سے تجاوز کر جائے وہ صحت پذیر نہیں ہوتا ہے۔

جالینوس: لقوہ کبھی تشنج اور استرخاء دونوں سے پیدا ہوتا ہے جس سے چہرہ کے ایک طرف کا حصہ ڈھیلا ہوجاتا ہے اور دوسری طرف تشنج ہوتا ہے۔

غلیظ مواد سے تشنج اور رقیق مواد سے استرخاء۔

لقوہ: میں ۴/سے ۷ (روز تک) مسہل نہ دیں۔

اختلاج (پھڑکنا):

وجہ تسمیہ: لازم کے نام پر موسوم ہے۔ چوں کہ آنکھ کا پھڑکنا لازمی ہے۔

ماہیت: ایک قسم کی غیر اختیاری حرکت جو بدن کے کسی عضلی مقام میں پیدا ہوتی ہے۔

سبب: غلیظ اور لیسدار رطوبت۔

شیخ: گاہے نفسانی امراض خوشی، غصہ اور غم سے پیدا ہوتا ہے۔

اختلاج اور رعشہ میں فرق:

رعشہ ان مرکب اعضاء میں پیدا ہوتا ہے جو اختیاری طور پر حرکت کرتے ہیں۔

رعشہ میں عضو نیچے کی طرف حرکت کرتا ہے۔
اختلاج ہر اس عضو میں ہو سکتا ہے جو انقباض و انبساط کے قابل ہوں۔
اختلاج فورا پیدا ہوتا ہے اور فوری طور پر زائل ہو جاتا ہے۔
اختلاج میں عضو مختلف جانب حرکت کرتا ہے مگر میلان اوپر کی طرف ہوتا ہے۔
حرور (لو لگنا):
مترادفات: سکتہ شمسیہ، ضربۃ الشّمس (آفتاب کی مار)۔
نبض ضعیف اور دقیق چلتی ہے۔
بدنی حرارت 110-106 فارن ہائٹ ہو جاتا ہے۔
مخصوص تدابیر: آم کا پنا بہت مفید ہے۔
نزلہ:
تعریف: وہ مرض جس میں مواد حلق کی طرف آتے ہیں۔
بعض لوگ مواد کا سینہ و پھیپھڑے کی طرف گرنا۔
بقراط نزلہ غشاء مخاطی کا ورم ہے۔
سبب معد: سردی۔
زکام:
تعریف: وہ مرض جس میں تر مواد دماغ کے اگلے دونوں بطون سے نتھنوں کی طرف گرتے ہیں۔
بقراط زکام ناک کی غشاء مخاطی کا نزلہ ہے۔
علاج: اگر سبب امتلاء دم ہو تو رگ قیفال کی فصد کھولنا مفید ہے۔
نزلہ وبائیہ:
مترادف: انف الانزہ۔
تعریف: نزلہ حار کی ایک قسم ہے جو وبا کبھی کبھی پھیلتا ہے شروع میں اعضاء شکنی، حلق و ناک میں خراش اور آنکھوں میں جلن ہوتی ہے۔
خاص علامت: مریض بہت جلد نہایت ضعیف ہو جاتا ہے۔

عصابہ (دردابرو):

مترادف: وجع شمسی اور درد آفتابی۔

وجہ تسمیہ: اس کو پٹی سے تشبیہ دی گئی ہے کیوں کہ یہ اس مقام پر ہوتا ہے جہاں ماتھے پر پٹی باندھتے ہیں۔ (مشابہت پر)

تعریف: ایک عصبی درد ہے جو دونوں بھنوؤں میں اور کبھی ایک ہی میں ہوتا ہے۔

عصابہ دماغی اعصاب کے پانچویں جوڑے یا اس کے کسی شاخ کا عصبی درد ہے۔

باری کی مدت: ایک دقیقہ سے دس پندرہ دقیقہ۔

عصابہ حقیقی: درد کے علاوہ عضلات میں تشنج ہوتا ہے۔

عصابہ زیادہ تر ادھیڑ عمر کے لوگوں میں ہوتا ہے۔

عصابہ اکثر شمال کی سرد ہوا چلنے سے اور سرد پانی سے غسل کرنے کے بعد پیدا ہوتا ہے۔

حس دماغ (دماغ کی خارش): وہ حالت جسمیں مریض خیال کرتا ہے کہ دماغ میں خارش ہورہی ہے۔

تلین الدماغ (دماغ کا نرم ہوجانا):

ماہیت: دماغ کے جوہر کی ساخت نرم پڑ جاتی ہے اور اس کا فعل باطل ہوجاتا ہے۔

اقسام:

1۔تلین ابیض: دماغ کے سفید جوہر میں لاحق ہوتا ہے۔ اکثر و عام ہے۔

2۔تلین احمر: دماغ کے خاکی و سفید جوہر میں۔

3۔تلین اصفر: مقدم دماغ، سر پر بصری اور جسم مضلع مبتلا ہوتے ہیں۔ اکثر ادھیڑ عمر میں ہوتا ہے۔

تلین دماغ اگر اچانک ہو تو اس کا سبب سرسام دماغی حاد ہے۔

تصلب نخاع:

تعریف: وہ صلابت جو کسی عضو میں ورم کے بعد پیدا ہوجاتے ہے۔

سبب: بالعموم ایام شباب اور اختناق کی مریضہ میں پایا جاتا ہے۔

تصلب متعدد: بہت سے چھوٹے 2 گول سخت کسی قدر سرخ نقطے دماغ اور حرام مغز کے مختلف مقامات میں پائے جاتے ہیں۔

علامات: ہاتھ، پاؤں، سر اور ٹانگیں کام کرتے وقت کانپنے لگتے ہیں اور آرام کی حالت میں بند ہوجاتے ہیں۔نبض سریع ہوتی ہے۔قروح القطاۃ ہوکر مریض ہلاک ہوجاتا ہے۔

تصلب جانبی: حرام مغز کے جانبی ڈورے کے سفید جوہر میں سختی لاحق ہوتی ہے۔

تصلب جانبی کی خاص علامت: اضطراب قدمی۔

اضطراب قدمی: قدم کا مضطربانہ طور پر حرکت کرنا یہ ایک مخصوص عصبی علامت ہے۔

ارتعاش انتقالی:

مترادف: ہزال ظہری۔

تعریف: جب نخاع کے قائمہ مؤخرہ میں صلابت لاحق ہوتو ارتعاش انتقالی کا مرض لاحق ہوتا ہے۔

ارتعاش انتقالی اور تصلب متعدد میں فرق:

ارتعاش انتقالی 40/سال کے بعد ہوتا ہے۔آرام کے وقت ہاتھ کانپتے ہیں، آنکھیں بلا ارادہ نہیں گھومتی ہیں۔ پہلے ہاتھ کانپتے ہیں بعد میں کمزوری ونقاہت آجاتی ہے۔

تصلب متعدد 40/سال سے پہلے واقع ہوتا ہے۔کام کرتے وقت ہاتھ کانپتے ہیں، آنکھیں بلا ارادہ ادھر ادھر گھومتی رہتی ہیں، پہلے کمزوری ہوتی ہے بعد میں کپکپی طاری ہوجاتی ہے۔

ارتعاش وارثی:

تعریف: ایک قسم کا موروثی مرض ہے۔اوائل عمر میں یہ مرض شروع ہوجاتا ہے اور نخاع کے قائمہ موخرہ اور خاکی جوہر میں ایک قسم کی سختی پیدا ہوجاتی ہے۔

علامت: چال شرابیوں جیسی ہوجاتی ہے۔سر بیٹھنے کی حالت میں ادھر ادھر ہلتا رہتا ہے۔کسی چیز کو پکڑتے وقت ہاتھ کی انگلیاں ادھر ادھر ہوجاتی ہیں مگر مریض اچانک اس چیز کو پکڑ لیتا ہے۔

ماء الرأس:

مترادف: استسقاء دماغی۔

تعریف: وہ حالت جس میں بچہ کے سر کے اندر غیر معمولی طور پر رطوبت جمع ہوجاتی ہے۔

ماء الرأس ان بچوں میں عام ہے جن کے والدین آتشک وخنازیر سے متاثر ہوں۔

علامات خصوصی: بچہ کا سر بڑا ہوجاتا ہے۔ چہرہ، مثلث کی شکل کا ہوتا ہے۔

سر کا محیط: 33-24 / قیراط اور چندیا میں یافوخ مقدم ابھرا ہوا ہوتا ہے۔
ماءالراس میں آنکھیں باہر کی طرف نکلی ہوئی ہوتی ہیں اور کھوپڑی کے ہڈیوں کے جوڑ الگ الگ ہوتے ہیں۔

عظم الراس حقیقی:

تعریف: وہ حالت جس میں دماغی ساخت بڑھ جاتا ہے۔
عظم الراس حقیقی: میں 30-20 / سال کے نوجوان مبتلاء ہوتے ہیں۔
علامات خصوصی: سر کا پچھلا حصہ بڑھ جاتا ہے۔
عظم الراس حقیقی میں آنکھیں اندر کی طرف دھنسی ہوتی ہیں، ہڈیوں کے دروز علاحدہ نہیں ہوتے۔

تزعزع دماغ (دماغ کا جھٹکا کھاجانا):

علامات خصوصی: پتلیاں تنگ ہوتی ہیں اور قے کے بعد مریض ہوش میں آجاتا ہے۔
تزعزع نخاع: حرام مغز کا جھٹکا کھاجانا۔

ضاغوط دماغ:

تعریف: ضاغوط دماغ سے مراد ماغ کا بھیچ جانا۔
علامات خصوصی: پتلیاں کشادہ ہوتی ہیں۔

امتلاء دماغ:

تعریف: دماغ واغشیہ میں غیر معمولی طور پر خون کے جمع ہونے کا نام امتلاء دماغ ہے۔
مخصوص دوا: رب شیلم۔ مقدار خوراک: ۱۵ / سے ۲۰ / قطرہ۔

فقر دماغ یاضعف دماغ:

تعریف: دماغ کے کل یا بعض افعال میں خلل واقع ہونے کا نام ضعف دماغ ہے۔
اقسام: 1۔ فقر کلی 2۔ فقر جزئی
خاص دوا: حبوب برہمی۔

دماغی سدہ:

اصل سبب عروق دماغ کے اندر خون کا منجمد ہوجانا ہے جسے اصطلاح طب میں تخثر کہا جاتا ہے۔

سبب: عموماً بچوں یا جوانوں میں ورم بطانہ قلب کی وجہ سے خون کا منجمد ٹکڑا بطانہ قلب سے جدا ہوکر شرائیں دماغ میں بہونچ جاتا ہے۔

انجام:

1۔ اکثر مریض بے ہوشی کے بغیر اچانک فالج جانی میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔

2۔ مرگی و بدحواسی کے بعد فالج جانبی ہوجاتا ہے۔

3۔ یک لخت ہذیان ہوکر مریض داء الرقص میں مبتلا ہوجاتا ہے۔

وجع الاعصاب (عصبی درد):

تعریف: وہ درد جو نفس اعصاب اور ان کی شاخوں کے محاذی نمودار ہوتا ہے۔

عصبی درد عموماً شدید ہوتا ہے اور باریوں سے آتی ہے۔

عصبی دردوں کی شدت عام طور پر شب کو ہوتی ہے۔

وجع الاعصاب کا درد ذات الجنب کی ابتداء اور وجع الجنب سے مشابہ ہوتا ہے۔

وجع الوجہ: چہرے کا عصبی درد۔

وجع فخذی: ران کا عصبی درد۔

وجع القمحدوہ: گدی کا عصبی درد۔

سبابہ: انگوٹھے کے برابر کے انگلی کا درد۔

وجع فوق المحجر: بالائے ابرو کا عصبی درد (عصابہ)۔

وجع القطن: کمر کا عصبی درد۔

وجع بین الاضلاع: پسلیوں کے درمیاں کا عصبی درد۔

وجع اجامی:

وجع فقری: فقرات کا عصبی درد۔

وجع افرنجی: آتشک کا عصبی درد۔

وجع بین الاضلاع عام طور سے چھٹے سے نویں اضلاع میں ہوتا ہے۔

وجع بین الاضلاع عورتوں میں بائیں جانب ہوتا ہے۔

وجع الثدی: یہ فوق الترقوہ کے ایک عصب کے شاخ کا درد ہے جو پستان کا حسی عصب ہے۔

وجع ثدی اکثر عنفوان شباب سے 30 رسال تک ہوا کرتا ہے۔

ورم نخاع (حرام مغز کا ورم):

تعریف: حرام مغز کا ورم نہایت قلیل الوقوع ہے۔اس میں بدن کے زیریں حصے کی حس وحرکت زائل ہوجاتی ہے۔

اقسام: 1۔ حاد 2۔ مزمن

اغشیہ دماغ کا ورم حار نادرالوقوع ہے۔

مخصوص دوا: مرکبات اذراقی، شیلم، بجلی رو۔

جوف قحف: کاسہ سر۔

ورم اغشیہ نخاع:

تعریف: وہ حالت جس میں حرام مغز کی جھلیوں میں ورم پیدا ہوجاتا ہے۔

اقسام: 1۔ حاد 2۔ مزمن

نزف نخاعی: حرام مغز کی عروق سے جریان خون۔ نادرالوقوع ہے۔

استسقاء نخاع: اغشیہ نخاع کی فضاؤں میں مائیت کا جمع ہوجانا۔

صلب مشقوق (پھٹی ہوئی ریڑھ): مہرے پیچھے کی طرف مکمل نہیں ہوتے اور مہروں کے سناسن ناپید ہوتے ہیں۔

انبوبہ نخاعیہ:

معنی: انبوبہ: نلی نخاع: حرام مغز

تعریف: وہ حالت جس میں نالی کے طور پر نخاع کے اندر ایک جوف بن جاتا ہے۔

ماء النخاع: انبوبہ نخاعیہ کے اندر پانی جیسی رطوبت موجود ہوتی ہے۔

بول ماحی: رطوبت بیضہ کا خروج۔

قاشاطیر: سلائی۔

تخثر (جم جانا، گاڑھا ہوجانا): عروق کے اندر خون منجمد ہوجانا۔

زوائد وسلعات دماغ:

سلعیہ مخیہ ساذجہ: دماغ کا کوئی حصہ ابالے ہوئے انڈا کی مانند سفید و سخت ہوجاتا ہے۔

سلعیہ غرویہ: سریش کے مانند (غرویہ: سریش)

سلعیہ لحمیہ: گوشت کی رنگت سرخ و کافی سخت رسولی ہے۔ (شکل: چپٹی)

سبب: ام غلیظ۔

سلعیہ ورنیہ: عقدہ دماغیہ پنیر جلیا دانہ دار قدرے سخت دبانے سے پھٹ جاتا ہے۔

سلعیہ بلغمیہ و ہلامیہ: لیسدار مادہ پر مشتمل اور نرم اور چمکدار ہوتی ہے۔

سلعیہ شحمیہ: شحمی مادہ پر مشتمل عموماً چھوٹی اور سخت ہوتی ہے۔

سلعیہ لولویہ: چمکدار موتیا رسولی ہے۔

سلعیہ کسیسیہ: تھیلی دار رسولی۔

سلعیہ دمویہ/سوداویہ: تھیلی اکثر چپٹی ہوتی ہے۔

سلعیہ افرنجیہ:

سلعیہ سرطانیہ:

سلعیہ انور سماویہ:

خراج دماغ:

سبب: اکثر کان کے اندر پیپ پیدا ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

مقام: مقدم دماغ میں عام ہے۔

زوائد سرطان: دماغ میں مقدم حصہ میں ہوتا ہے۔

چند اہم نکات

بقراط: ماءالشعیر اپنی 10 رخوبیوں کے باعث گرم مرضوں کے لئے تمام غذاؤں سے برتر ہے۔

تیہو: چکور سے چھوٹا ایک پرندہ۔

بول معتدل: اترجی یعنی قارورہ میں ہلکی سی زردی ہوتی ہے۔

اترج: ہندی میں گھٹاو بجوا کہتے ہیں۔

دوی: ایک فرضی وخیالی آواز کا نام ہے۔

مامیثا: ایک قسم کی بوٹی ہے۔

یبروج: کا دوسرا نام بیخ لفاح، ہندی نام لچھمنا لچھمنی اور انگریزی نام بلاڈونا ہے۔

توت: حلق کے لئے ایک مخصوص چیز ہے۔

ماءالشعیر کا تناسب: 12-1 کا یا بعض کیمطابق 10 ر یا بعض کیمطابق 24 رحصہ ہے۔(جو: پانی)

قمقم: ایک قسم کی دیگ ہے جس کی گردن لمبی اور تنگ ہوتی ہے۔

سعوطات: وہ دوا جو ناک میں سڑکی جاتی ہے۔

عطوسات: وہ دوائیں جو چھینک لانے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔

قطورات: وہ دوائیں جو ناک میں، ناسور میں یا کسی دوسرے مقام پر ٹپکائی جاتی ہیں۔

ایارج: کے معنی دواء الٰہی، بعض کے نزدیک شریف اور بعض کے نزدیک مصلح (اصلاح شدہ)۔

ایارج: سب سے پہلا مسہل جسے قدماء یونان نے مرکب کیا ہے۔

مترادف: شبیار، فارسی لفظ معنی شب کا یار۔

وجہ تسمیہ: چوں کہ یہ مرکب رات میں استعمال ہوتا ہے اس لئے اس کو شب یار کہتے ہیں۔ جب کہ صاحب مفتاح نے لکھا ہے کہ شب یار کا معنی صبر کے ہیں چوں کہ اس کا جزء اعظم ہے اس لئے اس کا نام رکھا گیا ہے۔

مزورات (مصنوعی شوربے): وہ شوربہ جس میں گوشت نہ ڈالا گیا ہو۔

نضج: اطباء فاضل کے نزدیک قوام کے معتدل ہونے اور مادے کے نکلنے کے قابل ہوجانے کے ہیں۔جب کہ بعض کے نزدیک: مادہ کے رقیق ہونے کے ہیں۔مگر یہ خیال غلط ہے۔

کتاب فاخر: رازی۔

عصب راجع: ایک عصب جو دماغ سے سینہ اور معدہ تک پہنچتا ہے اس کا دوسرا نام عصب رؤی معدی ہے۔

رب: اس چیز کا نام ہے جو کہ دوا سے نکال کر اس قدر پکاتے ہیں کہ وہ گاڑھا ہوجاتا ہے اور چوتھائی قدر باقی رہ جاتا ہے اس کے قوام میں شکر بالکل نہیں ڈالتے ہیں۔

غورہ: انگور خام۔

زعرور: ایک قسم کا میوہ ہے۔

جوارش: گوارش کا معرب ہے جس کے معنی ہاضوم (ہضم کرنے والا) کے ہیں۔

افاویہ: وہ گرم ادویہ جن میں خوشبو ہوتی ہے۔

ریباس: اس کی تاثیر انگور خام یا انگور ترش کے مانند ہوتی ہے۔

جلاب: معرب لفظ ہے گلاب اور آب سے مرکب ہے وہ شربت جو شکر اور گلاب سے یا شہد سے تیار کیا جاتا ہے۔

ہریسہ: ایک قسم کی غذا جو گوشت اور غلوں کے ساتھ تیار کی جاتی ہے۔

نزف: (یعنی جریان خون) کسی رگ کے منہ کھل جانے کو کہتے ہیں۔

استفراغ کلی: وہ استفراغ جو تمام بدن سے مادہ کا اخراج کرے مثلاً فصد۔

طبعی قوتیں: وہ قوتیں جو تغذیہ بدن سے تعلق رکھتی ہیں جن سے بدنی پرورش ہوتی ہے۔

ماء اللحم: سے مراد گوشت کا وہ پانی جو یخنی کے طور پر حاصل کیا جاتا ہے نہ کہ نل بھبکہ سے۔

فقاع (بوزہ): ایک قسم کی ہلکی شراب جس میں نشہ نہیں ہوتا یا تو بہت کم ہوتا ہے اور جو جَو وغیرہ سے تیار کی جاتی ہے۔

دقاق کندر: کندر کا برادہ جو پیسے بغیر کندر کے چھاننے سے نکلتا ہے۔

نیشوق: آلو بالو یا آلوچہ۔

حاشا: پہاڑی پودینہ۔
قصب الزریرہ: چرائتہ۔
آس: مورد۔
ثافیسا: سداب پہاڑی کا گوند۔
شراب ریحانی: ایک قسم کی خوشبودار شراب ہے۔
صافن: ایک ورید جو پنڈلی میں اندر کی طرف نظر آتی ہے۔
اصطمخیقون: ایک مرکب گولیاں۔
امتلاءدماغ کی صورت میں جب دردسر ہوتا ہے تو اس میں سر بھاری و تمام سر میں خفی/شدید درد ہوتا ہے۔
نفخہ: ریح کا کسی ایک فضا میں ساکن اور بند ہوجانا۔
ضغط الدم قوی: کی صورت میں دردسر کے پچھلے حصے میں ہوتا ہے۔
قلق: وہ حالت جس میں مریض کو کسی ایک پہلو پر سکون نہ ملے۔
غثی (متلی): معدہ کی ایک حالت کا نام ہے جس میں قے آنے کی سی کیفیت معلوم ہوتی ہے۔
ڈکار: جشاء: وہ حالت جو اس ریحی فضلہ کے اخراج پانے کے وقت پیدا ہوتی ہے جو معدہ میں بند ہوجاتا ہے۔
ابکائی (تہوع): معدہ کی ایک حرکت جو معدہ سے کسی موذی کو دور کرنے کی غرض سے پیدا ہوجاتی
نفسانی کیفیت: نفس سے تعلق رکھنے والی کیفیت۔ ہے مگر موذی چیز متحرک نہیں ہوتی ہے۔
یوم باحوری: وہ دن جس میں بحران واقع ہوتا ہے اس کو یوم البحران کہتے ہیں۔
سدر: ایک بیماری ہے کھڑا ہونے سے آنکھوں میں اندھیرا آجاتا ہے اور مریض مخبوط الحواس ہوتا ہے۔
نسیان: وہ بیماری جس میں انسان تمام باتوں کو جلد بھول جاتا ہے۔
تقلب نفس: وہ متلی جو برابر ایک عرصہ تک قائم رہتی ہے بشرطیکہ سخت نہ ہو۔
اضلاع خلف (چھوٹی پسلیاں): سب سے نیچے کی پسلیاں جو ہر ایک پہلو پر پانچ پانچ ہیں۔
حجاب حاجز (دیافرغما): ایک عضلی پردہ جو جوف شکم کو جوف سینہ سے علیحدہ کرتا ہے۔
مراق: شکم کا ایک پردہ جو جلد شکم وغیرہ سے مل کر بنتا ہے۔

مرض شرکی: وہ مرض جو کسی دوسرے عضو کے مرض سے پیدا ہو۔
باسلیق: کہنی کے جوڑ کے اندرونی جانب ہوتی ہے۔
اکحل: ۱) باسلیق اندرونی ۲) قیفال بیرونی
ورید ابطی: بغل کی ورید کا وہ حصہ جو بازو میں ہوتا ہے وہ ورید عضوی کہلاتا ہے یہی آگے چل کر باسلیق ہوجاتی ہے۔
ورید کتفی: شانہ کی ورید۔
کتاب مفتاح: ابولفرج۔
کتاب تلخیص: رازی۔
صرع خفیف: میں دوران سر ایک اہم علامت ہے۔
وجع تمددی: (معنی تناؤ اور کھنچاوٹ) درد کے ساتھ تناؤ کا محسوس ہونا۔
شریان سباتی: وہ شریانیں جو قلب سے دماغ کی طرف چڑھنے والی شریان سے نکلتی ہیں۔
وداج غائر: وہ وریدیں جو گردن کے دونوں طرف سے ہوکر دماغ میں پہنچتی ہیں۔
سوء مزاج مختلف: وہ خرابی مزاج جو زیادہ عرصہ تک نہ رہا ہو اور اصلی مزاج کی مانند نہ بن گیا ہو۔
غالیہ: ایک خوشبودار دوا جو بدن پر ملی جاتی ہے اور سنگھائی بھی جاتی ہے۔
طفشیل: سرکہ کے ساتھ چھلی ہوئی مسور کی دال پکائی ہوئی۔
کنکرزد: ایک پیڑ کا گوند جسکو عربی میں حرشف، ہندی میں کنکر کہتے ہیں۔ نہایت سخت قے آور ہے۔
جلبھنگ: جنگلی تل اور بقول بعض تخم تر بد سیاہ۔
کتان: السی کا کپڑا جو ململ کی طرح باریک ہوتا ہے۔
سردارو: وہ دواء مسفوف جو کسی جوشاندہ وغیرہ پر اوپر سے ڈالی جاتی ہے۔
اجوف صاعد: وہ بڑی رگ جو قلب کے دائیں اذن سے نکل کر اوپر کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔
صورت: وہ اشیاء جو بیرونی حواس سے دریافت ہوتی ہیں۔
قیاس: ان چند مقامات اور معلومات کو کہتے ہیں جس سے کوئی نتیجہ نکالا جاتا ہے۔
عرض: وہ حالت جو مرض کے نتیجہ پیدا ہوتی ہے۔

اقحوان: بابونہ گاؤ۔

اکحل: ایک رگ ہے جو کلائی کے درمیان واقع ہے۔

صافن: ایک رگ جو اندرونی ٹخنہ پر واقع ہے۔

کتاب بیداری: قسطا بن لوقا۔

کتاب فتوحات مکیہ: شیخ محی الدین عربی۔

خوف: وہ نفسانی کیفیت جس میں روح واقعی یا خیالی موذی سے بھاگ کر اندر کی طرف چلی جاتی ہے۔

کیفیات نفسانی: وہ کیفیات جن کا تعلق بدن سے نہ ہو بلکہ نفس سے ہو۔

مراق: وہ جھلی جو احشاء پر باہر سے استر کرتی ہے۔

ضیق الصدر: وہ حالت جو وحشت دینے والی یا نفس کو اذیت پہنچانے والی شئے کے باعث پیدا ہوتی ہے جبکہ نفس اس کو برداشت نہ کر سکے۔

فراخ: کبوتر کا بچہ۔

نوابض: چوزہ مرغ۔

خشکاری: بغیر چھنے آٹے کی روٹی۔

کبیکج: جنگلی کرفس کی ایک قسم ہے۔

عضلہ کا مبداء: عضلہ کا وہ سرا جو قائم رہتا ہے اور اس کے مقابلے دوسرا سرا متحرک ہوتا ہے۔

شوکران: پہاڑی بھنگ کو کہتے ہیں۔

کتاب جوامع اعضاء آلمہ: جالینوس۔

کیس باطن: مقدم دماغ کے اندر الیاف کا ایک مجموعہ۔

انجدان رومی: سلیسالیوس۔

فص جبہی: پیشانی والے لوتھڑے۔

فص صدغی: کنپٹی والے لوتھڑے۔

مخ کبیر: دماغ کے مقدم حصے کو کہتے ہیں۔

جسر: اوسط دماغ کے مقدم حصہ کو کہتے ہیں۔

خمار: معنی شراب ہضم نہ ہوا اور اس کا فضلہ باقی رہے۔
جبیرہ: تختی۔
فراش مائی: پانی کے بچھونے۔
اصول طب: رطوبت پیدا کرنا آسان ہے جب کہ یبوست پیدا کرنا مشکل ہے کیوں کہ یبوست کسی دوسرے اثر/شکل کو دیر میں/مشکل سے قبول کرتا ہے۔
مرض ادرہ: بچوں میں عروق خصیتین میں رطوبات کا انصاب۔
حسب السمنہ: شریٰ (پتی) کی مخصوص دوا ہے۔
لحیۃ الیس: مزید ثدی یعنی ثدی کو بڑھاتی ہے۔
ضبحر: قلق و چڑچڑاپن۔
رطوبت: عفونت کا اصل مادہ ہے۔
قرع طبعی: طبعی طور پر چندیا کا صاف ہونا۔
سلعہ دماغیہ: مشابہ ہے تسمم رصاصی کے۔
تسمم بولی: میں Dusky Face ہوتا ہے۔
خاکستر پر طاؤس: فواق کی مخصوص دوا ہے۔
حروف شفویہ: لبوں کے وہ حروف جو لبوں کی امداد سے ادا کئے جاتے ہیں۔
کیس باطن: عصبی ریشوں کی ایک ڈوری۔
نوات عدسی: جسم مضلع کا ایک حصہ۔
چاند کا ایک دور یا ایک چکر ایک ماہ میں پورا ہوتا ہے۔
جلجلان: دھنیا خشک۔
عمور: وہ گوشت جو دانتوں کے درمیان ہوتا ہے۔
حراق: مراد پرانے چھتڑے کپڑے/ اون گودر جو صبغ اوضہ کے نام سے مشہور ہے۔
راعف: ناک کا پہلو۔
نخر فقرات: مہروں کا بوسیدہ ہو جانا۔

معالجات بقراطیہ: امراض اطفال کی سب سے اچھی اور اس میں امراض اطفال کو سب سے زیادہ بیان کیا ہے۔

سبب سابق: وہ سبب جو بذات خود کوئی بیماری نہ پیدا کرے بلکہ کسی کے ذریعہ پیدا کرے۔

التہاب عظمی: مہروں کا ورم حار۔

قروح الفراش: قروح قطاۃ، زخم بستری۔

تنفیط: آبلہ ڈالنا

علقہ: جما ہوا خون۔

Duration of immunity cholera vaccine:3-6 month

Duration of immunity Thyroid vaccine: 3 year

بوڑھوں میں سہر کا سبب: مادہ بورقیہ۔

MD MUSTAFA

امراض چشم

طبقات چشم:

ربن طبری مؤلف فردوس الحکمت کا قول ہے کہ آنکھ کے طبقات پیچھے کی طرف تین ہیں:

1۔ شبکیہ (Retina)　　2۔ مشیمیہ (Choroid)　　3۔صلبہ (Sclera)

آنکھ کے طبقات سامنے کی طرف تین ہیں:

1۔ عنبیہ (Iris)　　2۔ قرنیہ (Cornea)　　3۔ ملتحمہ (Conjunctiva)

شیاف ابیض: تنقیہ بدن و دماغ سے پہلے ہرگز نہیں استعمال کرنی چاہئے۔

روغن آشوب چشم کی تمام قسموں میں سوائے التصاق جفن کے ناجائز ہے۔

امراض طبقۂ صلبہ:

صلبہ: وہ ریشہ دار مضبوط پردہ/ طبقہ جو دماغ کی موٹی جھلی سے پیدا ہوتی ہے۔(صلبہ: سخت)

ورم طبقہ صلبہ:

تعریف: کبھی اصلتا اور دوسرے طبقات کی شرکت سے ورم پیدا ہوجاتا ہے۔آنکھ باہر نکلی ہوئی ہوتی ہے۔ نیز آنکھوں میں سرخی پائی جاتی ہے۔

اسباب: خلط بلغم، صفراء دم۔

بیضۂ چشم:

تعریف: یہ طبقہ کبھی صداع بیضہ میں ماتجس نامی دماغ کے پردہ کا شریک ہوجاتا ہے۔

علامت: آنکھوں کی گہرائی میں درد ہوتا ہے لیکن سرخی نہیں پائی جاتی ہے۔

التواء صلبہ:

تعریف: طبقہ صلبہ کی وہ بیماری جس میں یہ طبقہ کسی ایک جانب پھر جاتا ہے۔

سبب: سمی ہوائیں اور دھوئیں۔

استرخاء صلبہ:

تعریف: اس مراد طبقہ صلبہ کا ڈھیلا ہوجانا۔

استرخاء صلبہ: میں پرندوں کے مطجن مستعمل ہیں۔

استرخاء صلبہ: کی صورت میں فصد کرکے مسہل دینا بہتر ہوتا ہے۔

رطوبات چشم:

1۔رطوبت بیضیہ (Aqueous Humor):

یہ رطوبت رنگت، صفائی اور قوام میں سفیدی بیضہ سے مشابہ ہوتی ہے۔ یہ جلید یہ اور طبقہ عنبیہ کے درمیان حائل ہوتی ہے۔

رطوبت بیضیہ کی بیماریاں:

1۔ رطوبت بیضہ کا زیادہ ہوجانا۔

2۔ رطوبت بیضیہ کا گھٹ جانا۔

3۔ رطوبت بیضیہ کا مکدر اور غلیظ ہوجانا۔

2۔رطوبت زجاجیہ (Vitreous Humor):

ایک صاف گاڑھی سفید پگھلے ہوئے زجاج کے مانند رطوبت ہے۔آنکھ کی سب سے پچھلی رطوبت جس کی مقدار تینوں سے زیادہ ہے۔ جو آنکھ کے 4/5 حصے کو گھیرتا ہے۔

وجہ تسمیہ: مشابہت پر موسوم ہے۔ چونکہ یہ شیشہ کے مانند ہوتا ہے۔

رطوبت زجاجیہ کی بیماریاں:

1۔ عدم غذا 2۔ تجحوظ

3۔رطوبت جلیدیہ (Lens):

مترادف: بردیہ (اولہ کے مانند)، عدسیہ (مسور کی مانند)۔

رطوبات چشم میں سے درمیانی رطوبت ہے جو اولہ کے مانند صاف اور جمی ہوئی ہوتی ہے۔

جلیدیہ کے امراض شرکی: (الف) خلع الجلیدیہ (ب) ضغطہ

مرض خاص: رطوبت جلیدیہ کا خشک ہوجانا۔

جلیدیہ کے تکدر کا نام: نزول الماء (موتیابند) رکھا جاتا ہے۔

امراض طبقہ مشیمیہ (Diseases of Choroid):

طبقہ مشیمیہ دماغ کی باریک جھلی کے ریشوں اور وریدوں وشریانوں سے بنا ہوا ہوتا ہے۔

وجہ تسمیہ: مشابہت کی وجہ سے چوں کہ یہ جنین کے مانند لپٹا ہوا اور ورید وشریان کی کثرت میں مشابہ ہے۔

خمل کی تعداد: 80ر۔

امراض طبقہ شبکیہ (Diseases of Retina):

وہ بینائی کا عصبی حساس طبقہ جو عصبہ مجوفہ کے کناروں (ریشوں) سے پیدا ہوتا ہے۔

وجہ تسمیہ: مشابہت کی وجہ۔ چونکہ یہ جال کے مانند محیط ہوتا ہے۔

مخصوص بیماریاں:

1۔یرقان مع آنسو 2۔سدہ شبکیہ 3۔ وردبیخ ولینع 4۔صداع حدقہ وشقیقہ العین

وردپنج ولینع: بچوں میں ورد بیخ'' اور بڑوں میں لینع طبقہ ملتحم کا بڑا ورم ہے۔

صداع حدقہ، شقیقۃ العین: آنکھ کے ڈھیلے درد، آنکھ کا شقیقہ۔

صداع حدقہ، شقیقۃ العین کنپٹیوں پر لزاق الصدغین کا لیپ اور جونکیں لگانا۔

ورم شبکیہ:

ورم شبکیہ عام طور پر دوسرے امراض کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے۔

اقسام:

1۔سطحی: وہ تہیج جو طبقہ شبکیہ کے سطحی طبقات میں پیدا ہو۔

2۔غائر: وہ تہیج جو طبقہ شبکیہ کے گہرے طبقات میں پیدا ہو۔

ورم شبکیہ: ورم گردہ کی صورت میں کثیر الوقوع ہے۔ اور دونوں آنکھوں میں لاحق ہوتا ہے۔

عصبی ورم شبکیہ: وہ کیفیت جس میں عصب باصرہ کا مدخل نمایاں طور پر ماؤف ہوجاتا ہے۔

امراض طبقہ عنکبوتیہ (Capsule of lens):

وجہ تسمیہ: مشابہت پر موسوم ہے۔ چونکہ یہ مکڑی کے جالہ کے مشابہ ہوتا ہے۔

ایک نازک شفاف جھلی ہے جو جلید یہ کے لئے غلاف بناتی ہے۔اس کی پیدائش طبقہ شبکیہ کے کناروں سے ہوتی ہے۔

طبقہ عنکبوتیہ کے پردہ رطوبت جلید یہ اور بیضیہ کے درمیان حائل ہوتا ہے۔

رطوبت جلیدیہ اور طبقہ عنکبوتیہ کے تکدر کا نام نزول الماء ہے۔

امراض طبقہ عنبیہ (Diseases of Iris):

ایک دبیز پردہ جس کا بیرونی حصہ سخت اور اندرونی حصہ نرم ہوتا ہے جس میں چنٹیں و کھردراپن پایا جاتا ہے۔

ثقبہ عنبیہ (انگور کا سا سوراخ): ایک سوراخ ہے جس کی راہ روشنی نفوذ کرتا ہے۔

وجہ تسمیہ: مشابہت پر موسوم ہے۔ چوں کہ یہ سوراخ انگور کے اس سوراخ سے مشابہ ہے جو اس کے تنکے کو الگ کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔

امراض مخصوصہ: درج ذیل پانچ ہیں ہیں۔

1۔زخم 2۔ امتلاء 3۔ خلع (اپنی جگہ سے ٹل جانا)

4۔انتشار 5۔ضیق (پتلی کا تنگ ہونا)

امراض طبقہ قرنیہ (Diseases of Cornea):

معنی: قرن یعنی سینگ (سینگھ)

ایک سخت و شفاف پردہ ہے جو اس چھلے ہوئے سینگ کے مانند ہے جسکو تراش کر باریک کرلیا گیا ہو۔

وجہ تسمیہ: مشابہت پر موسوم ہے۔

طبقہ قرنیہ چار پرتوں سے مرکب ہے۔

امراض قرنیہ:

1۔خشونت قرنیہ (کھردا ہو جانا) 2۔نتوء قرنیہ (ابھر آنا)

3۔بثور قرنیہ 4۔سرطان قرنیہ

بثور قرنیہ کا رنگ سفید ہوتا ہے۔

نتوء قرنیہ: ذرور اصفر اور شیاف احمر مفید ہے۔

ورم قرنیہ: دوطرح کی ہوتی ہیں۔ 1۔ متقیح ہوجانا 2۔ متقیح نہ ہونا

مدہ کامنہ (پوشیدہ پیپ):

تعریف: یہ طبقہ قرنیہ کا مرض ہے جس میں قرنیہ کے نیچے پیپ پوشیدہ رہتی ہے۔

سبب: وہ زخم جو باہر نہ پھوٹے یا شدید آشوب چشم ہے۔

علاج: ذرور اصفر۔

امراض طبقہ ملتحمہ (Diseases of Conjunetiva):

وجہ تسمیہ: معنی پر (جڑنے والا)۔ اس لئے کہ یہ عضلات سے ملا ہوتا ہے یا ان کو ملاتا ہے۔

اقسام ملتحمہ: دوحصوں پر منقسم ہے۔ 1۔ عینی یا عقلی 2۔ جفنی

مخصوص بیماریاں: درج ذیل چار ہیں۔

1۔ رمد (آشوب چشم) 2۔ سبل (جالہ) 3۔ تکدر 4۔ رگوں کا نمودار ہونا

احمر لین ملتحمہ میں رگوں کے نمودار ہونے میں مفید ہے۔

رمد (Conjunetivitis):

مترادف: آشوب چشم۔

وجہ تسمیہ: صفت لازم پر موسوم ہے۔ کیوں کہ اس میں بھی جوش آجاتا ہے۔

شیخ الرئیس: ملتحمہ کا وہ ورم جو حار ہو یا بارد ہو اس کو رمد کہتے ہیں۔

حکماء متقدمین: ملتحمہ کا وہ ورم جو گرم ہو۔ جب کہ بارد ورم کو تکدر کہتے ہیں۔

سبب: غلبۂ اخلاط۔

رمد سوداوی: رمد یابس/ آشوب چشم خشک۔ شاذ و نادر ہوتا ہے۔

علاج رمد بلغمی: ذرور ابیض، شیاف دینار جوں۔

علاج رمد بلغمی: فصد قیفال۔

رمد خلجی: وہ رمد جو برف کی طرف دیکھنے سے لاحق ہوتا ہے۔

رمد زہری (Gonorrhoeal Conjunctivitis)

مترادف: رمد سوزاکی۔

تعریف: رمد کی ایک متعدی قسم ہے جس میں مرض سوزاک کا مادہ بطور تعدیہ آنکھ تک پہنچ جاتا ہے۔
مدت: ایک یا دو ماہ۔
بچوں اور جوانوں میں کثیر الوقوع ہے۔

کمنہ:

تعریف: وہ حالت جس میں انسان سونے کے بعد بیدار ہو کر اپنی آنکھوں میں ریگ کے مانند چبھن محسوس کرتا ہے صبح کے وقت دور ہو جاتی ہے۔
کمنہ: یہ مشترک طور پر تین معنوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

1۔ یہ پپوٹوں کے امراض میں سے ہے۔
2۔ قرنیہ کے نیچے ریم کا جمع ہو جانا۔
3۔ طبقہ ملتحمہ کے امراض میں سے ہے۔

کمنہ میں گرم پانی سے آرام ملتا ہے۔
علاج: احمر لین اور احمر حاد۔

انتفاخ:

تعریف: وہ ورم بارد جو آنکھ میں خارش کے ساتھ پیدا ہوتا ہے۔
اقسام: 1۔ ریحی 2۔ بلغمی 3۔ مائی اور سوداوی
علاج انتفاخ بلغمی: شیاف احمر۔

سبل:

مترادف: جالہ
وجہ تسمیہ: لازم کے نام پر موسوم ہے۔ کیوں کہ اشک بہنا لازم ہے۔
تعریف: آنکھ کا ایک پردہ ہے جو اس کی بیرونی رگوں کے پھول جانے سے ملتحمہ اور قرنیہ کی سطح میں پیدا ہوتا ہے جس سے سفید اور رقیق جھلی جیسا نظر آتا ہے۔
اقسام: تین ہیں۔ 1۔ سبل رطب 2۔ سبل یابس 3۔ سبل مستحکم
سبل رطب: میں آنسو کے ٹیس ہوتی ہے اور بار بار جھینک آتی ہے۔

سبل خفیف میں چھوٹی چھوٹی رگوں کے مکڑی نما جالے جیسی ہیئت نظر آتی ہے۔
سبل خفیف میں فصد قیفال نافع ہے۔
سبل مستحکم میں رگیں نسبتا بڑی ہوتی ہیں اور پردہ غلیظ ہوتا ہے۔
سبل مستحکم میں عمل لقط (رگوں کو تراشنا) نافع ہے۔

بیاض:

مترادف: پھولہ، سفید پردہ۔
تعریف: وہ رقیق سفیدی جو قرنیہ کی بیرونی سطح پر یا وہ غلیظ یا گاڑھی سفید جو قرنیہ کے اندر ہوتی ہے۔
اثر غمام ابر اور سحاب: وہ رقیق سفیدی جو قرنیہ کی بیرونی سطح پر ہوتی ہے۔
بیاض: وہ غلیظ گاڑھی سفیدی جو قرنیہ کی اندرونی سطح پر ہوتی ہے اس کو صرف ''بیاض'' کہتے ہیں۔
دھند: بہت باریک اور دھندلی سی سفیدی جو طبقہ قرنیہ کے زخم پیدا ہونے کے بعد پیدا ہوتا ہے۔
پھولی یا پھولا: بہت باریک اور گہری سی سفیدی جو طبقہ قرنیہ کے زخم پیدا ہونے کے بعد پیدا ہوتا ہے
ٹینٹ: بہت باریک اور بہت گہری سی سفیدی جو طبقہ قرنیہ کے زخم پیدا ہونے کے بعد پیدا ہوتا ہے۔
علاج پھولا و ٹینٹ: خرم صغیر، خرم کبیر اور خرم معسل۔

ظفرہ (Pterigium):

مترادف: ناخونہ
وجہ تسمیہ: اس کو ناخن کی سفیدی اور سختی سے مشابہ سمجھ کر اسے ''ظفرہ'' اور فارسی میں ''ناخونہ'' کہتے ہیں۔
تعریف: طبقہ ملتحمہ کی ایک عصبی (لحمی وغشائی) زیادتی ہے جو اکثر اندرونی گوشہ چشم سے شروع ہوتی ہے۔ عموماً مثلث شکل کی اور پتلی ہوتی ہے۔
اقسام: ظفرہ کی تین قسمیں ہیں۔
1۔ یہ جھلی کی طرح باریک و سفید ہوتی ہے، اور جالہ سے مشابہ ہوتی ہے۔ ملتحمہ کے کسی ایک طرف سے شروع ہوتی ہے۔
2۔ یہ اندرونی گوشۂ چشم کے گوشت سے شروع ہو کر سیاہی چشم تک پہونچ جاتا ہے۔
3۔ یہ سیاہی چشم کو ڈھانپ لیتی ہے اور بینائی کو روک دیتی ہے۔

قسم اول کا علاج خاص: ایارج، شیاف دیزج، شیاف دینارجوں۔

قسم سوم کا علاج خاص: عمل کشط۔

ناخونہ کو جڑ سے کاٹنے پر ''دمعہ'' لاحق ہو جاتا ہے۔

غدہ (گلٹی):

گلٹی اندرونی گوشہ چشم کے گوشت کا طبعی مقدار سے زیادہ بڑھ جانے کا نام ہے۔

انجام: ناصور چشم۔

علاج: شیاف زنگار مفید ہے۔

قروح العین:

ملتحمہ، عنبیہ، اور قرنیہ کے علاوہ دوسرے طبقات کے زخم بظاہر معلوم نہیں ہوتے ہیں۔

قرحہ طبقہ ملتحمہ کی خاص علامت: سفیدی چشم میں سرخ نقطہ کا پایا جانا۔

قرنیہ کا زخم سات قسم کا ہوتا ہے۔ چار قسم کے بیرونی سطح پر۔

انحلال فرد: عضوی ساختوں کی علیحدگی کو کہتے ہیں۔

قتام (غبار): دھوئیں کے مانند اور بہت سی جگہ گھیرے ہوئے۔ یونانی میں اخیلوس (تاریکی)۔

سحاب (ابر): گہری چھوٹی اور زیادہ سفید۔ یونانی میں فانالیوں (ابر)۔

اکلیل: سیاہی چشم کے حلقہ یا کنارا پر پیدا ہو کر سفیدی کو گھیر لیتا ہے۔ یونانی میں ارخیمون (دورنگتوں)۔

قرنیہ کے گہرے زخم تین طرح کے ہوتے ہیں۔ ابی قوما: شاخدار بقیقاوما: جلی ہوئی

ابی قوما و بقیقاوما: قرنیہ کے زخم جو میل اور کھرنڈ کے ساتھ ہو اس کو ''احتراقی'' بھی کہتے ہیں۔

لوقوتون (دانہ): قرنیہ کا زخم گہری صاف اور کھرنڈ تھوڑا۔

حافرہ (گہرا): قرنیہ کا زخم کم گہری اور زیادہ وسیع۔ (یونانی قولوما)

ذات العروق (رگوں والا): آنکھ کا ایک زخم جو شاذ و نادر ہوتا ہے۔

غرب (کویہ کا ناسور):

معنی آنسو بہنے کے ہیں۔

وجہ تسمیہ: لازم پر موسوم ہے۔

تعریف: اندرونی چشم (کو یہ) کے ناصور کو غرب کہتے ہیں۔

بحری و معی انفی (انف): وہ نالی جو آنکھ سے ناک میں اترتی ہے۔

ضربة العین: آنکھ کی چوٹ

خضرہ: وہ سبزی جو اس خون کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے جو باریک رگوں کے پھٹنے یا کھلنے سے نکل پڑتا ہے۔

قذی (آنکھ کی کھٹک): وہ حالت جو آنکھ میں کسی شے کے پڑ جانے سے پیدا ہوتی ہے اور اس چیز کو بھی جو آنکھ میں پڑ جائے۔

ودقہ (آنکھوں کا دانہ): ملتحمہ کی ایک بیماری/ بلندی ہے جو سفید دانہ کے مانند ہوتی ہے۔

مورسرج ''قرنیہ کی بیماری اور ودقہ ''ملتحمہ'' کی ایک بیماری ہے۔

طرفہ (سرخ نقطہ):

معنیٰ چاٹنے کے ہیں۔

وجہ تسمیہ: سبب پر۔

تعریف: ملتحمہ کا سرخ نقطہ ہے جو تازہ خون یا دیرینہ، مردہ، سیاہ خون سے پیدا ہوتا ہے۔

مورسرج (عنبیہ کا ابھر جانا):

اصل میں یہ فارسی لفظ مورسرج (چیونٹی کا سر) ہے۔

تعریف: وہ بیماری جس میں طبقہ عنبیہ ''قرنیہ'' کے پھٹ جانے سے باہر نکل آتی ہے۔

مورسرج: ابھار چیونٹی کے سر کے برابر ہو۔

عنبی: ابھار انگور کے سر کے برابر ہو۔

ذبابی: ابھار مکھی کے سر کے برابر ہو۔

مسماری و فلکی: قسم تقاحی/ زخم تقاحی پرانا ہو اور قرنیہ کے پھٹے ہوئے مقام سے مل جائے تو اس کو مسماری کہتے ہیں۔

علاج: سنج سوختہ، اکسیرین۔

انتشار و اتساع (پتلی کا پھیل جانا):

انتشار و اتساع کو متقدمین مترادف کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔

انتشار وہ حالت جس میں پتلی اصلی حالت سے زیادہ کشادہ ہوجاتی ہے جس سے نور انتشار (پراگندہ) ہوجاتا ہے۔

اقسام بلحاظ سبب:

1۔ضربی 2۔ مادی (لاعلاج ہے) 3۔ کثرۃ بیضہ

4۔ ورمی 5۔ یبسی

انتشار نور (قوت باصرہ) میں اور اتساع ثقبہ عنبیہ میں ہوتی ہے۔

ضیق (پتلی کا تنگ ہوجانا):

اقسام بلحاظ اسباب: 1۔ورمی 2۔بیضہ کی کمی

نزول الماء:

مترادف: موتیابند۔

ماہیت: اس مرض میں رطوبت جلیدیہ اور اس کا غلاف (غشاء عنکبوتی) مکدر اور غلیظ ہوجاتا ہے۔

طبری: مولف معالجات بقراطیہ "نزول الماء دراصل جلیدیہ (عدسیہ) کا تکدر ہے۔

سمرقندی: ایک سدی مرض ہے جس سے ثقبہ عنبیہ مسدود ہوجاتا ہے۔

قسم شیخوخی عام ہے اور یہ 50 رسال کے بعد نمودار ہوا کرتا ہے۔

نزول الماء کی ابتدائی علامات: خیالات

خیالات معدیہ: نزول الماء کی علامت نہیں ہے۔ وہ خیالات جو فساد معدہ کی صورت میں ہوں۔

درجات نزول: چار ہیں۔

1۔ابتدائی درجہ 2۔ پھولنے کا درجہ 3۔ پکنے کا درجہ 4۔زیادہ پختہ

پختہ موتیا (ماء مستحکم) کا علاج: عمل قدح۔

عمل قدح (عمل تنکیس): میں رکے بعد ٦ رگھنٹے بعد پٹی کو کھول دیں۔

عمل قدح کے لائق وہ پانی ہوتا ہے جو صاف، سفید رقیق ہو۔

عمل قدح گرمی کے موسم میں صحیح نہیں بقیہ میں کر سکتے ہیں۔

عمل المض: عمل العراق (رطوبت جلیدیہ کا چوسنا)۔

عمل قدح: موتیا کو دبا کر ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف ہٹا دیا جائے یا چوس کر یا طبقات کاٹ کر خارج کریں۔

موتیا کی ناقابل قدح قسمیں: درج ذیل پانچ ہیں۔

1۔غمامی (ابر کے مانند) 2۔جبی (چونہ کے مانند) 3۔زیبقی (پارہ کے مانند)

4۔ آمان جونی آسمانی 5۔ منتشر

دوسری ناقابل قدح قسمیں:

1۔ زجاجی 2۔ ابیض بردی سبز 3۔ زرد 4۔ سرخ

5۔ سنہرا 6۔ سیاہ 7۔ ارزق (نیلا)

باوروج (بابری یا جنگلی تلسی) اور مچھلی موتیا کی ناقابل قدح کی صورت میں منع ہے۔

عمل الاستیصال: آنکھوں کو دوا مخدر سے بے حس کر کے رطوبت جلیدیہ باہر نکال لی جاتی ہے۔

عمل تثقیب:

نزول الماء میں عمل جراحت کے کم از کم ایک گھنٹہ قبل جوہر یبروج کو استعمال کر کے پتلی کو پھیلا دینا چاہئے۔

ماءاخضر (Glaucoma):

مترادف: سبز موتیا۔

تعریف: اس مرض میں کرہ چشم کے اندر معمول سے زیادہ رطوبت پیدا ہوتی ہے ہے اور جذب ہوتی ہے اس لئے آنکھ کا ڈھیلا سخت ہو جاتا ہے اور اسکا تناؤ بڑھ جاتا ہے۔

اقسام: درج ذیل چار ہیں۔

1۔ حاد 2۔ مزمن 3۔ نوبتی 4۔ ثانوی

ماءاخضر میں چراغ یا فانوس کے اردگرد ہالہ نظر آتا ہے۔

جحوظ (آنکھوں کا باہر نکل آنا):

تعریف: آنکھ کے ڈھیلے کا باہرا بھر آنا۔ یہ رطوبت زجاجیہ کی بیماری ہے۔

اسباب: 1۔امتلائی 2۔انضغاطی 3۔استرخائی

علاج حجوظ امتلائی: شیاف ساق۔

علاج حجوظ انضغاطی: عصارہ لحیۃ التیس۔

سل العین: لاغری چشم۔ یہ عموماً بوڑھوں کو ہوتا ہے۔

زرقہ (کرنجی آنکھ):

مترادف: گربہ چشمی۔

تعریف: آنکھوں کا رنگ جو درحقیقت طبقہ عنبیہ کا رنگ ہے آسمانی ہوجائے اور سیاہی گھٹ جائے۔

اقسام: دو ہیں۔ 1۔ اصلیہ رخلقیہ 2۔ حادثہ رعارضی

زرقہ اصلی: لاعلاج ہے۔

برص العین:

اسکندر نے برص العین اور طبری نے عام گربہ چشمی کو اسی نام سے پکارا ہے۔

برص العین: آنکھ کے طبقہ عنبیہ کا طبعی رنگ بدل جاتا ہے۔

زرقہ سلیہ:

تعریف: وہ حالت جس میں آنکھوں کی رطوبت تحلیل ہوکر سوکھ جاتی ہے جس کی وجہ سے آنکھیں نیلی پڑ جاتی ہیں۔

زرقہ سلیہ: بوڑھوں میں کثیر الوقوع ہے۔

علاج زرقہ سلیہ: زعفران اور روغن زعفران کا کاجل لگانا۔

حول (بھینگاپن):

حول میں ہر چیز دو نظر آتی ہے۔

بچوں میں حول مرگی کی وجہ سے ہوتا ہے۔

بڑوں میں عضلات محرکہ کے تشنج سے پیدا ہوتا ہے۔

عشاء:

مترادف: شب کوری، رتوندھی۔

تعریف: وہ مرض جس میں مریض رات کے وقت دیکھ نہیں سکتا۔ یہ طبقہ شبکیہ کی خرابی سے ہوتا ہے۔

بعض: رات کونظر نہ آنے کا نام ہے جب یہ نہایت شدید ہوجاتا ہے تو ابر کے دن بھی بینائی جاتی رہتی ہے۔
شب کوری میں اجسام عصوبہ میں خرابی لاحق ہوجاتی ہے۔
شب کوری میں روح باصرہ غلیظ اور کثیف ہوجاتی ہے۔
خاص علامت: رمد یابس کے ساتھ پایا جاتا ہے۔
علاج: پیپل اور روج کو بکرے کے جگر میں بھون کر آنکھوں میں لگانا۔

جہر:

مترادف: دنوندھی، روزکوری۔
بعض لوگ: طبقہ مشمیہ کے اندرونی پرت کی قدرتی سیاہی کم ہوجاتی ہے۔
بعض لوگ: طبقہ شبکیہ کے مخصوص اجزاء مخروطی اجسام ماؤف ہوجاتے ہیں۔
سبب: روح کی رقت اور قلت ہے۔
جہر: بوڑھوں اور خشک مزاج والوں میں زیادہ پایا جاتا ہے۔
جہر: سردیوں میں اکثر ہوا کرتا ہے۔
علاج: برودکافوری۔

خفش (چندھا ہونا):

مترادف: اخفش۔
وجہ تسمیہ: معنی آنکھوں کے چھوٹے ہونے کے ہیں۔
وہ بیماری جو انسان کے ساتھ پیدائش کی ابتدا ہی سے لگی رہتی ہے۔
تعریف: وہ مرض جس میں روح باصرہ متفرق اور پراگندہ ہوجاتی ہے۔ جس کی وجہ دن کی روشنی میں پورے طور پر نہیں دیکھ سکتا۔
مذہب اطباء دیگر: خفش ضعف بصارت کو کہتے ہیں جسکے ساتھ پپوٹے ہمیشہ آنسو سے تر رہتے ہیں۔
اسباب: 1۔ طبقہ قرنیہ وعنبیہ کا باریک و رقیق ہونم۔
2۔ رطوبت بیضیہ کی مقدار کا کم ہونا۔
3۔ طبقہ عنبیہ و مشیمیہ میں سیاہ مادہ کی مقدار کا کم ہونا۔

علاج: روغن بنفشہ کا کاجل۔

قمور (چکا چوندھ):

تعریف: دراصل بینائی کی تھکن ہے جو ایک عرصہ تک برف کی طرف دیکھنے سے پیدا ہوتی ہے۔

سفید روشن رنگ نور کو پراگندہ کرتا ہے۔ (مفرق النور)

سخت کالا رنگ نور کا سمیٹتا ہے۔ (جامع النور)

آسمانی رنگ دونوں کے درمیان ہے۔

علاج: سیاہ کپڑا چہرہ پر لگائیں۔

امراض اجفان:

اجفان خانہ چشم کے دروازہ پر کواڑ کے دونوں پٹ کی طرح جلد کی دو باریک چنٹیں ہیں جو آنکھ کے سامنے واقع ہیں۔

ماق انسی ماق اکبر: اندرونی جانب یعنی ناک کے پاس کے کونے کا کویہ۔

ماق وحشی: بیرونی جانب کا کویہ۔

استرخاء جفن (پپوٹوں کا ڈھیلا ہو جانا):

تعریف: وہ حالت جس میں بالائی پپوٹہ نیچے کو گرا ہوا معلوم ہوتا ہے۔

سبب: عصب محرک مقلہ کا مفلوج ہونا۔

علاج: عمل تشمیر۔

شوکران: کی وجہ سے بھی استرخاء جفن ہو جاتا ہے۔

سلع الاجفان: رسولیاں

التصاق جفن (پپوٹوں کا جڑ جانا):

1۔ آشوب چشم کی وجہ سے جفن پھٹ جاتے ہیں اور دیر تک بند رہنے کی وجہ سے جڑ جاتے ہیں۔

2۔ دونوں پپوٹے جراح کی غلطی کی وجہ سے یا قروح چشم کی وجہ آپس میں جڑ جاتے ہیں۔

علاج قسم اول: شیاف بارد، ذرور ابیض۔

علاج قسم دوم: عمل جراحی۔

شترہ (پپوٹوں کا مڑ جانا):
تعریف: وہ حالت جس میں پپوٹے سکڑ جاتے ہیں جس کی وجہ سے آنکھیں کھلی رہتی ہیں۔
شترہ خارجیہ: باہر کی جانب مڑ جانے اور سکڑ جانے کا نام ہے۔
شترہ داخلیہ: اندر کی جانب مڑ جانے اور سکڑ جانے کا نام ہے۔
اقسام: 1۔ اندمالی 2۔ تشنجی
سبل عارضی رگوں کا ایک پردہ جس کو جالا کہتے ہیں۔
صلابت الاجفان و غلظھا: پپوٹوں کا موٹا اور سخت ہو جانا۔
جسائت (پپوٹوں کی سختی): وہ مرض جس میں آنکھوں آنکھوں کو بند کرنے اور کھولنے کے لئے پپوٹوں کی حرکت دشوار ہو جاتی ہے۔
یبوست العین: بلا کسی مادہ کے خارش ہونے کا نام یبوست العین ہے۔
سلاق:
مترادف: بامنی۔
تعریف: ایک مرض ہے جس میں خارش ہوتی ہے اور بال گر جاتے ہیں۔
اقسام: دو ہیں۔ 1۔ابتدائی 2۔دیرینہ
علاج سلاق مزمن: قیفال، پیشانی کی رگ کا فصد، پنڈلی یا دونوں مونڈھوں کے درمیان حجامہ کھچوانا۔
ککرے (جرب):
ماہیت: پپوٹوں کی اندرونی سطح پر چھوٹے دانے پیدا ہو جاتے ہیں جو خراش کا سبب بنے رہتے ہیں۔
اقسام: درج ذیل تین ہیں۔
1۔جرب منبسط: پھیلے ہوئے ککرے۔ (سبب: نمکین و شور مادہ)
2۔جرب حصفی: گرمی کے دانہ کے مانند۔
3۔جرب تینی: انجیر کے دانہ کے مانند۔ یونانی میں سوقوسلیس کیوں کہ سوقی یونانی زبان معنی انجیر۔
جرب اسود: چوتھی قسم ہے جو سیاہ اور اس پر کھرنڈ ہوتی ہے۔ یونانی نام طول خسیس یعنی خبیث ہے۔

حکتہ الاماق والاجفان: کویہ اور پپوٹوں کی خارش۔
شرناق (بالائی پپوٹہ کی گلٹی، بالائی پپوٹوں کا عقدہ): بالائی پپوٹہ کا ایک ابھار ہے جو چربی دار مادہ شحمیہ سے پیدا ہوتا ہے جس سے پپوٹے پورے طور پر نہیں کھلتے ہیں۔
عقدہ (گانٹھ): بالائی پپوٹہ پر جلد کے نیچے گرہ سے مشابہ ایک گانٹھ پیدا ہو جاتی ہے۔
اقسام عقدہ: تین ہیں۔ 1۔متحرک 2۔سخت 3۔مضبوط
شعیرہ:
مترادف: گہانجنی۔
وجہ تسمیہ: مشابہت پر کیوں کہ جو سے مشابہ ہوتا ہے۔
تعریف: وہ لمبا سا ورم جو پپوٹہ کے کنارے پر بالوں کی جڑ میں نمایاں ہوتا ہے۔
عروس: شعیرہ کی ایک خاص قسم جو سرخ اور نرم ہوتی ہے۔
علاج عروس: ذرور اصفر۔
توتہ (آنکھ کا توت):
معنی: توت۔
وجہ تسمیہ: مشابہت پر۔ کیوں کہ یہ توت سے مشابہ ہوتا ہے۔
تعریف: سرخ سیاہی مائل نرم اور ڈھیلا گوشت ہے۔
بردہ (پپوٹوں کا اولہ):
بردہ معنی اولہ۔
وجہ تسمیہ: مشابہت پر۔
تعریف: وہ بلغمی رطوبت جو بالائی پپوٹے کے اندر غلیظ اور سخت ہو جاتی ہے۔ اکثر باہر کی طرف ہوتی ہے۔
خاص علامت: مریض کو کھجانے میں لذت ملتی ہے۔
تجحر (پتھرا جانا): سوداوی فضلہ کی وجہ سے۔
قروح الجفن: پپوٹوں کے زخم۔

شیاف اصطفطیقان قروح الجفن مستعمل ہے۔

تسہج الاجفان: پپوٹوں کی بھر بھراہٹ۔

پڑبال:

مترادف: شعر زائد و شعر منقلب

شعر منقلب (مڑے ہوئے لوٹے ہوئے بال): وہ بال جو پپوٹوں کے کناروں پر پیدا ہو کر اندر کی طرف مڑ جاتے ہیں۔

شعر زائد: اس کی پیدائش پپوٹوں کے کناروں پر نہیں ہوتی ہے۔

خاص علامت:

انتشار اہداب (پلکوں کا گر جانا)۔

پلک کا کام سیاہی کی وجہ سے روشنی کو جذب کر کے معتدل بنانا۔

نسیج ندبی: زخم بھرنے والی ساخت۔

قمل الاجفان: پلکوں کی جوں۔

دمعہ:

مترادف: ڈھلکہ۔

آنکھیں پانی جیسی رطوبت سے ہمیشہ تر رہتی ہیں۔

لحم الماق: اندرونی گوشہ چشم کا گوشت جو سرخ نظر آتا ہے۔

عمل کشط: ناخونہ کو کاٹنا۔

بوالتین (آنسو کے قطرے): ایک بیماری جس میں تھوڑی تھوڑی دیر بعد آنسو کے چند قطرے ٹپک کر بند ہو جاتے ہیں۔

طبری کا قول: اسی وجہ سے اس کا نام بوالتین: پیشاب کے دو قطرے رکھا گیا ہے۔

تخیلات (خیالی شکلوں کا دکھائی دینا):

تخیلات سے مراد وہ چھوٹی اور غلط شکلیں ہیں جو مرض کی حالت میں آنکھوں کے سامنے دھائی دیتی ہیں۔

ستون نظر آنا: یہ اشارہ کرتا ہے کہ دماغ اور آلات بصر میں فاسد مواد کا امتلاء ہے۔

چنگاریاں دکھائی دینا: یہ اشارہ کرتا ہے کہ ضعف دماغ کے ساتھ شریان میں خون کا دباؤ زیادہ ہے۔
سفید چیزوں کا دکھائی دینا: یہ اشارہ کرتا ہے کہ معدہ یا نواحی چشم یا مقدم دماغ میں امتلاء ہے۔
بڑی چیزوں کا چھوٹا نظر آنا: یہ اشارہ کرتا ہے کہ عصب مجوفہ یا باصرہ کا دباؤ ہے۔
بڑا دکھائی دینا: قوت باصرہ اور بیرونی چیزوں کے درمیان پانی، بلور، شیشے جیسا غلیظ وشفاف جسم حائل ہوجاتا ہے۔
ایک کا چند نظر آنا: جلید یہ کی اگلی سطح ناہموار ہوکر کئی حصوں میں منقسم ہوجاتی جس سے چیزوں کا انعکاس متعدد مقامات ہوتا ہے۔
کھڑا آدمی دکھائی دینا: یہ اشارہ کرتا ہے کہ رطوبت بیضیہ کے اطراف مکدر ہیں۔
کسی شئی کا بلندی سے گرتی ہوئی دکھائی دینا: یہ اشارہ کرتا ہے کہ کوئی خلط وقتاً فوقتاً طبقات چشم پر گرتی رہتی ہے۔
تخیلات شاذہ: وہ خیالی شکلیں جو نادر طور پر ہوں۔
شنطایاں: چنگاریاں
قصر البصر (بینائی کی کوتاہی): نزدیک سے زیادہ دکھائی نہیں دینا۔ اس میں رطوبت جلید یہ تحدب اعتدال سے زیادہ ہوتا ہے۔
طول البصر (بینائی کی درازی): دور سے زیادہ دکھائی نہیں دینا۔ اس میں رطوبت جلید یہ تحدب اعتدال سے کم ہوتا ہے۔

MD MUSTAFA

چند اہم نکات

مطنجن: وہ غذا جو روغن میں بھونی جاتی ہے۔

مرض جہر: روزکوری۔

حافہ مسفنہ: دندانہ دار کنارا۔

محل التحدیق: بصر کا محوری نقطہ۔ تحدیق: گھورنا (ابن ہیثم)

ابن ہیثم: علم بصر کا سب سے بڑا ماہر۔

بتر: شریان کا کاٹنا۔

لزاق الصدغین: لزاق: چپکانا۔ (صدغین: کنپٹیاں)

درد سے قوتیں تحلیل اور عضو ضعیف ہوتا ہے۔

مارقشیشا: سونا مکھی۔

اقلیمیائے فضہ: چاندی کا میل۔

صغر البصر: خوردنظری۔

عظم البصر: کلاں نظری۔

یبروجین: جوہر لفاح، ایٹروپین۔

جرب الاجفان: ککرے۔

ثنیہ ہلالیہ: ہلالی چنٹ۔

حملاق: پپوٹوں کا اندرونی سطح۔

رہ سجتج: تانبہ سوختہ۔

ابرہ: وہ کپڑا جو استر کے اوپر ہوتا ہے۔

منارہ لوہے کا ایک آلہ جس کی شکل مڑے ہوئے تکلے کے مانند ہوتی ہے۔

باسلیقون: یونانی لفظ ہے جس کے معنی ''ملوکی'' (بادشاہی) کے ہیں۔

کرگس: گدھ

شیرزق: چمگادڑ کی مینگنی

دھنہ: ایک قسم کا پتھر

سنگ مسن: وہ پتھر جس پر چاقو وغیرہ تیز کرتے ہیں۔

شیاف دنیارجوں: شیاف اسود

وجہ تسمیہ: اس کا رنگ دینار (اشرفی) یعنی سونے سے مشابہ ہوتا ہے۔

مہت: وہ سلائی جو نزول الماء میں/ کے عمل کام آتی ہے۔ اس کا اگلا سرا مثلث ہوتا ہے۔

حجر الفلفل: وہ پتھر جو گول مرچ میں ملا کرتا ہے۔

پودینہ لطافت پیدا کرتا ہے اور مواد کو چھانٹتا ہے۔

گل فارسی : کا بدل گل ملتانی

فلکہ: وہ گول چپٹی شے جو چرخ میں تکلہ کے ساتھ لگی ہوتی ہے۔ ہندی میں ''دم کڑہ'' کہتے ہیں۔

طراز: ایک پھولدار کپڑا

اکسیرین: بعض لوگوں کے مطابق شفا بخش، بعض لوگوں کے مطابق نفع بخش جب کہ رازی کے مطابق نفوذ کرنا، پہنچا دینا، شفا بخشنا۔

سنج: سنکھ کا معرب ہو جو سیپ اور کوڑی کے مانند دریائی جانور کا خول ہے۔

شبوط: بام نامی مچھلی (کلنگ شبوط)

قطور: آنکھ میں ٹپکانے کی دوا

سعوط: سونگھنے کی دوا۔

جفت التنبیث: چمٹی۔

نسالہ: ایک ملائم روئیں دار کپڑا جو زخموں پر اکثر باندھا جاتا ہے۔

شفقہ العنکبوتیہ: عنکبوتیہ کو کاٹنے والا آلہ۔

علیق گلاب کے مانند ایک خاردار پودا۔

لحیۃ التیس برگد کی داڑھی یا اس جیسی کوئی اور دواء۔

شادنج مسور کی شکل کا ایک پتھر۔

کتاب حیلة البرء: جالینوس۔

کتاب کناش: اسکندر، ابن سرافیون، تیاذوق، احمد بن محمد طبری۔

غار: آس کے مانند ایک درخت۔

حصرمی: وہ پسی ہوئی توتیا جو کچے انگور کے پانی میں مدبر کی جاتی ہے۔ (حصرم میں پروردہ)

خون جب دماغ میں انصاب پاتا ہے تو سکتہ عارض ہوتا ہے۔(نفیس)

مخانق: قلب و دماغ۔

بڑھاپے میں رطوبت جلیدیہ کا تحدت گھٹ جاتا ہے۔

مصبغ لوہے کا ایک آلہ جس سے عروق اور جلد کاٹی جاتی ہے۔

وردہ: ایک نشتر جس کا سرا شرفی کے مانند ہوتا ہے۔

گوسالہ: بچھڑا۔

اطعمہ حریمہ: تیز و چرپری غذائیں۔

گرتیس: بکرا۔

بیخ انجدان: ہینگ کے درخت کی جڑ۔

فلعقہ: چمچہ نما آلہ۔

مطامیر (کھیتیاں): زمین کے وہ گڑھے جن میں غلہ ذخیرہ کیا جاتا ہے۔

قراد کلب (چچڑی): وہ جانور جو کتوں کے کان میں چمٹا رہتا ہے اور جب خوب پیتا ہے تو گر پڑتا ہے۔

کتاب اختیارات: حنین بن اسحاق

مویزج: حب الآس کے مانند ایک تخم جس کے اندر لیس دار رطوبت ہوتی ہے۔

حانذ: پلک کا کنار۔

عمل تشمیز: پپوٹہ کو کاٹتے ہیں اور اٹھاتے ہیں۔

دائرہ عظمیہ: جو چیز گیند کی طرح گول ہوتی ہے اس کا بیچ کا دائرہ سب دائروں سے بڑا ہوا کرتا ہے۔

امراض اذن

اذن کی تشریح:

کان کے تین حصے ہیں۔

کان کا پردہ: غشاء مفروش غشاء صماخی۔

کان کا پہلا حصہ: جس کو بیرونی حصہ کہتے ہیں۔ اس کے بنانے میں صدفۃ الاذن (کان کی سیپ)+ صماخ (کان کی نالی) شامل ہے۔

عرف محیط: سب سے بیرونی کنارا جو کری کے محیط میں واقع ہے جو اندر کی طرف مڑا ہوا اور اوپر کی طرف زیادہ نمایاں ہے۔

عرص متوسط: کان کے بیرونی کنارے کا نچلا والا حصہ جو اندر کی طرف ابھرا ہوا خط ہے۔

حفرہ زورقیہ: حفرہ: نشیب زورقیہ: کشتی، عرف محیط و متوسط کے درمیان جو جگہ پائی جاتی ہے۔

بروز مقدم (اگلی بلندی) وہ چھوٹا سا ابھار جو کان کے سوراخ کے سامنے ہوتا ہے۔ اس پر بال پائے جاتے ہیں۔

بروز مؤخر: (پچھلی بلندی): مرزہ۔

شحمۃ الاذن: کان کی لو۔

صماخ: (کان کا سوراخ): اس کی لمبائی جوانوں میں تقریباً سوا قیراط یعنی تقریباً دو انگشت ہوتی ہے۔

عظمی (کری والا حصہ) نصف قیراط لمبا اور ہڈی والا حصہ تقریباً پون قیراط۔

صماخ کی ساخت میں تین پرت ہوتے ہیں۔

کان کا درمیانی حصہ: جس کو طبلہ یا جوبہ کہتے ہیں۔ یہ ایک بے ڈول سا جوف ہے جو کنپٹی کی ہڈی تیسرے حصے (عظم حجری) کے اندر واقع ہے۔

کان کا یہ جوف جوبہ (ہوا) سے بھرا رہتا ہے جس کے اندر تین چھوٹی چھوٹی ہڈیاں ہوتی ہیں۔

نغنغہ (نغانغ): طبلہ سے ایک جوف نالی حلق کی طرف جاتی ہے جس کو نغانغ کہتے ہیں۔

جوبہ کی لمبائی پانچ خط چوڑائی ڈھائی خط اور اونچائی تین خط ہوتی ہے۔

ایک قیراط: (انچ) میں دس خط ہوتے ہیں۔

کوہ مستدیرہ، کوہ بیضہ: جوبہ اور اندرونی حصے کے درمیان کی کھڑکیاں۔

کان کی ہڈیاں:

1- عظم مطرقی (Maellus): مطرقی: ہتھوڑی :سب سے بڑی ہڈی۔

2- عظم سندانی (Incus): سندانی: اہرن یا ناسن۔

3- عظم رکابی (Stapas): نہایت خوبصورت اور سب سے چھوٹی اور نازک ہے۔

تیہ: بھول بھلیاں

حلزون وقوقعہ: پیچیدہ نالیوں میں سے ایک نالی جو گھونگھے کی طرح ڈھائی چکر کھائی ہوئی ہوتی ہے۔

حفرہ وداجیہ: ورید وداج کا نشیب

وجع الاذن (کان کا درد):

کثیرالوقوع سبب: قروح۔

نادرالوقوع سبب: ورم رطوبی یا تہبج۔

علاج: حار مواد کی صورت میں باسلیق اور امتلاء کی صورت میں قیفال کی فصد مفید ہے۔

بہراپن (اونچا سننا) طرش، وقر، صمم:

طرش: کم سننا (نیا بہراپن)۔

وقر: بالکل نہ سننا (پرانا بہراپن)۔

صمم: کان کے سوراخ کا بالکل نہ ہونا۔

طرش مولود: پیدائشی بہراپن۔ ایسا شخص لازمی طور پر گونگا بھی ہوتا ہے۔

نفیس: افیون کا ایک عرصہ تک استعمال کرنا جائز نہیں اس سے ثقل سماع عارض ہوجاتا ہے۔

طنین ودوی (کان کا بجنا):

طنین لغوی معنی: طشت کی کھنکھناہٹ۔

تعریف: وہ آواز جو انسان کے کانوں میں معلوم ہوتی ہے حالانکہ باہر اس کا کوئی وجود نہیں ہوتا۔

طنین اور دوی میں فرق:

طنین کی آواز: تیز اور باریک ہوتی ہے۔

دوی کی آواز: نرم اور بڑی ہوتی ہے۔

روغن خیری طنین ودوی میں مفید ہے۔

انفجار الدم من الاذن: کان سے خون کا بہنا۔

انکسار الاذن (کان کا ٹوٹنا): کان کے کری کا اس طرح ٹوٹ جانا کہ نمایاں ہو لیکن اصطلاح میں کری کو تفرق اتصال کو کسر نہیں مانتے ہیں۔

انقلاع الاذن: کان کا اکھڑ جانا۔

ورم اصل الاذن:

مترادف: کن پھیڑ، گلسوا، نکاف، غدہ نکف کا ورم۔

ورم اصل الاذن: عام طور پر دباؤ پھیلتا ہے۔

ورم اصل الاذن: عزندگی میں ایک ہی بار ہوتا ہے۔

ورم اصل الاذن: لڑکیوں کے بہ نسبت لڑکوں کو زیادہ ہوا کرتا ہے۔

بحران حسن: وہ بحران جس کے ساتھ اچھی علامتیں ہوں۔

اقسام: 1۔ بلغمی 2۔ دموی 3۔ صفراوی 4۔ سوداوی

گلسوا: میں بارد اور رادع ادویہ کا استعمال ممنوع ہے۔

عوارض: ورم خصیہ ورم خصیۃ الرحم اور ورم پستان کثیر الوقوع ہے۔

حکتہ الاذن: کان کی خارش۔

ہدب الاذن: کانوں کی نزاکت یعنی بڑی آوازوں کو برداشت نہ کرنا۔

قلاع الاذن: کانوں کا پکنا۔

قلاع الاذن: اکثر بچوں کو لاحق ہوتا ہے۔

چند اہم نکات

طلاء نرد: موجد حنین بن اسحاق۔

بوش: ایک غیر معروف نباتات کی پتیاں یا شیاف ہیں۔

راتینج: گوند صنوبر۔

علک الانباط: گوند کی ایک قسم (پستہ کا گوند).

دبق: ایک دانہ ہے جو چنے سے چھوٹا جس کے اندر لیسدار چپچپی رطوبت ہوتی ہے۔

ہوام: باہری کیڑا

دوالرمان: رمان کا پانی جس کا پکا کر غلیظ کر لیا گیا ہو۔

ادویہ تلطفہ: لطافت ورقت پیدا کرنے والی دوائیں۔ حند قوقی، برگ غار، مرزنجوش، پودینہ، برنجاسف، صعتر فارسی، بابونہ۔

حندقوقی: کا ہندی نام بسکھپرا ہے بعض لوگوں نے گدھا پورنا رکھا ہے۔

زراقہ: (پچکاری) ایک تنگ دستے کی نلکی۔

قلقطار: ہیرا کسیس۔

ادویہ مدملہ: زخم بھرنے والی دوائیں۔

قاثاطیر: سلائی۔

رطوبات طلیہ: (شبنم جیسی رطوبت) تمام بدن میں پھیلی ہوئی ہے اور اعضاء کے تغذیہ میں حصہ لیتی ہے یہ دراصل خون کا خلاصہ اور نچوڑ ہے۔

زراقہ: ایک قسم کا سانپ جس کی آنکھیں نیلی ہوتی ہیں۔ (زرقہ کے معنی پچکاری)

زراقہ: سانپ کے کاٹنے سے بدن کے سارے سوراخوں سے خون بہنے لگتا ہے۔

مشمش: خوبانی

امراض انف

ناک کی تشریح:

ناک کے دو حصے ہیں۔ 1۔ بیرونی حصہ　　　　2۔ اندرونی حصہ

منخرین (نتھنے): ناک کے دونوں سوراخ۔

قاسم الانف: دونوں نتھنوں کے درمیان کی دیوار۔

ارنبۃ الانف: ناک کا نوک دارا بھار۔

ارنبہ: خرگوش

تعداد ہڈیاں: دو ہیں۔

تعداد کریاں: پانچ ہیں۔

غضاریف سمسانیہ: سمسم: تل

امراض انف:

خشم: سونگھائی نہ دینا۔

بطلان شم: قوت شامہ کا معدوم ہوجانا۔

بواسیر الانف (ناک کی بواسیر):

تعریف: وہ حالت جس میں ناک کے اندر گوشت پیدا ہوجاتا ہے۔

علق (جونک) وہ حالت جس میں بڑھا ہوا گوشت ناک سے یا تالو سے باہر آتا ہے۔

بواسیر انف کا علاج: عمل خرم۔

عمل خرم: ریت کر کاٹ دینا۔

فساد شم (قوت شامہ کا بگاڑ):

قوت شامہ کا اصلی حالت سے پھر جانا اور اس کا پریشان ہوجانا ہے۔

فسادشم کی صورتیں:

1۔سب کا ایک ہی بو پانا۔

2۔ایک ہی شئی میں مختلف بوؤں کا احساس ہونا۔

3۔بعض کا محسوس ہونا اور بعض کا نہ ہونا۔

شیخ: جو شخص خوشبو پاتا ہو اور بدبو نہ پاتا ہو وہ ناک میں جند بیدستر (جیسی خوشبودار) سُڑکے۔

رازی: اس کے برعکس یعنی جسے بدبو نہ معلوم ہو اس کو مشک یا اس جیسی تیز خوشبودار اور جسے خوشبو نہ معلوم ہو اس کو جند بیدستر جیسی بدبودار چیزیں سنگھائیں۔

بثور انف: ناک کے دانے۔

نکسیر (رعاف):

تعریف: وہ مرض جس میں ناک کے ذریعے خون جاری ہوتا ہے۔

نکسیر کے لئے Littles area سب سے عام جگہ ہے۔

Littles area: Ant. ethmoidal artery، Sphenopalatine artery، Greater palatine artery، Post. ethmoidal artery، Septal branch of superior labial artery۔

علاج: بادروج: جنگلی تلسی + کافور مفید ہے نیز پودینہ کا پانی وگدھی کے لید کا نچوڑ بھی۔

موسم بہار یا گرما میں نکسیر آیا کرتی ہے اور ''بڑھاپے میں نکسیر کا آنا نہایت خطرناک ہے''۔

قروح الانف: ناک کے زخم۔

اقسام قروح انف: 1۔ مرطوب زخم 2۔ خشک زخم 3۔سڑے ہوئے زخم

بخر انف: ناک کی گندگی۔

شراب ریحان کے سڑکنے سے بدبو زائل ہو جاتی ہے ناک گندہ رطوبتوں سے دھل جاتی ہے۔

رض الانف: ناک کا کچلنا۔

عطاس (چھینک): ایک مفید حرکت کا نام ہے۔

جفافت الانف: ناک کی خشکی۔

حکتہ الانف: ناک کی خارش۔

چند اہم نکات

اشنان (اشنان الاقصارین): ہندی کٹول اس سے کپڑے دھوئے جاتے ہیں۔

توبال النحاس: تانبہ کا میل۔

قلقدیس: ہیرا کسیس، قلقطار۔

مجرد انبوبی: خولدار پٹی۔

بسفائج: ورم کثیر الارجل، ہندی کنگھالی

ایک جڑ ہے جس میں بہتر ے ریشے اور شاخیں ہوتی ہیں یہ لفظ بست پایہ کا معرب ہے۔

وجہ تسمیہ: اس کا یہ نام ماہی روبیاں سے تشبیہ دے کر رکھا گیا ہے۔

زوفائے رطب: وہ چکنائی اور چربی جو بھیڑ کے اون میں جمع ہوتی ہے۔

مارماہیج: بامیا کچیا مچھلی، دریائی مچھلی۔

کتان: ایک قسم کا باریک کپڑا جو کتاں یعنی السی کی ٹہنیوں کے ریشوں سے بنایا جاتا ہے۔

لاجورد: نیلے رنگ کا پتھر جس پر سنہرے یا سرخ رنگ کے نقطے ہوتے ہیں۔

کتاب کناش: ابن سرافیون

شیح اور نمام: پودینہ کی طرح خوشبودار نباتات ہیں۔

وحم: وہ مرض جس میں بری چیزوں کے کھانے کی خواہش ہوتی ہے۔ ایام حمل میں اکثر ہوجاتا ہے۔

سوء مزاج مستوی / سوء مزاج متفق: شیخ وہ مزاج جو عضو کے جوہر میں پیوست ہوکر اس کے اصل مزاج کو باطل کردیتا ہے اور اصل مزاج کی طرح قائم ہوجاتا ہے۔

اکال: گوشت کو کھا جانے والا، گلا دینے والا۔

طفشیل: ایک قسم کی غذا جو مسور کی دال کو سرکہ میں جوش دے کر تیار کی جاتی ہے۔

شبکیہ مشیمیہ: دماغی شریانوں کے جال کا نام ہے جو دماغ کے تلے پایا جاتا ہے۔

رائی کے جھاگ: رائی کو پانی میں جوش دینے سے نکلتے ہیں۔

درز مستقیم: سیدھی درز جو سر کے بیچ میں واقع ہو۔

آلہ مفتاح الرحم: رحم کے کھولنے کا آلہ۔

ادویۃ الجبر: کرسی کو جوڑنے والی دوائیں۔

کتاب الفصول/فصول بقراطیہ: بقراط۔

اخلاط حریفہ: تیز اخلاط۔

رطوبات لذاعہ: سوزش پیدا کرنے والی رطوبتیں۔

خربق ابیض: کٹکی سفید۔

سرطان: ایک قسم کا خبیث ورم ہے جس میں پھیلی ہوئی جڑیں ہوتی ہیں۔

مصفات: وہ مسامدار اور پولی ہڈی جو ناک کے غار میں سونگھنے والے دونوں پٹھوں کے نیچے رکھی ہوئی ہے۔

MD MUSTAFA

زبان، ہونٹ اور منہ کے امراض

زبان کی تشریح:

زبان مزوں کے چکھنے، بولنے، لقمہ کو الٹنے پلٹنے کی خدمت انجام دیتی ہے۔

قیداللسان (زبان کا بند): جھلی کی ایک چلسٹ جو زبان کی زیریں سطح پر ہوتی ہے۔

حلیمات مخندقہ: بڑی بلندیاں۔ زبان کی جڑ کے پاس اس ترتیب سے واقع ہیں کہ عربہ سات کا ہندسہ یا الٹا آٹھ کا ہندسہ (v) بن جاتا ہے۔

حلیمات مخندقہ کی تعداد: آٹھ دس۔

حلیمات فطریہ: درمیانی بلندیاں: زبان کی بالائی سطح یعنی پشت میں پائی جاتی ہیں۔

حلیمات خیطیہ: چھوٹی بلندیاں: زبان کی اگلی دو تہائیوں میں زیادہ ہوتی ہیں۔

زبان میں قوت ذائقہ کے دو اعصاب پھیلتے ہیں۔

ورم اللسان (ورم زبان):

اقسام: 1۔ دموی 2۔ صفراوی 3۔ بلغمی 4۔ سوداوی

بطلان ذوق (ذائقہ کا ختم ہو جانا):

سبب: اعصاب حسیہ کا مرطوب ہو جانا۔

فساد ذوق (ذائقہ کا بگڑ جانا):

سبب: نرم اعصاب میں رطوبت کا آجانا۔

ثقل اللسان و تغیر الکلام: ثقل زبان اور تغیر کلام۔

ثقل زبان: زبان میں لکنت پائی جاتی ہے۔

تمتمہ: زبان میں لکنت پیدا ہو جاتی ہے اور اکثر اس کے الفاظ میں تے تے تے نکلتے ہیں۔

عظم اللسان (زبان کا بڑھ جانا):

مترادف: اذلاع اللسان (زبان کا باہر لٹکنا)۔

تعریف: اس سے مراد زبان کا اس قدر بڑھ جاتا ہے جو منہ کے اندر نہ سمائے۔

سبب: وہ عارضی رطوبتیں جو دماغ سے گر کر زبان میں پیوست ہو جاتی ہیں۔

عظم لسان: دراصل تہیج و ترہل کی جنس سے ہے نہ کہ ورم کی جنس سے۔

عظم لسان خلقی: نہ ہی تہیج کی جنس سے ہے نہ ہی ورم کی جنس سے۔

علاج: رخبین (دھی کا ترش پانی) اور مصل۔

ضفدع (مینڈک):

تعریف: زبان کے نیچے ایک سخت گلٹی ہے جس کا رنگ سطح زبان کے رنگ سے اور اس کی رگوں کے رنگ سے مل کر مینڈک سے مشابہ ہوتا ہے۔ بعض کے مطابق اس کی شکل مینڈک کے سر سے مشابہ ہوتی ہے۔ یہ گلٹی جب بڑھ جاتی ہے تو بات کرنا محال ہوتا ہے۔

علاج: قیفال کی فصد۔

شقاق اللسان: زبان کا پھٹنا۔

حرقة اللسان: زبان کی جلن۔

حكة اللسان: زبان کی خارش۔

تقشر اللسان: زبان سے چھلکے اترنا۔

بثور الفم: منہ کے چھالے

قلاع (منہ آنا):

ایک متعدی مرض ہے۔ وہ قرحہ یا زخم ہے جو منہ اور زبان کی جھلی کے بیرونی طبقہ میں پیدا ہو جاتا ہے اور اس قدر پھیلتا ہے کہ سارے منہ کو گھیر لیتا ہے۔

اقسام: 1۔ دموی 2۔ رطوبی 3۔ سوداوی

علاج قلاع دموی: قیفال یا چہار رگ کا فصد۔

سبب قلاع رطوبی: بلغم شور۔

قلاع سوداوی: تمام قسموں میں سب سے ردی و بدتر ہے۔

قلاع: عموماً فعل ہضم کی خرابی سے پیدا ہوتا ہے۔

کلہ دبابہ: وہ زخم جو اندر و گہرے ہوتے ہیں ان کا نام جالینوس قروح خبیثہ رکھتا ہے اور اکثر کے نزدیک آکلہ دبابہ ہے۔

آکلۃ الفم (منہ کا آکلہ): تھوڑے عرصہ میں منہ کے بہت سے مقامات میں دوڑ جاتا ہے۔

فلدفیون: اکلۃ الفم میں مفید ہے۔

لعاب دھن (تھوک):

مترادف: ریق۔

تعریف: لعاب دھن وہ رطوبت ہے جو منہ کی مخصوص گلٹیوں سے پیدا ہوتی ہے۔

تعداد غدہ لعاب دہن: ہر طرف تین ہیں۔

غدہ اصل الاذن (کان کی لو کی گلٹی):

مترادف: غدہ نکف سے بڑی گلٹی۔

وزن: ڈیڑھ سے ڈھائی تولہ

غدہ تحت الفک (زیریں جبڑے کے نیچے کی گلٹی):

مترادف: مولد اللعاب اور اصل اللسان۔

وزن: 8-7 رگرام۔

غدہ تحت اللسان (زبان کے نیچے کی گلٹی):

یہ سب سے چھوٹی گلٹی ہے۔

وزن: 4-3 رگرام۔

بخر الفم (گندگی دہن):

تعریف: منہ سے بدبو آتی ہے مریض بے خبر ہوتا ہے۔

سبب: مسوڑھوں کا فساد و تعفن۔

علاج: حب مشک منہ میں رکھنا۔

ورم حنک: تالو کا ورم۔

بیاض الشفہ و تشققہا و تقشرھا: ہونٹ کا سفید ہو جانا، پھٹنا اور ان سے چھلکے اترنا۔

بیاض الشفه کا سبب: وہ فساد خون جو رطوبت کی وجہ سے ہو۔

اختلاج شفتہ: ہونٹ کا پھڑ کنا۔

تقلص شفتہ: ہونٹ کا سکڑ جانا۔

بواسیر شفتہ: ہونٹ کی بواسیر۔ نچلے ہونٹ میں چھوٹے سے انگور کے برابر نیلے رنگ کی زیادتی جس سے ہونٹ باہر کی طرف لوٹ جاتا ہے۔

سبب: محترق دم۔

ورم شفتین: ہونٹوں کا ورم۔

MD MUSTAFA

چند اہم نکات

ریباس: ایک درخت ہے جس کی جڑ کو ریوند کہتے ہیں۔

زردآلو: خوبانی۔

راس مسفط: چپٹے سر۔

فرصاد: سرخ توت کو کہتے ہیں۔

مترادف: شاہی توت اور شاہ توت۔

صیدنہ۔کتاب الادویہ: بیہقی۔ابوریحان البیرونی

مصل: وہ دہی جو جوش دے کر گاڑھا کر لیا گیا ہو پھر نمک ڈال کر دھوپ دکھائی گئی ہو۔خشک و نہایت درجہ ترش ہو گیا ہو۔

نکہت: بوئے دہن۔

حنک: تالو منہ کی چھت کا نام ہے جو دو حصوں سے مرکب ہے۔

1۔ حنک صلب 2۔ حنک لین

کوا (لہاۃ): تالو کے زیریں کنارے کے وسط میں ایک مخروطی شکل کا ابھار ہے۔

غلصمہ: وہ محرابیں جو کوا کے دونوں جانب نیچے اترتی ہیں۔تعداد: دونوں جانب دو دو ہیں۔

فطر: کھمبی۔

شفت (ہونٹ): گوشت کی دو چنٹیں ہیں جو منہ کو گھیرے ہوتے ہیں۔

قید (بند): ایک چنٹ جس کے ذریعہ دونوں لب ملتے ہیں۔

قوت مغیرہ: قوت غاذیہ کی وہ قسم ہے جو غذا میں تغیرات و استحالات پیدا کر کے اس کو عضو کے مانند کر دیتی ہے۔

دانت اور مسوڑھوں کے امراض

اسنان کی تشریح:

اسنان (دندان): دوطرح کے ہوتے ہیں۔

1۔دودھ کے دانت: بچپن میں پیدا ہوکر گر جاتے ہیں۔ان کی تعداد20/ہوتی ہے۔

2۔اسنان دوائمہ: یہ ہمیشہ قائم رہتے ہیں۔اوران کی تعداد32/ہوتی ہے۔

ثنایا ورباعیات: اگلے چاردانت۔

اضراس: داڑھیں۔

طواحین: پیسنے والے۔

لب سنی: دانت کا مغز۔

ناب (کیلہ): رباعیات کے پہلو میں ہرطرف ایک ایک دانت ہوتے ہیں۔

وجع الاسنان (دانت کا درد):

اطباء متقدمین: دانتوں میں حس نہیں ہے۔

جالینوس، شیخ، ثابت بن قرہ و متاخرین: دانتوں میں حس ہے، وہ اعضاء حساسہ کی طرح بے حس ہوجاتے ہیں۔

سن متاکل شقوب: کھائے اور سڑے دانت جس میں سوراخ پیدا ہوجاتا ہے۔

ضرس: دانت کھٹے ہونا۔

حفر وتغیر لون الاسنان: دانتوں پر میل کا جمنا اور رنگ کا بدل جانا۔

حفر وقلع: دانت کا وہ میل جو مٹی کے ٹھیکریوں کے مانند ہوتا ہے۔قلح بھی کہتے ہیں۔رنگ سیاہ، سبز یا زرد۔

تحرک اسنان وسقوط اسنان: دانتوں کا ہلنا اور گرنا۔

صریر الاسنان: دانتوں کا بجنا۔

تزید سن: دانتوں کا بڑھ جانا

حکۃ الاسنان: دانتوں کی خارش۔

تسہیل بنات الاسنان: آسانی سے دانت اگانا۔

صریر الاسنان: بچوں میں ہوتا ہے بالغ اور جوان ہونے پر زائل ہوجاتا ہے۔

ذہاب ماء الاسنان: دانتوں کی آب کا جاتے رہنا۔ یہ درد اسنان کا مقدمہ ہے۔

ورم لثہ: مسوڑھوں کا ورم۔

لثہ دامیہ: مسوڑھوں سے خون کا بہنا۔

قروح اللثہ و نواصیر لثہ: مسوڑھوں کے زخم و ناسور۔

نقصان اللثہ و استرخاءھا: مسوڑھوں کا گھٹ جانا اور ڈھیلا پڑ جانا

اللحم الزائد فی اللثہ: مسوڑھوں کا بڑھ جانا۔

MD MUSTAFA

چند اہم نکات

ارحاء: چکیاں۔

چہار رگ: چار رگیں ہونٹوں میں دو اوپر اور دو نیچے ہیں۔

وردہ: ایک خاص نشتر جس کا سرا گول ہوتا ہے۔

مغرفہ: چھوٹا سا کفچہ یا چمچہ۔

نمک اور شوربہ کو ترشی سے عداوت ہے یہی وجہ ہے کہ جب سرکہ کے ساتھ نمک ملایا جاتا ہے تو سرکہ کی ترشی ٹوٹ جاتی ہے۔

طلقیہ: طلق کی طرف منسوب ہے۔

طلق: ابرک۔

اندرائن: حنظل: بڑی قوت کے ساتھ مادہ کو جذب کرتا ہے۔ غلیظ بلغم اور کالے پت کا محلل و مقطع ہے۔

اندرائن کا تخم سخت زہر ہے۔

اندرائن کا مہلک مقدار: ایک دانگ (4 رتی)۔

اندرائن: دانہ ابوجہل۔

اندرائن: داءالفیل کی خاص دوا ہے۔

اواری: آویہ وہ سوراخ جس میں دانت گڑا رہتا ہے۔

غذا سماقیہ: سماق والی غذا۔

غذا رمانیہ: انار والی غذا۔

سقمونیا: غلیظ بلغم و سیاہ مرارہ کو خارج کرتا ہے۔ اندرائن (صفرا محیہ)

کبوتر کے بچے کا گوشت: کثیر التغذ یہ ردی الکیموس۔

کبوتر کے بچے کا گوشت: غذائے لطیف کثیر التغذ یہ ردی الکیموس (امور طبعیہ)۔

سلاقات: جوشاندہ۔

سوری ناج سرخ: سرخ پھٹکری یا طریخ نامی مچھلی کی راکھ۔

طریخ: ایک چھوٹی سی ایک بالشت کے برابر مچھلی ہے۔ جس کا شکار دریائے رخلاط یا رخلاط کے قریب ارجلیس کے قریب ملک آرمینیہ میں کیا جاتا ہے۔

طریخ کا مزاج: حار یابس اول۔

طریخ کا فعل: خشکی پیدا کرتا ہے۔

MD MUSTAFA

امراض حلق ولہات

حلق ولہاۃ کی تشریح:

حلق: وہ مشترک خلاء جو غذا کے راستے یعنی مری اور ہوا کے راستے یعنی حنجرہ کے مابین منہ مری اور قصبہ کو یہ کے قریب واقع ہے۔

لمبائی: ساڑھے چار قیراط (7-6/انگشت)۔

حلق کے سوراخ: سات ہوتے ہیں۔

بزرج حلق: وہ سوراخ جو منہ اور حلق کے درمیان ہے۔

لوزتین: دو عصبی گوشت (سفید لحمی غدو) ہیں جو حلق کے دونوں طرف زبان کی جڑ کے پاس اوپر کو ابھرے ہوئے ہوتے ہیں۔

وجہ تسمیہ: لوزہ: بادام۔ کیوں کہ یہ بادام کی شکل کے مشابہ ہوتی ہے۔

لوزتین کی لمبائی: نصف قیراط۔

حنجرہ کی کریاں: ۴+۲+۳ =۹/ ہیں۔

بڑی کریاں: 1۔ غضروف ورقی (ترسی) 2۔ غضروف الاسمی (حلقی) 3۔ غضروف بکی

دو اوسط درجہ کریاں: دونوں غضروف طرجہالی۔

چار چھوٹی کریاں: دو قرین الحنجرہ اور دو غضروف وتدی۔

غضروف ورقی /ترسی: سب سے بڑی کری ہے۔ ورق: ڈھال، ترس: ڈھال سے تشبیہہ دی گئی ہے۔

نشوء الحلقوم: ایک ابھار ہے جو غضروف ورقی کے اتصال سے سامنے پیدا ہوتا ہے۔ (کنٹھ کا ابھار)

آواز کی ڈوریاں: وہ رباطات یا بند جو غضروف طرجہالی اور ترسی کے مابین واقع ہے۔

تعداد: 4/ ہیں۔ دو اوپر جھوٹی اور دو نیچے سچی کہلاتی ہیں۔

لسان المزمار: سچی ڈوری کو کہتے ہیں۔

لسان المزمار: باجہ کا وہ حصہ جہاں آواز بنتی ہے۔(مزمار: باجہ)

فستحته المزمار (باجہ کا دہانہ): دونوں سچی ڈوریوں کے مابین پایا جانے والا سوراخ۔

قصبة الريه (حلقوم): یہ ہوا کی نالی کا وہ حصہ جو حنجرہ کے نیچے واقع ہے۔C5۔T3 کے مقابل دو شاخوں میں منقسم ہے۔

قصبة الريه کا دایاں شعبہ 1/ قیراط لمبا زیادہ چوڑا، بایاں شعبہ 2/ قیراط دائیں سے بڑا اور تنگ ہے۔

قصبة الريه کے کریوں کی تعداد: نامکمل گول گول سولہ سے بیس تک۔

لمبائی: مردوں میں 12/ انچ اور عورتوں میں 10/ انچ۔

مری کی لمبائی: حلق چھوڑ کر 9/ قیراط۔(بارہ تیرہ انگشت)

حنجرہ کے عضلات: ۸/ ہیں۔ ۸/ جوڑے۔کل سولہ ہیں۔

ورم لہاۃ:

وجع لہاۃ سے مراد ورم لہاۃ ہے۔

اقسام: 1۔ بلغمی 2۔ سوداوی 3۔ صفراوی 4۔ دموی

ورم عمودی یا اسطوانی: وہ ورم لہاۃ جو اس کے جمیع اجزاء میں لمبا سا ہوتا ہے۔

ورم عنبی: وہ ورم لہاۃ جو اس کے نچلے سرے میں گول سا ہوتا ہے۔

قطع لہات: سے آواز پر فرق پڑتا ہے۔

سقوط اللہاۃ: کوے کا لٹک جانا۔

سقوط اللہاۃ کی وجہ سے کھانسی اٹھا کرتی ہے۔

خناق وذبحہ:

بعض لوگ: خناق وہ ورم جو حنجرہ کے بیرونی عضلات یا قصبہ ریہ کے اندر یا مری کے اندر یا باہر پیدا ہوتا ہے۔

صاحب کامل: ذبحہ لوزتین کے گرم ورم کو کہتے ہیں۔

بعض لوگ: خناق حنجرہ کے بیرونی عضلات کے ورم کو اور ذبحہ حلق و مری کے عضلات کو ورم کو کہتے ہیں۔ اور اندرونی عضلات کے ورم کو خناق کلبی کہتے ہیں۔ (صاحب تقویم)

بعض لوگ: ذبحہ وہ مخصوص ورم جو کسی ایسے مقام میں پیدا ہوتا ہے جو کہ نہ منہ کے کسی حصے میں اور نہ باہر سے ورم نمودار ہوتا ہے۔ (ابن ابی صادق)

شیخ و ابوالفرج: خناق و ذبحہ میں کوئی فرق نہیں ہے۔

ذبحہ کا سبب: گرم غلیظ فاسد خون۔

اختناق (گلا گھٹنا):

اختناق کے معنی: پھیپھڑے اور قلب تک ہوا کا جانا محال یا دشوار ہو جائے۔

اقسام اختناق: 1۔ بلغمی 2۔ صفراوی 3۔دموی 4۔سوداوی

اختناق سوداوی: قسم نادر الوقوع ہے۔

خناق کلبی:

وجہ تسمیہ: طبری کے مطابق یہ مرض کتوں کو کثیر الوقوع ہے اس لئے یہ نام رکھا گیا ہے۔

تعریف: وہ ورم جو حنجرہ کے اندر ہو۔ مریض کتوں کی طرح منہ کھول کر زبان باہر نکالے رہتا ہے۔

خناق:

مترادف: خناق، خنق وبائی۔

تعریف: ایک شدید متعدی مرض ہے جس میں تالو حلق حنجرہ اور جون انف کے اندر رطوبت لیفی کے ترشح سے ایک فاسد جھلی پیدا ہو جاتی ہے جو مقام ماؤف کے سطحی طبقات سے پیوستہ ہوتی ہے اور غدد متورم ہو جاتے ہیں۔

عمر: اس مرض میں 2۔5 / سال تک کے بچے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔

غشاء کاذب: ساتویں آٹھویں روز بالکل صاف ہو جاتی ہے۔

خناق وبائی کے موت کی شرح: 4-3 / فیصد۔

خناق غشائی مدت حضانت: 24 / گھنٹہ سے 5 / دن۔

توت کو اورام حلق و خناق کے ساتھ خصوصیت حاصل ہے۔

ورم لوزتین:

مترادف: ذبحہ لوزیہ۔

تعریف: لوزتین اور حلق کے وہ خارجی عضلات جو منہ اور زبان کے قرب ہیں متورم ہوجاتے ہیں۔

ورم لوزتین اور خناق وبائی میں فرق:

ورم ورزتین: جھلی زرد مائل خاکستری رنگ پورے پر پھیلی نہیں ہوتی ہے۔ نبض ممتلی وسریع۔

خناق وبائی: زرد خاکستری پورے لوزتین پر پھیلی وچمٹی ہوتی ہے۔ نبض ضعیف۔

ورم حلق:

تعریف: وہ حالت جس میں حلق اور ناک کی غشاء مخاطی متورم ہوکر سرخ ہوجاتی ہے۔

اقسام: 1- حاد 2- مزمن

انجام: سات سے چودہ پندرہ روز میں عموماً مریض صحت یاب ہوجاتا ہے۔

ورم حنجرہ:

تعریف: حنجرہ کی غشاء مخاطی سرخ متورم غیر شفاف نرم وڈھیلی اور کہیں کہیں سے چھلی ہوئی ہوتی ہے۔

اقسام: 1- حاد 2- مزمن

اقسام ورم حنجرہ حاد: 1- نزلی حاد 2- تہیجی 3- غشائی

ورم حنجرہ تہیجی: عموماً شفاخانوں میں معالج اور تیمارداروں کو ہوا کرتا ہے۔

ورم حنجرہ غشائی: کو خناق یا خناق غشائی بھی کہتے ہیں۔

ورم حنجرہ نزلی کی صورت میں مقیات اکثر نافع ہے۔

بثور حلق: حلق کے دانے۔

تشنبت العلق والشوق فی الحلق: جونک اور کانٹے کا حلق میں پھنسنا۔

انطباق مری (مری کا بند ہوجانا): عضلات مری مفلوج ہوجاتے ہیں۔

انطباق مری اور سرطان مری میں فرق:

انطباق مری: میں پانی جیسی رقیق وسیال چیزوں کا نگلنا دشوار اور ناممکن ہوتا ہے۔ جب کہ بھاری لقمہ نگلنے میں کوئی دشواری نہیں ہوتی ہے۔

سرطان مری: میں بھاری لقمہ نگلنا دشوار اور ناممکن ہوتا ہے۔ جب کہ پانی جیسی رقیق و سیال چیزوں کو نگلنے میں کوئی دشواری نہیں ہوتی ہے۔

حکاک مری: مری کی خارش۔

اختلاج و ارتعاش قصبہ: قصبہ ریہ کا پھڑکنا و کانپنا۔

بحت الصوت: آواز کا بیٹھ جانا۔

عسر بلع: نگلنے کی دشواری۔

قروح مری: مری کے زخم۔

MD MUSTAFA

چند اہم نکات

آلہ ماسکۃ اللہاۃ: کوے کی گرفت کا آلہ۔

کتاب ابیذیمیا: بقراط۔

میل نہاں: یہ ایک سلائی ہے جس کا سر انشتر کے سرے کی طرح تیز ہوتا ہے۔

طبری کا قول ہے کہ: حنجرہ حلقوم، مری اور وہ عضلات جو مری کے متعلق ہیں یہ سب چیزیں حلق میں داخل ہیں۔

رق: ایک قسم کا باریک چمڑا جس پر لکھا جاتا ہے۔

رق مقیہ: قطران لگایا ہوا چمڑا

قیر: قطران (تارکول): وہ سیاہ سرخی مائل تیل جو زمین سے گرم پانی کے ساتھ چشموں سے نکلتا ہے۔

مری کے لیفیات کو عضلہ کہا ہے۔ (جالینوس: مری کے ریشے: عضلہ)

وجور: دواء مسفوف کو نلکی میں رکھ کر پھونکنا۔

آلہ زنبور (کلبتین): آلہ گرفت۔

جونک مارنے کی دوا: ایرسا+ سرکہ، نمک (طبری)۔ یا ایرسا جو سرکہ یا نمک کے ساتھ پسی ہوئی ہو۔

عظم شجی: اتفاقاً مہرے کا کوئی حصہ جدا ہو کر اور حلق کی دیوار پر دباؤ ڈال کر اس کی فضا کو تنگ کر دیتا ہے تو عظم شجی کہتے ہیں۔

عظم شجی و شجا: وہ ہڈی جو حلق میں چبھ جائے اور نگلنا دشوار کر دے۔

پھیپھڑے وسینہ کے امراض

سینہ وپھیپھڑے کی تشریح:

ابو سہل مسیحی: پیٹ کی ساری تجاویف دوحصوں میں منقسم ہے ایک اوپر والا حصہ ''جوف صدر'' جوپھیپھڑے اور دل کومحیط ہے اور دوسرا نیچے والا حصہ ''جوف بطن'' جوغذا کے اعضاء کوگھیرے ہوئے ہے اوران دونوں جوفوں کے درمیان حجاب حاجز حائل ہے۔

غشاء الصدر: جوف صدر کے اندر جوجھلی استر کرتی ہے اس کو کہتے ہیں۔

غشاء الریہ: وہ جھلی جوپھیپھڑے پر استر کرتی ہے۔

غشاء الاضلاع: وہ جھلی جوپسلیوں کے اندرونی سطح پر استر کرتا ہے۔

پھیپھڑے: دو ہوتے ہیں۔

پھیپھڑا: 5/ جوہروں سے مرکب ہے۔

دایاں پھیپھڑا تین اور بایاں دوحصوں میں منقسم ہے۔(مسیحی)

وزن: دایاں پھیپھڑا مردوں میں بائیس اوقیہ اورعوتوں میں بیس اوقیہ۔(بڑا)

بایاں پھیپھڑا مردوں میں پچاس تولہ اورعورتوں میں پینتالیس تولہ۔(چھوٹا)

Barrel Chest: نفخۃ الریہ میں پایا جاتا ہے۔

Alar Chest: دق ریوی کے آخری درجہ میں پایا جاتا ہے۔

Pigeon Chest: مرض کساح میں پایا جاتا ہے۔

عدم تنفس: اس وقت کہیں گے جب 10/ سکینڈ یا اس زیادہ تک عمل تنفس نہ پائی جائے۔

سعال: امراض تنفس میں سب سے زیادہ پائی جانے والی ایک علامت ہے۔

Ominous sign: بطوء قلب کے ساتھ سینہ کا ساکن ہونا۔

Ominous sign: بعض اوقات دمہ یا ربو میں پایا جاتا ہے۔

دمہ

مترادف: ربو، بہر، ضیق النفس، انتصاب النفس۔

تعریف: وہ بیماری جس میں انسان باوجود سکون کے بار بار سانس لینے پر مجبور رہتا ہے۔

شیخ: مرگی و تشنج کے دوروں کی طرح اس کے شدید دورے ہوتے ہیں۔

بعض لوگ: وہ مرض جس میں دوروں کے ساتھ تنگی نفس کے یکایک حملے ہوتے ہیں جو کچھ عرصہ بعد زائل ہوجاتے ہیں۔ اور کچھ مدت بعد اسی طرح پھر دورے آتے ہیں۔

ربو شرکی / عرضی: جب دوسرے اعضاء کے امراض کی شرکت کی وجہ سے ہو۔

ربو مرضی: جب تنہا ہوتا ہے۔

ربو نزلی: لہثین (زبان کا نکالنا)۔

سبب: سمرقندی: ورم دموی مع بلغم۔

بعض لوگ: عروق خشنہ کے امتلاء کو 'ربو' اور شرائین کے امتلاء کو 'بہر' کہتے ہیں۔

دمہ ادھیڑ عمر کے لوگوں میں زیادہ عام ہے۔

دمہ کی باری علی العموم رات کے پچھلے حصے سے شروع ہوتی ہے۔

مدت دورہ: 3-36 / گھنٹے تک رہتا ہے۔

بہر قلبی: قلب میں امتلاء کی وجہ جب انتصاب النفس عارض ہوتا ہے تو اس کو بہر قلبی کہتے ہیں۔

بہر قلبی: میں تنفس عظیم، متواتر اور نبض عظیم ہوتی ہے۔

بہر قلبی: میں رگ باسلیق کی فصد کھولیں۔

نفس مضاعف (دوہرا سانس): سانس درمیان میں ٹوٹ جاتا ہے جس سے ہوا کا داخل ہونا دو مرتبہ ہوتا ہے۔

انتصاب النفس:

مترادف: نفس مستقیم۔

وجہ تسمیہ: انتصاب النفس معنی سانس کا کھڑا ہونا کیوں کہ مریض کھڑا ہوجاتا ہے، اسی مشابہت پر رکھا گیا ہے۔

تعریف: وہ مرض جس میں انسان اس وقت تک سانس نہیں لیتا ہے/ لے سکتا جب تک کہ وہ سیدھا کھڑا نہ ہو اور گردن اوپر کی طرف نہ کھینچے۔

سعال: کھانسی۔

تعریف: سعال سینہ اور پھیپھڑے کی ایک حرکت ہے جس سے طبیعت پھیپھڑے کی اور ان کے متصل و مشارک اعضا کی اذیات دفع کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

سعالی شرکی: سعال کا دوسرے اعضاء کی شرکت سے پیدا ہونا۔

سعالی مرضی: سعال کا سبب پھیپھڑے و عروق خشنہ کا ہونا۔

علاج سعال امتلائی: فصد باسلیق۔

علاج سعال (سوءمزاج بارد): معجون قلی۔

ورم شعب (نزلہ حار):

تعریف: وہ ورم حار جو قصبہ ریہ کی شاخوں میں ہوتا ہے خواہ وہ بڑی میں یا چھوٹی شاخوں میں ہو۔

مفید مرکبات: لعوق خشخاش، شربت اعجاز، دیاقوزہ، لعوق شمعون۔

نفث الدم (خون تھوکنا):

تعریف: منہ سے خون کے خارج ہونے کا نام نفث الدم ہے خواہ وہ خون کہیں کا ہو۔

وہ امراض جن سے نفث الدم کی استعداد بڑھ جاتی ہے: قلب کے کواڑیوں کے امراض، احتباس طمث، سل و آتشک، انورسما، بعض دماغی امراض امتلائیہ، نفث الدم میں دموی مزاج کے لوگ زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔

ذات الریہ (Pneumonia):

مترادف: ریائی و تخاب۔

تعریف: پھیپھڑوں کا گرم ورم جو مواد حارہ سے پیدا ہوتا ہے۔

اقسام: 1۔ حاد i) ذات الریہ فصی ii) ذات الریہ فصیصی

2۔ مزمن

عمر: ذات الریہ ۶ رسال کی عمر تک زیادہ عام ہے۔

بک متعدی مرض ہے جس کا مادہ تعدیہ بذریعہ تنفس آدمی تک پہنچتا ہے۔

ات الریہ:Right middle lobe میں ہوتا ہے۔

.ات الریہ فصی: ابتداء میں نبض قوی اور ممتلی ، بعد میں دقیق اور ضعیف۔ اس میں تمام پھیپھڑا یا اس کا کوئی بڑا لوتھڑا مبتلا ہوجاتا ہے۔ ادھیڑ عمر کے لوگوں میں کثیر الوقوع ہے۔ سب سے بڑا سبب سردی کا لگنا۔

خصوصی علامات: ارتعاش صوتی ورنانیت صوتی بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔

درجات: تین ہیں۔ 1۔ درجہ امتلائیہ 2۔ درجہ تکبد احمراری 3۔ درجہ تکبد اغبراری

ذات الریہ فصیصی: اس میں دونوں پھیپھڑے مبتلا ہوتے ہیں۔ عموماً بچوں میں خسرہ، چیچک، شہیقہ کے بعد ہوا کرتا ہے۔ نبض ضعیف، سریع، غیر منظم۔

انجام: سقوط تنفس وسقوط قلب سے موت واقع ہوجاتی ہے۔

ڈبہ اطفال:

بچوں کے ذات الریہ کو اردو میں ''ڈبہ و پسلی چلنا'' کہتے ہیں۔

وجہ تسمیہ: ہر سانس میں پسلیوں کے گڑھا بن جاتا ہے اسی وجہ سے یہ نام رکھا گیا ہے۔

عمر: زیادہ تر ۲ رسال کے بچوں میں عارض ہوا کرتا ہے۔

علاج: حب عصارہ۔

پھیپھڑے کا تہج: بعض اوقات پھیپھڑوں میں ڈھیلا ورم پیدا ہوجاتا ہے۔

پھیپھڑے کا تحجر: بعض اوقات پھیپھڑوں میں سخت ورم پیدا ہوجاتا ہے۔

شہیقہ (Whooping Cough):

مترادف: کالی کھانسی۔

شہیقہ: کھانسی کی ایک متعدی وبائی قسم ہے جو زیادہ تر بچوں کو لاحق ہوتی ہے۔

شہیقہ: خصوصاً بچیوں میں عام ہے۔

شہیقہ: دورے رات کے وقت، 24 گھنٹے میں اس کے ۵ ریا ۶ رمرتبہ پڑتے ہیں۔

خصوصی علامت: ہفتہ عشرہ تک زکام رہنے کے بعد شدید نوبتی کھانسی کی شکایت ہوجاتی ہے۔

مخصوص ادویہ: حب لبان (حب کندر)، سفوف کاکڑا سینگی، دواء المسک۔

سل (Phthisis):

معنی: لاغری یا سل: ننگے ہونے کے ہیں۔

وجہ تسمیہ: لازم پر موسوم ہے کیوں کہ اس مرض میں لاغری لازم ہے۔

تعریف: سل پھیپھڑوں کا قرحہ یعنی زخم ہے۔

قرشی: چوں کہ اس مرض میں اکثر اوقات دقی بخار اس زخم میں لازم ہوتا ہے اس لئے قرشی نے ''پھیپھڑے کے زخم و دق کے مجموعہ کو ''سل'' کہا ہے۔

شیخ: سل کو ایسے مرض کے لئے استعمال کرتا ہے جس میں بخار نہیں ہوتا۔

عام لوگ: سل اس ریم کو کہتے ہیں جو پھیپھڑوں اور سینہ میں جمع ہو جاتی ہے۔

سل میں: عموماً بائیں پھیپھڑے کی چھوٹی (زاویہ) ماؤف ہوتی ہے۔ (Apox of the Left Lung)۔

علامت: رخساروں میں سرخی، نبض لین و سریع کے مسوڑھوں پر سرخ لکیریں دکھائی دیتی ہیں۔

حمرت دقیہ: وہ سرخی جو پھیپھڑوں کے ورم میں ہو رخسار پر ہوتی ہے۔

مخصوص ادویہ: نسخہ غری السمک و دواء کبریت، شیخ کے مطابق گلقند کی کثرت۔

نفث المدہ: پیپ تھوکنا۔

قیح الصدر: سینہ کی پیپ۔ اکثر ذات الجنب مزمن کے بعد ہوا کرتا ہے۔

المدۃ المحتقنۃ فی الصدر: وہ پیپ جو جوف صدر میں جمع ہوتی ہے۔

ذات الجنب (Pleurisy):

مترادف: ذات الجنب خالص و صحیح، شوصہ صحیحہ۔

ذات الجنب خالص یا حقیقی وہ ورم جو اس جھلی میں ہوتا ہے جو پسلیوں کے اندر اور حجاب حاجز کی بالائی سطح پر استر کرتی ہے۔

علامات: حمی لازمہ، وجع ناخس، نبض غشاری۔

علامات مخصوصہ: ارتعاش ورنافیت صوتی کا طبعی سے کم، صوت الاحتکاک پائی جاتی ہے۔

اقسام ذات الجنب بلحاظ مادہ: دموی بلغمی صفراوی سوداوی۔

ذات الجنب غیر خالص: وہ ورم جو پسلیوں کے درمیان کے عضلات میں یا اس جھلی میں جو جھلی پسلیوں کو باہر سے استر کرتی ہے۔

مترادف: ذات الجنب مغالط، ذات الجنب غیر صحیح، غیر خالص (مغالط)۔

ذات الجنب صفراوی: نبض سریع متواتر۔

ذات الجنب دموی: نبض عظیم منشاری۔

شوصہ: وہ ورم جو اضلاع خلف کی جھلی میں پیدا ہوتا ہے۔

ذات الصدر: وہ ورم جو اس کے جھلی کے اگلے حصے میں ہوتا ہے جو سینہ کو دائیں بائیں حصہ میں منقسم کرتا ہے۔

ذات الصدر میں درد دونوں ہنسلیوں کے درمیان نشیب میں ہوتا ہے۔

ذات العرض: وہ ورم جو اس جھلی کے پچھلے حصے میں ہوتا ہے جو سینہ کو دائیں بائیں حصہ میں منقسم کرتا ہے۔

ذات العرض میں درد دونوں شانوں کے درمیان ہوتا ہے۔

جمود الصدر: سینہ جکڑنا۔

مترادف: برود الصدر

تنخع (کھنکھارنا): جب خاص حلق سے خون آتا ہے تو گلے میں خراش اور خشک کھانسی عارض ہوتی ہے خون کھنکھار کے ذریعے نکلتا ہے اور تنفس میں اکثر تکلیف ہوتا ہے۔

چند اہم نکات

تشریح کبیر: جالینوس۔

بان: بکائن کا نام ہے یا اس سے مشابہ دوسری چیز۔

رصاصیت (سیسہ کا رنگ): وہ سفیدی جس میں کسی قدر سبزی ملی ہوئی ہو۔ (رصاص: سیسہ)

علک البطم: جشۃ الخضر اکا گوند۔

زعرور: ایک قسم کا میوہ۔

دبیلہ: وہ ورم جس کے اندر مادہ ورم کیلئے ایک خزانہ بن جاتا ہے۔ فارسی لفظ معنی پیپ کی دو تھیلیاں۔

فضا صدر: وہ فضا جو سینے و پھیپھڑے کے درمیان ہے۔

رجرجہ: معنی پیپ کے بہنے اور حرکت کرنے والی آواز۔

مکاوی: مکواۃ کی جمع۔ داغنے کا گولہ۔

علاج بالکی: داغ ڈالنا۔

حجاب حاجز: وہ عضلی پردہ وہ آلات غذا و آلات تنفس کے درمیان حائل ہے۔

اضلاع خلف: نیچے کی وہ دس پسلیاں جن کے سرے باہم متصل نہیں ہیں۔ ہر طرف پانچ پانچ۔

قدح: بڑے محجمہ کے مانند ایک بڑا آلہ (قدح: پیالہ)۔

محجمہ: سنگھی لگانے کا آلہ۔

حقنہ و مسہل میں فرق: حقنہ نسبتاً بے ضرر چیز ہے۔

اسہال کبدی: وہ خون کے دست جو امتلاء جگر کی وجہ سے آتے ہیں جس میں پیچش کی علامتیں نہیں ہوتی ہیں۔

دواء الموز: کیلے کی پھلی کا اگلا پھول جس کو اردو میں کبوتر کہتے ہیں۔

امراض قلب وعروق

قلب کی تشریح:

قلب ایک عضلی (لحمی) عضو ہے جس کی ساخت نہایت قوی اور مستحکم ہے۔

سطحی: 5×3.5×2.5

وزن: مردوں میں 30-25 رتولہ اور عورتوں میں 25-20 رتولہ۔

شکل: مخروطی۔

قاعدہ (تلہ): قلب کا بالائی حصہ۔ سینہ کے وسط میں واقع ہے۔

زاویہ (راس): قلب کے زیریں حصہ۔ بائیں طرف ہٹا ہوا ہے۔ (ابن القف)

قلب حرارت عزیزی کا سر چشمہ، دوران خون کا مرکز اور روح حیوان کا مبداء ہے۔

قلب کے خانہ: چار میں منقسم ہے۔

1۔ دایاں اذن 2۔ دایاں بطن 3۔ بایاں اذن 4۔ بایاں بطن

ابوسہل مسیحی: قلب میں دو تجویفیں ہیں ایک دائیں طرف جس میں دخان اور ایک بائیں طرف جس میں روح زیادہ ہوتی ہے۔

دایاں اذن بائیں کے بہ نسبت بڑا ہوتا ہے مگر دیواریں پتلی ہوتی ہیں۔ اس کے اندر 5 رتولہ خون سما سکتا ہے۔

دایاں بطن: مثلث شکل کا خانہ۔

فوہتہ الوتین: دائیں اذن و دائیں بطن کا درمیانی حلقہ۔

ورید شریانی: وہ رگ جس کے ذریعے دائیں بطن کا خون پھیپھڑوں کی طرف جاتا ہے۔ (صحیح شریان ریوی P.A)

صمام ثلاثی: دائیں اذن و دائیں بطن کے درمیان ایک کواڑی ہے جس کے تین پٹ ہوتے ہیں۔

صمام ہلالی وسینی: وہ کواڑی جو اورطی کے دہانے پر ہوتی ہے۔

صمام یاسکر ذوالراسین: بائیں اذن وبطن کے درمیان بھی ایک کواڑی ہے۔جس کے دو پٹ ہوتے ہیں۔

مترادف: صمام تاجی وسکر ذو مسفتین ،صمام ثنائی۔

قلب کا بیرونی استر غشاء مائی (آبدار) کا ہے۔

بطانہ قلب: وہ جھلی جو قلب کے اذن وبطون میں اندر استر کرتی ہے۔

امراض قلب میں افیون احتیاط سے استعمال کرنا چاہئے۔

امراض قلب:

سوء مزاج قلب (دل کے مزاج کی خرابی):

سوء مزاج قلب حار: نبض عظیم،سریع،متواتر۔

سوء مزاج قلب بارد: نبض صغیر،بطی،غیر متواتر۔

سوء مزاج قلب یابس: نبض صلب،متواتر۔

سوء مزاج قلب رطب: نبض لین،بطی مختلف۔

خفقان (Palpitation):

مترادف: ہول دل (دل کا دھڑکنا)، اختلاج۔

تعریف: دل کی اختلاجی حرکت کا نام ہے جو قلب کی کسی اذیت سے عارض ہوتی ہے۔

ابو سہل مسیحی: قلب بخارات دخانیہ کو پھیپھڑوں کی طرف ورید شریان کی راہ خارج کرتا ہے اور پھیپھڑے سے ہوا کو شرائین ورید کے ذریعہ جذب کرتا ہے۔

شیخ: جب قلب میں ضعف پیدا ہوجاتا ہے تو جب تک اس میں کچھ قوت باقی ہوتی ہے وہ اذیت کے دور کرنے کے لئے کم وبیش پھڑکتا ہی رہتا ہے جس سے خفقان پیدا ہوتا ہے۔

استعداد مرض: مردوں کی بہ نسبت عورتوں کو اور بوڑھوں کی بہ نسبت جوانوں کو اور فربہ اشخاص کو زیادہ ہوتا ہے۔

وجع القلب (Angina):

مترادف: ذبحہ صدریہ۔

تعریف: اس مخصوص حالت کیلئے خاص ہے جس میں مقام قلب پر اچانک شدید درد کا حملہ ہوتا ہے۔

اقسام: 1۔ حقیقہ 2۔ کاذبہ

خصوصی علامات: موت کی صورت میں لاش چیرنے پر عموماً قلب پھیلا ہوا پایا جاتا ہے اور بطون قلب خون سے پر ہوتے ہیں۔

عمر: 45/اور 50/سال کی عمر میں زیادہ عام ہے۔

وجع القلب حقیقی کا سبب: شریان قلبی کا تصلب۔

دورہ کی مدت: ایک یا دو دقیقہ۔

ذبحہ صدریہ کا درد: اینٹھن کی طرح۔

دورہ کی حالت میں۔دواءالمسک معتدل جواہر والی + خمیرہ گاؤزباں عنبری جواہر والی۔

بغیر دورہ کی حالت میں۔دواءالمسک معتدل جواہر والی + خمیرہ گاؤزباں۔

علاج جدید دورہ کے وقت: نسائیہ شورآمود (ایمائل نائٹرائٹ) سونگھانا چاہئے۔

وجع القلب کاذب کا سبب: اختناق الرحم۔

وجع القلب کاذب: عام طور سے عورتوں کو ہوتا ہے۔

وجع القلب کاذب کا درد اکثر رات میں اٹھتا ہے۔

وجع القلب کاذب کی مدت: ایک سے ڈیڑھ گھنٹہ۔

وجع القلب اور افلاس القلب میں فرق:

وجع القلب آرام کرنے یا نائٹریٹس کے استعمال سے زائل ہو جاتا ہے۔

وجع القلب میں Anxiety نہیں پائی جاتی ہے۔

وجع القلب میں ECG میں ST depression یا T wave inversion ہوتا ہے۔

افلاس القلب آرام کرنے یا نائٹریٹس کے استعمال سے درد زائل نہیں ہوتا ہے۔

افلاس القلب میں شدید Anxiety پائی جاتی ہے۔

افلاس القلب میں عموماً متلی، قے اور پسینہ کا اخراج ہوتا ہے۔

افلاس القلب میں ECG میں ST elevation ہوتا ہے۔

:Cardiac Mrkers

1. Troponin
2. Creatine kinase
3. Asperate Amino Transferase
4. Lactate Dehydrogenase

Cardiac Markers میں سب سے حساس وقابل اعتماد Troponin ہے۔

افلاس قلب میں Aspirin کی مقدار خوراک:70-300mg/day۔

غشی (Syncope):

تعریف: وہ مرض جس میں تنفس کے سوا حس وحرکت کی بیشتر قوتیں معطل ہو جاتی ہیں۔

سبب: مادہ کا امتلاء یا استفراغ۔

غشی استفراغی: وہ غشی جو درد کی شدت کی وجہ سے عارض ہوتی ہے۔

غشی امتلائی: وہ غشی جو بخاروں کی ابتدا میں عارض ہوتی ہے۔

تشخیص فارقہ: سبات۔

غشی بذات خود کوئی مرض نہیں بلکہ محض ایک علامت مرض ہے۔

اذن القلب کا ورم: امراض حادہ وحمیات مزمنہ کے بعد پیدا ہوتا ہے۔

ضعط القلب: قلب کا بھچنا۔

ضغط القلب: سوداوی مرض ہے۔

تقشر القلب: قلب کا چھلنا۔

قذف القلب: دل کا نکل پڑنا۔

مخصوص علامت: قلب جس قدر مضطرب ہوتا ہے اسی قدر مریض کا رنگ بدل جاتا ہے۔

استسقاء القلب: دل کا استسقاء، دل کا تیرنا۔

مترادف: ماء الغلاف، احتواء الرطوبہ علی القلب۔

جذب القلب: دل کا کھنچنا۔

ورم بطانہ قلب: اس جھلی کا ورم جو قلب کے اندر استر کرتی ہے۔ یہ قلب کے بائیں جوف میں پایا جاتا ہے۔

ورم بطانہ قلب: میں نبض سریع وضعیف۔

انسداد وضیق اورطی: اورطی کا تنگ یا بند ہوجانا۔

انسداد تاجی یا ضیق تاجی سوراخ کا بند یا تنگ ہوجانا۔

MD MUSTAFA

چند اہم نکات

حبال: ڈوریاں۔

وتر: نس یا تانت۔

عمد: ستون۔

ہازیا: پتھریلی زمین کی مچھلی یا خاص قسم کی چھوٹی مچھلیاں۔

رائب (دہی): مسکن حرارت وملین۔

رائب وہ صاف زرد رنگ کا پانی جو چھاچھ کے گاڑھے اجزاء سے جدا ہو جاتا ہے۔ (صاحب ذخیرہ)

عضلہ ذالیہ: ایک عضلہ ہے جو شانہ کی چوٹی پر ہوتا ہے اور بازو کی تقریباً وسط میں تمام ہوتا ہے۔

بازو کو اوپر اٹھاتا ہے اور بدن و بازو کے درمیان زاویہ بناتا ہے۔

اوجاع شدیدہ: درد کی شدت۔

فم معدہ کا لفظ یونانی زبان میں قلب کے معنی میں بھی مستعمل ہے اس لئے ترجمہ کرنے والوں نے اس کا ترجمہ قلب اور فم معدہ کے درد کو ''وجع الفواد'' لکھا ہے۔

مستوقد حرارت: مرکز عفونت، مواد کے تعفن کی اصل جگہ۔

جوع بقری (بولیموس): وہ مرض جس میں بھوک نہیں لگتی ہے حالانکہ اعضا غذا کے محتاج ہوتے ہیں۔

ابہر: وہ شریان جس کے ذریعہ روح قلبی شریان خون کے ساتھ قلب سے تمام بدن میں جاتی ہے۔

بط الدبیلہ: دبیلہ کا چیرنا۔

قلس: اگل پڑنا، اگل دینا۔

امراض پستان

تشریح پستان:

ثدی دوگلٹیاں ہیں جو دودھ پیدا کرتی ہیں۔

سطحی تشریح: سینہ کی اگلی اور پہلوی سطحوں پر تیسری سے چھٹی یا ساتویں پسلی اور سینہ کی ہڈی سے بغل تک رہتی ہے۔

بائیں چھاتی علی العموم دائیں سے کسی قدر بڑی ہوتی ہے۔

حلمہ (سرپستان، بھٹنی): رنگ گلابی یا مائل بہ گندمی، عمل تحریک سے کسی قدر کھڑی ہوجاتی ہیں۔

پستان کی ساخت میں گلٹی کا گوشت (لحم غدوی) اوران کے جوڑنے والے ریشے شامل ہیں۔

مجاری لبن: پندرہ بیس ہوتی ہیں۔

امراض پستان:

قلت لبن (دودھ کی کمی):

مخصوص ادویہ: ستاور، تودری سرخ، زیرہ سفید۔

کثرت لبن: دودھ کی کثرت۔

ورم ثدی: زیادہ تر سخت وبارد ہوتا ہے اگر حار ہوتا بھی ہے تو بلا صلابت کی جانب ہوتا ہے۔

تمدد الثدی: چھاتیوں میں تناؤ۔

تعقد الثدی: چھاتیوں کی گانٹھیں۔

امراض معدہ

تشریح معدہ:

معدہ غذا کی نالی (یا اعضاء غذا) کا سب سے پھیلا ہوا حصہ ہے۔

معدہ میں دو سرے، دو سوراخ، دو کنارے اور دو سطحیں پائی جاتی ہیں۔

سطحی تشریح: 12×4۔

شکل: مخروطی۔

وزن: ساڑھے چار اوقیہ (سوا تولہ)

معدہ کی ساخت میں دو طبقات داخل ہیں۔

1۔ اندرونی طبقہ (مخاطیہ) رطوبت ہاضمہ تیار کرتا ہے۔ 2۔ بیرونی (لحمیہ عضلہ)

امراض معدہ:

سوء مزاج معدہ: معدہ کے مزاج کا بگاڑ۔

وجع المعدہ (درد معدہ):

اقسام: 1۔ عصبی 2۔ امتلائی

وجع معدہ عصبی: عام طور سے رات کے وقت اور جوان عورتوں میں زیادہ ہوتا ہے۔

ضعف ہضم، سوء ہضم و تخمہ:

ضعف ہضم: معدہ سے غذا جلد نہ اترے بلکہ معمول سے زیادہ عرصہ تک معدہ کے اندر پڑی رہے۔

بعض لوگ: وہ مرض جس میں معدہ اور آنتوں کا عمل بگڑ جاتا ہے مگر ان کی ساخت و ترکیب میں کوئی نمایاں خرابی محسوس نہیں ہوتی۔

سوء ہضم: بدہضمی: (فساد ہضم): کے معنی یہ ہیں کہ غذا اچھی طرح اور پورے طور پر ہضم نہ ہو بلکہ برے طور پر ہضم ہو کر اس میں کوئی بری کیفیت پیدا ہو جائے۔

تخمہ (اجیرن): کے معنی یہ ہیں کہ غذا معدہ میں بالکل ہضم نہ ہو۔
تخمہ بھی ایک وسیع لفظ ہے جو ہیضہ جیسی کیفیات پر بھی بولا جاتا ہے۔

ہیضہ:

مترادف: لغتہ، انطلاق البطن (پیٹ چلنا)۔

تعریف: وہ شدید مرض جس میں فاسد اور غیر منہضم مواد قوت دافعہ کے زور سے متحرک ہوکر معدہ اور آنتوں کی راہ قے اور دستوں کی صورت میں شدت کے ساتھ خارج ہوتے ہیں۔

بعض: متعدی و مہلک مرض ہے جو اکثر اوقات طاعون چیچک جیسے وبائی امراض کی طرح وباءً پھیلا کرتا ہے بالعموم قے و دست کثرت سے آتے ہیں اور مریض بہت جلد تھوڑی دیر میں نڈھال ہوجاتا ہے۔

ہیضہ میں صرف انسان مبتلا ہوتے ہیں۔

موسم برسات میں اکثر لیکن گنگا اور برہم پتر کے کناروں پر بارہ مہینے رہتا ہے۔

اسباب: آب و ہوا کا تغیر و فساد یعنی مادہ مرض سے ان کا ملوث ہونا۔

گوری رنگت کے اشخاص اس میں زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔

مخصوص مادہ کا اثر جسم انسان میں زیادہ مکھیوں کے ذریعہ ہوتا ہے۔

اقسام: 1۔ صفراوی 2۔ بلغمی

ہیضہ میں نبض ضعیف و متفاوت۔

درجات ہیضہ:

شیخ: تین درجات: 1۔ ابتداء 2۔ اشتداد 3۔ انتہا

بعض: چار درجات ہیں۔ ان تینوں کے علاوہ 'درجہ انحطاط'

تشخیص فارقہ: تخمہ و سنکھیا کی سمیت۔

ہیضہ، تخمہ اور سنکھیا کی سمیت میں فرق:

تخمہ: قے اور دستوں میں غیر منہضم غذا۔ عوارض شدید نہیں ہوتے۔

سنکھیا: قے سے پہلے حلق میں درد، دست قے کے بعد پاخانہ و خوب رنگین خون آمیز بدبودار، آواز پر کوئی اثر نہیں پڑتا ہے۔

ہیضہ: قے سے پہلے حلق میں درد نہیں، دست قے سے پہلے پاخانہ چاولوں کے پیچ کے مانند، آواز پر اثر پڑتا ہے۔

نقصان الشھوۃ وبطلان الشھوۃ: بھوک کی کمی اور بھوک کا نہ لگنا۔

وحم:

مترادف: بری اشتہا، فساد الشھو ۃ، دوشاب والی، اکونی۔

وحم: وہ مرض جس میں بری غذاؤں کی خواہش ہوتی ہے۔

فساد شھوت: وہ مرض جس میں بری چیزوں کی خواہش ہوتی ہے۔

وحم اور فساد شہوۃ میں اکثر اطباء کے نزدیک کوئی فرق نہیں ہے۔

وحم علی العموم اوائل حمل میں تیسرے چوتھے مہینے تک ہوا کرتا ہے۔

اسباب: معدہ کی چنٹوں میں (خمل معدہ) ردی و برے مواد کا جمع ہو جانا۔

وحم کی مخصوص دوا: مشاش العظام۔

مشاش العظام: ہڈیوں کا نرم سرا۔

نمک نفطی کے ذریعہ اسہال لا کر معدہ کا تنقیہ کرنا ہے۔

حاملہ عورتوں کو اپنی حالت پر چھوڑ دینا بہتر ہے کیوں کہ تین چار ماہ کے بعد اکثر اوقات یہ کسی علاج کے بغیر دور ہو جاتے ہیں۔ (اکسیر)

شھوۃ کلبیہ (کتے کی بھوک):

مترادف: جوع کلب

تعریف: اس قدر سختی کے بھوک لگتی ہے اور کھانے ایسی حرص ہوتی ہے کہ بہترین غذائیں کھانے کے بعد بھی مریض کو سیری نہیں ہوتی اور کھانے والے ساتھیوں کے ساتھ کتوں کی طرح لڑتا ہے۔

وجہ تسمیہ: مشابہت پر۔

اسباب: سوء مزاج بارد۔

جوع البقر:

مترادف: بولیموس (یونانی نام)، موس معنی: بھوک اور بولی: بہت بڑی چیز۔

معنی: بیل کی بھوک کے ہیں۔ جوع: بھوک اور بقر: بیل۔
تعریف: اس مرض میں تمام اعضاء بھوکے اور غذا کے محتاج ہوتے ہیں مگر معدہ سیر ہوتا ہے اور اس کو غذا سے کراہت ونفرت ہوتی ہے۔
وجہ تسمیہ: مشابہت پر۔
اسباب: سوءمزاج بارد۔
جوع مغشی: غشی پیدا کرنے والی بھوک۔ بولیموس کا مترادف لیکن شیخ نے اس سے انکار کیا ہے۔
عطش مفرط: پیاس کی شدت۔
بعض لوگوں کا قول: لہسن پیاس کو ساکن کر دیتا ہے۔

ورم معدہ:

مترادف: ورم نزلی۔
ورم معدہ میں زیادہ تر غشاء مخاطی متاثر ہوتی ہے۔
اقسام بلحاظ مواد: بلغمی، سوداوی، دموی اور صفراوی۔
اقسام بلحاظ حدت: حار، مزمن اور صلب۔
طبری کا قول: معدے میں سرطانی ورم ہو جاتا ہے مگر اکثر اطبا اس کے قائل نہیں۔
علاج ورم معدہ حار: باسلیق کی فصد کھولنا۔

قروح معدہ:

قروح معدہ اکثر اوقات بواب کے پاس اور معدہ کی پچھلی دیوار میں پیدا ہوتا ہے۔(Pylorus and Lesser Curvature)
قروح معدہ کی تعداد عموماً ایک ہے۔
قروح معدہ: 20-40 سال تک کی عمر کی عورتیں مبتلا ہوتی ہیں۔
جشاء (ڈکار): وہ حالت ہے جو معدے سے منہ کے راہ ریاح خارج ہونے کے وقت پیدا ہوتی ہے۔
تثاؤب (جمائی): وہ حالت ہے کہ انسان خواہ مخواہ منہ کھولنے پر مجبور ہوتا ہے۔
تمطی (انگڑائی): اعیائی مواد سے پیدا ہوتی ہے۔

قے ،تہوع ،غثیان (قے ،ابکائی ،متلی):

قے (ابکائی): معدے کی اس خاص حرکت کا نام ہے جو کسی شے کو منہ کے راہ خارج کرنے کے لئے معدہ سے صادر ہوتی ہے۔

سبب: اخلاط فاسدہ۔

متلی: اس حالت کا نام ہے جو قے اور ابکائیوں سے پہلے ہوا کرتی ہے۔

تقلب نفس (جی الٹ جانا): وہ متلی جو دیر پا ہوتی ہے اور کبھی بھوک کے زائل ہوجانے کو بھی کہتے ہیں۔

قے: کھانا کھانے کے ایک ڈیڑھ گھنٹہ کے اندر قے ہوجائے تو اس امر کی دلیل ہے کہ سبب مرض معدہ سے وابستہ ہے۔

قے: کھانا کھانے کے دو تین گھنٹہ کے اندر قے ہوجائے تو اس امر کی دلیل ہے کہ سبب مرض امعاء دقاق یعنی چھوٹی آنت سے وابستہ ہے۔

قے: کھانا کھانے کے زیادہ عرصہ کے اندر قے ہوجائے تو اس امر کی دلیل ہے کہ سبب مرض امعاء کبیر یعنی بڑی آنت سے وابستہ ہے۔

غثیان: وہ حالت جس میں معدہ کی غیر طبعی حرکت کا صرف احساس ہوتا ہے حالاں کہ نہ تو حرکت ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی شئی منہ سے خارج ہوتی ہے۔

غثیان: ہمیشہ قے اور تہوع سے قبل ہوا کرتی ہے۔

قے الدم (خون کی قے):

تعریف: قے کے ساتھ جو خون نکلتا ہے وہ معدہ سے یا نواحی معدہ سے آتا ہے۔

قے الدم و نفث الدم میں فرق:

قے الدم	نفث الدم
خون بذریعہ قے نکلتا ہے۔	خون کھانسی کے ساتھ یا تھوکنے سے نکلتا ہے۔
امراض معدہ کی علامات پائی جاتی ہیں۔	امراض تنفس کی علامات پائی جاتی ہیں۔
خون سرخ یا سیاہی مائل منجمد ہوتا ہے۔	خون صاف سرخ اور جھاگ دار ہوتا ہے۔
مریض کا پاخانہ سیاہ ہوتا ہے۔	براز الدم نہیں ہوتا ہے

جمود الدم: معدے میں خون کا جمنا

دواء خاص: خرگوش کا پنیر مایہ۔

ہچکی (فواق):

تعریف: وہ حرکت دفعیہ جو عام طور پر مری، معدہ اور نواحی معدہ کی آفات سے پیدا ہوتی ہے۔

صاحب کامل: ہچکی گاہے معدے کے امتلاء سے پیدا ہوتی ہے۔

خاص دوا: خاکستر پر طاؤس۔

انقلاب معدہ (معدے کا لوٹ جانا):

تعریف: وہ حالت جس میں انسان جو کچھ کھاتا ہے وہ ہضم ہونے کے بعد قے کی راہ نکل جاتا ہے۔

وجہ تسمیہ: مشابہت پر موسوم ہے۔

سبب: اثنا عشری و صائم میں سحج و خراش۔

کرب یا قلق معدی (معدے کی کرب و بے چینی):

سبب: مادۃ الغثیان۔

اختلاج معدہ (معدہ کی پھڑکن):

سبب: خلطی اذیت یا دیدان امعاء۔

اختلاج معدہ: خفقان کے مشابہ ہے۔

وجع الفواد (کلیجے کا درد):

فم معدہ کے درد کو عام لوگ اردو میں کلیجے کا درد اور عربی میں وجع الفواد اور وجع القلب کہتے ہیں۔

بعض متاخرین: وجع الفواد کلیجے یا دل کی جلن کو لکھا ہے۔

اسباب: سوء مزاج حار یا صفراوی مادہ کا انصاب۔

حرقت معدہ: سوزش معدہ۔

حکاک المعدہ و دغدغہ المعدہ: خارش و دغدغہ معدہ۔

نفخ شکم میں معدہ اور آنتوں کی قوت ہاضمہ اور انکی ساخت کمزور ہو جاتی ہے جس سے ان میں ریاح پیدا ہو کر نفخ کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

تہلہل نسج المعدہ (معدے کی بناوٹ کا بودا ہو جانا):

سبب: عرصہ دراز تک کسی مرض یا درد میں مبتلا ہونا، قے و اسہال کی زیادتی۔

صغر معدہ: معدہ کا سکڑ جانا۔

سمرقندی: نے صغر معدہ کو تشنج معدہ کے نام سے ذکر کیا ہے۔

جساۃ معدہ (صلابت معدہ): معدے کا سخت ہو جانا۔

استرخاء معدہ: معدے کا ڈھیلا ہو جانا۔

MD MUSTAFA

چند اہم نکات

قریص: وہ گوشت جو سرکہ، سبزیوں اور مصالحے کے ساتھ کیا گیا ہو۔

کباج: وہ گوشت جس میں سرکہ مناسب سبزیاں اور مصالحے ہوں۔

رازی کا قول: خشکی جب زیادہ ہوتی ہے تو مریض کا معدہ بڈھوں کے معدہ کی طرح ہوجاتا ہے اور غذا اچھی طرح ہضم نہیں کرسکتا ہے جس سے بدن لاغر ہوجاتا ہے۔

سیسالیوس: انجدان، ہینگ کا درخت

ناردین: ہندی سنبل کا نام ہے جس کو سنبل الطیب (بالچھڑ) کہتے ہیں۔

عرق عجیب: ست پودینہ، ست اجوائن، کافور۔

حیوانات شائتہ: ان جانوروں کو جو موسم سرما میں بے حس وحرکت سے پڑے رہتے ہیں۔

کامیخ: کوامیخ: وہ سالن یا ترکاریاں جو پودینہ دودھ اور دوسرے مصالحہ کے ساتھ تیار کی جاتی ہیں۔

نمک نفطی: سیاہ رنگ کا ایک بدبودار نمک۔

فطیری روٹیاں: وہ روٹی جس میں خمیر نہیں ہوتا۔

لوزینہ (لوزینج): مغزیات کا ایک خاص حلوا۔

جساۃ عضلات: شکم کے عضلات کی سختی۔

کتاب مخزن اکبر: امام الدین۔

زیرباج: سرکہ اور خشک میواؤں کا شوربہ جو زعفران سے خوشبودار کیا جاتا ہے۔

میخوش: کھٹ مٹھا۔

فرفیون: ایک درخت کا دودھ ہے جو تمام درختوں کے دودھ سے زیادہ گرم ہے۔

رصاصیت (سیسہ کا رنگ): وہ رنگ جس میں سفید کے ساتھ قدرے سبزی یا بہت ہی ہلکا نیلا رنگ۔

قیصوم: برنجاسف کی قسم ہے۔

نفاخ: وہ چیزیں ہیں جن میں ایک مخصوص رطوبت ہوتی ہے جن کے تحلیل کرنے پر حرارت قادر نہیں ہوتی اس لیے اس سے ریاح پیدا ہو جاتے ہیں اور پیٹ کو پھلا دیتے ہیں۔

عظم القص: سینے کی ہڈی۔

حماض: چوکے کے پتے۔

گوشت حلوان: بکری کے بچے کا گوشت۔

اجاصیه: آلو بخارا کی غذا۔

لیمونیه: لیموں کی غذا۔

MD MUSTAFA

امراض امعاء

تشریح امعاء:

اقسام امعاء: 1۔امعاء دقاق 2۔امعاء غلاظ

امعاء دقاق: معدے سے شروع ہوکر بڑی آنتوں میں ختم ہوتی ہیں۔ یہ تین ہیں۔

1۔ اثنا عشری 2۔ صائم 3۔ لفائفی (Ileum)

اثنا عشری: صفراء کی نالی اس میں کھلتی ہے۔لمبائی بارہ انگشت۔(L2-L3 :Level)

لفائفی: سب سے باریک اور بلدار ہوتی ہے۔

غشاء صہروجی: امعاء کا غشاء مخاطی سب سے اندر کا استر۔

رطوبت امعاء: امعاء میں تین طرح کی رطوبتیں پائی جاتی ہیں۔رطوبت صفراء، بانقراس اور امعاء۔

امراض امعاء:

ذرب وخلفہ (دست واسہال):

ذرب: مسلسل پیٹ چلنے کو کہتے ہیں۔

ذرب معنی ناقابل علاج کے ہیں۔

وجہ تسمیہ: ذرب معنی فساد معدہ کے ہیں یا اس لیے کہ ذرب کے معنی تیزی کے ہیں۔ چوں کہ اس میں پاخانہ تیز ہوتا ہے اور تیزی سے خارج ہوتا ہے اس لئے اس کا نام ذرب رکھا گیا ہے۔

تعریف: وہ حالت جس میں معدہ اور آنتوں کے اندر غذا ہضم نہ ہو۔ سارے بدن کی پرورش موقوف ہوجائے پاخانہ کی راہ غذا مسلسل خارج ہوجایا کرے اور دست بالکل پتلے آتے ہوں۔

سبب: آنتوں کی قوت ماسکہ کا کمزور اور قوت دافعہ کا قوی ہونا۔

خلفہ: وہ مرض جس میں غذا پیٹ کے اندر اتنی دیر نہیں رہتی جتنی رہنی چاہئے اس لئے وہ کبھی جلد اور کبھی دیر سے خارج ہوتی ہے۔

خلفہ واختلاف دونوں ہم معنی ومترادف ہیں۔

بعض لوگ: اختلاف: دوروں کے دستوں کو اور خلفہ ان دستوں کو جو مختلف رنگتوں کے ہوں۔

خلفہ خبیثہ کا سبب خلط اکالہ کا انصباب ہے۔

مادۃ البطن:

تعریف: وہ دست جو معدے کے اندرونی طبقے میں دانے یا زخم نکلنے کی وجہ سے آتے ہیں۔

خاص علامت: آؤں اور بلغم آمیز پانی کے دست آنا۔

دوار البطن (اسہال دوری): دستوں کی ایک خاص قسم جس میں معین دوروں سے دست آتے ہیں۔

قیام رشحی: وہ اسہال جو سدہ کی وجہ سے ہو۔

اسہال:

تعریف: جب چھوٹی آنتوں کے فعل یا ساخت میں کسی قسم کی خرابی پیدا ہو جانے سے بار بار بلا تشنج کے دست آئیں تو ان کو اسہال کہتے ہیں۔

اقسام اسہال:

1۔ لذعی　　2۔ امتلائی　　3۔ صیفی　　4۔ مزمن

اقسام اسہال لذعی:

1۔ برازی　　2۔ مادۃ البطن　　3۔ صفراوی　　4۔ امتلائی (احتقانی)

اسہال نزلی: پاخانہ جھاگ دار۔

دستوں میں سفیدی: کیلوس بلا تغیر خارج ہوتا ہے۔

دستوں میں سبزی: غذا میں تغیرات یا بگڑا ہوا صفراء مخلوط ہوتا ہے۔

بعض لوگوں کا قول: دودھ اور میدے کا حریرہ بالخلاصہ معدے کے خمل کو پیدا کر دیتا ہے۔

اسہال شروع ہونے کے 24 گھنٹے بعد غذا دیں۔

معدہ کے ورم حار سے ''زلق المعدہ'' نامی مرض ہوتا ہے۔

حمرہ: وہ ورم جو خون صفراوی سے ہوتا ہے یہ بھی درحقیقت ورم دموی ہے۔

اسہال صیفی:

مترادف: ہیضہ ایشیائی، ہیضہ، وباء۔

اسہال صیفی: ممالک باردہ کے موسم گرما میں وقوع پذیر ہوتا ہے اور ہیضہ سے مشابہ ہوتا ہے۔

اسہال برازی:

تعریف: یہ خفیف قسم ہے جو کہ زیادہ مقدار میں اور جلدی جلدی غذا کھانے سے سے یا تکان کے وقت غذا کھانے سے پیدا ہوتی ہے۔

خاص علامت: غذا لینے کے تھوڑی دیر بعد شکم میں نفخ اور مروڑ ہو کر اسہال آنا۔

اسہال دیدانی: بچوں میں کثیر الوقوع ہے۔

ذوسنطاریا:

ذوسنطاریا کے معنی: آنتوں کے زخم (یونانی)۔

تعریف: وہ اسہال جو نفس امعاء کی وجہ سے آتے ہیں خواہ خون، پیپ یا امعاء کی رطوبتیں خارج ہوں۔

بعض لوگ: ''خونی اسہال'' کو ذوسنطاریا کہتے ہیں۔

سبب: امتلاء، سحج۔

قیام کبدی کی علامتیں: خون کا دفعتاً خارج ہوجانا اس کا امعاء کے خراط سے خالی ہونا لمبے لمبے وقفوں کے دوروں کی شکل میں ہونا درد سے خالی ہونا خون کا خالص ہونا یا گوشت کے دھوؤں کے مانند ہونا بدن کا لاغر ہونا۔

خراش امعاء کی علامتیں: دردومروڑ کا ہونا اور آؤں کا خارج ہونا۔

خراش بالائی آنتوں میں ہوتو پینے کی دوائیں زیادہ استعمال کریں۔

خراش نیچے کی آنتوں میں ہوتو حقنے زیادہ استعمال کریں۔

ذوسنطاریا کبدی:

مترادف: قیام کبدی، جگر کے اسہال۔

وجہ تسمیہ: اسہال کو قیام اس لئے کہا جاتا ہے کہ مریض کو دستوں کے لیے کھڑا کر دیتا ہے۔

قیام مدی: جگر کے اسہال میں پیپ خارج ہوتی ہے۔

قیام غسالی: دست گوشت کے دھوؤں کے مانند۔

ذوسنطاریا کبدی: اسہال میں خون خارج ہوتے ہیں۔ درد نہیں ہوتا اور بدبو ہوتی ہے۔

زحیر (پیچش):

وجہ تسمیہ: معنی اینگھنے کے ہیں۔ پیچش میں مریض کو اجابت کے لئے اینگھنا پڑتا ہے اس لیے اس کا نام زحیر رکھا گیا ہے۔

تعریف: امعاء مستقیم کی ایک غیر طبعی حرکت کا نام ہے جو انسان کو مجبوراً پاخانہ پھرنے پر آمادہ کرتی ہے۔

پیچش بڑے آنتوں خصوصاً ان کے زیریں (قولون کے آخری حصہ و مستقیم) کا ورم حار ہے۔

پیچش ہندوستان جیسے گرم ممالک میں کثیر الوقوع ہے۔

زحیر موسم برسات میں ''وبائی'' شکل میں پھیلا کرتا ہے۔

اقسام: 1۔ زحیر حاد 2۔ زحیر مزمن

زحیر حاد میں شدید حالت میں ناف کے گرد اور بڑی آنتوں بالخصوص قولون کے تعریج سینی کے مقام (بائیں حفرہ خاصرہ میں) درد ہوتا ہے۔

زحیر میں نبض: سریع و صلب۔

زحیر میں ٹھنڈے پانی سے غسل کرانا ممنوع ہے۔

زحیر کاذب: آنتوں کے سدوں سے مروڑ پیدا ہوتا ہے۔ قضائے حاجت کے وقت آؤں نکلتی ہے۔

زحیر کاذب کی تشخیص: مریض کو کوئی تخم مثلاً حب الاس، کنوچہ، انجبار، املتاس، اسپغول کھلاتے ہیں۔ اگر وہ خارج نہیں ہوتا ہے تو اس کو زحیر کاذب کہتے ہیں۔

قولنج:

تعریف: وہ بیماری جس میں شدید درد اور ان چیزوں کا خارج ہونا دشوار ہو جاتا ہے جو طبعی طور پر خارج ہوا کرتے ہیں۔

قولنج میں دو چیزیں شدید درد و احتباس پائی جاتی ہیں۔

قبض امعاء میں اگر احتباس ہے تو وہ درد سے خالی ہوتا ہے۔

قولنج کا درد اینٹھن کی قسم کا ہوتا ہے اور انسان کو بے خود کر دیتا ہے۔

وجہ تسمیہ: اس کا نام قولنج اسلئے رکھا گیا ہے کہ یہ مرض علی العموم اس آنت میں پیدا ہوتا ہے جس کا نام قولون ہے۔

اقسام قولنج بلحاظ اسباب:

1۔ قولنج بلغمی: قولنج سے پہلے بھوک بند و تخمہ ہو چکا ہوگا۔

2۔ قولنج ریحی: قولنج سے پہلے قراقر کی شکایت، درد ادھر ادھر منتقل ہوتا رہتا ہے۔

3۔ قولنج ورمی: تیز بخار، سخت پیاس، رگیں ابھری ہوئی ہوتی ہیں۔

4۔ قولنج التوائی: درد ایک ہی مکان میں جما ہوا ہوتا ہے۔

5۔ قولنج ثقلی:

6۔ قولنج صفراوی:

7۔ قولنج تشنجی: درد ایک پہلو سے دوسرے پہلو کی طرف یا پشت و سینہ کی طرف منتقل ہوتا رہتا ہے۔

8۔ قولنج نحاسی: درد یکایک فم سے قدرے نیچے یا ناف کے اوپر شدت کے ساتھ شروع ہوتا ہے۔ جو دبانے سے زیادہ ہوتا ہے۔ لب نیلے پڑ جاتے ہیں اور مسوڑھوں پر بیگنی لکیر پڑ جاتی ہے۔ اسہال و تلئین کی ضرورت نہیں ہوتی۔

9۔ قولنج اسربی: رصاصی، (اسرب: سیسہ، رصاص)، معاء میں تشنج ہوتا ہے جس کی ابتدا حوالی ناف سے ہوتی ہے۔ مسوڑھوں پر نیلی لکیریں پڑ جاتی ہیں۔ اسہال و تلئین کی ضرورت ہوتی ہے۔

تشخیص قولنج: مغص، درد گردہ۔

فتق المراق: فتق سری کا نام ہے یعنی ناف کے مقام میں یہ مرض لاحق ہوتا ہے۔

فتق الاربیه: میں آنت خصیوں کی تھیلی تک پہنچ جاتی ہے اسے "قرو صفنی" کہتے ہیں۔

درد اعصاب پشت: بالعموم جسم کے ایک جانب درد ہوتا ہے اور مختلف مقام پر ہاتھ لگانے سے جلد دکھتی ہے۔

ایلاؤس:

وجہ تسمیه: ایلاؤس کے معنی اس سے پناہ۔ (بقراط)

جالینوس نے اپنی کتاب اغلوقن میں لکھا ہے کہ اللہ رحم فرما۔ (ایلا: الہ اللہ)

ایلاؤس اس لئے رکھا گیا کہ یہ علی العموم چوتھے روز مار ڈالتا ہے۔

تعریف: قولنج کی ایک قسم ہے جو کہ چھوٹی آنتوں میں پیدا ہوتی ہے۔

سمرقندی: ایلاؤس، قولنج سے بہت مشابہ ہے اس لئے اس کو قولنج کی قسم کہا ہے۔

قولنج و ایلاؤس میں فرق: بڑی آنتوں میں قولنج اور ایلاؤس چھوٹی و باریک آنتوں میں ہوتا ہے۔

مغص (مروڑ): آنتوں کے درد کا نام ہے جو تشنج سے پیدا ہوتا ہے لیکن احتباس نہیں ہوتا ہے۔

دیدان امعاء (پیٹ کے کیڑے):

امعاء میں کیڑوں کی پیدائش کی وجہ بلغمی رطوبتیں ہیں جو آنتوں میں متعفن ہو جاتی ہیں۔

اقسام دیدان امعاء بلحاظ ظاہری شکل و صورت:

1۔طوال (لمبے): حیات کے نام سے موسوم ہیں۔

2۔عراض: حب القرع (کدو دانہ) کے نام سے موسوم ہے۔

3۔صغار: باریک دھاگہ کے مثل جیسے خلیہ، خیطیہ۔

اقسام بلحاظ ساخت:

1۔مجوفہ یا ذات البطن (شکم دار): مجرائے غذائی یعنی غذا کی نالی میں جیسے حیات، خیطیہ۔

2۔مصمتہ (بے شکم دار): مجرائے غذائی یعنی غذا کی نالی سے خالی جیسے حب القرع۔

حیات:

حیہ کی جمع معنی سانپ کے ہیں یہ سانپ جیسے ہوتے ہیں۔ کیچوے کو عربی میں خراطین کہتے ہیں۔

علامات مخصوصہ: نیند میں دانت کا بجنا (صریر الاسنان)۔

لمبائی: 16-6 قیراط، سروں پر گاؤدم۔

ادویہ مخصوصہ: درمنہ ترکی۔

حب القرع:

چوڑے چھوڑے یا فیتہ نما چپٹے چپٹے۔

جائے پیدائش: امعاء غلاظ، اعور و قولون۔

لمبائی: تین ہاتھ یا اس سے زیادہ۔ بعض اوقات آٹھ نو گز یا ۱۲ گز تک دیکھی گئی ہے۔

علامات مخصوصہ: کیڑے پاخانہ سے خارج ہوتے ہیں جو کہ کدو کے تخم کے مشابہ ہیں۔

اقسام:

1۔ضیق: خنزیری، یورپ میں کثیرالوقوع ہے۔اسے قرعیہ سلاحیہ بھی کہتے ہیں۔لمبائی 2-1 رگز۔

2۔متوسط: بقری۔ لمبائی: چار سے آٹھ گز۔

3۔عریض: عریضہ وعظیمہ۔ لمبائی: دو سے بارہ گز۔

ادویہ مخصوصہ: سرخس۔

حب القرع تمام قسموں میں سب سے زیادہ ردی ہے۔

دیدان خلیہ:

دیدان خلیہ: یہ چھوٹے چھوٹے کیڑے ہیں جو سرکہ اور پنیر کے کیڑوں سے مشابہ ہوتے ہیں۔

جائے پیدائش: امعاء مستقیم و اس کے قرب وجوار میں۔(امعاء کبیرہ کے قرب وجوار)

دیدان خلیہ: بچوں میں کثیرالوقوع ہے۔

علامات مخصوصہ: مقعد میں خارش و دغدغہ۔

دیدان کلابیہ(انکس والے کیڑے):

لمبائی: نصف قیراط اور دھاگہ کے مانند باریک ہوتا ہے۔

جائے پیدائش: اوپر کی چھوٹی آنتوں کے اندرون بلغمی جھلی۔

ادویہ مخصوصہ: جوہرا جوائن (ست اجوائن)

دیدان خیطیہ (دھاگوں کے مانند): لمبائی ڈھیڑھ سے دو قیراط۔

قاتل دیدان ادویہ کھلانے سے قبل 4-3 دن میٹھی چیزیں خوب کھلانی چاہئے۔

ورم امعاء:

ورم امعاء سے مراد التہاب امعاء ہے۔غشاء مخاطی کا ورم کثیرالوقوع ہے۔

ورم زائدا عور:

مترادف: ورم زائدہ دودیہ، ورم خراطین۔

زیادہ تر جوانی کی عمر میں ہوا کرتا ہے۔اور بالعموم مرد مبتلا ہوا کرتے ہیں۔

سبب: خلط بلغم۔

اقسام: 1۔ ورم نزلی 2۔ ورم متقرح

نزلی کی خصوصی علامت: مرض کا حملہ اچانک ہوتا ہے۔دائیں حفرہ خاصرہ میں درد اٹھتا ہے۔

تشخیص فارقہ: حصاۃ الکبد، دردگردہ، اختناق امعاء، سرطان اعور۔

علاج: ملینات

قبض:

مترادف: حصر، احتباس البطن، اعتقال البطن، احتباس الطبیعۃ، اعتقال الطبیعۃ، امساک البطن۔

وجہ تسمیہ: قبض کے معنی پکڑنے کے ہیں جس کا عربی ترجمہ امساک ہے اس میں براز کو آنتیں اپنی گرفت میں لئے رہتی ہیں اس لئے قبض اعتقال کے معنی باندھنے اور رکھنے کے ہیں یہ الفاظ دیگر امساک واحتباس کا مترادف ہے۔

تعریف: بڑی آنت کے فعل کی کمی وکوتاہی کا نام ہے جو اصطلاح طب میں نقصان فعل کہا جاتا ہے۔

بقراط کا قول: جس طرح اجابت کا نرم ہونا برا ہے اسی طرح اس کا سخت ہونا بھی برا ہے لیکن ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ اجابت کا نرمی کی طرف مائل ہونا بہتر ہے اس سے کہ وہ سختی کی طرف مائل ہو۔

قبض کی شکلیں: تین ہیں۔

1۔ وقت معتاد پر اجابت کا نہ ہونا یعنی اس میں تاخیر واقع ہونا۔

2۔ اجابت کا طبعی مقدار سے کم ہونا۔

3۔ اجابت کا سہولت سے نہ ہونا۔

حصر معتاد (قبض دائمی):

1۔ عارض (اتفاقی)

2۔ دائمی (اعتباری)

علامہ نفیس: قبض میں سخت خطرات ہیں کیونکہ جب آنتوں سے کیطوسی فضلات خارج نہیں ہوتے ہیں تو یہ جگر کی طرف رس جاتے ہیں۔(منجذب ہو جاتے ہیں۔)

دائمی قبض میں تیز وقوی مسہلات ممنوع ہیں۔

عارضی قبض میں تیز وقوی مسہلات استعمال کرنا چاہئے۔

بواسیر:

بقراط: بواسیر آخری آنت (امعاء مستقیم) کی اندرونی بلغمی جھلی کی عروقی رسولی ہے۔ (سلعہ عروقیہ) یعنی حلقہ مقعد و امعاء مستقیم کے زیریں حصہ کی وریدیں اس طرح پھول جاتی ہیں کہ جس طرح مرض دوالی میں پھول جایا کرتی ہیں۔

سمر قندی: بواسیر ایک قسم کی زیادتی ہے جو مقعد کے رگوں کے منہ پر سوداوی غلیظ خون سے پیدا ہوتی ہے۔ جو گوشت یا دشبذ سے مشابہ ہے۔

اقسام بواسیر بلحاظ شکل و ہئیت:

1۔ ثولولی: مسہ کے مانند۔
2۔ عنبی: انگور کے مانند
3۔ توتی: توت کے مانند۔

اقسام بلحاظ جریان خون:

1۔ بواسیر عمیاء (اندھی)
2۔ بواسیر دامیہ (خونی)

اقسام بلحاظ مقام:

1۔ اندرونی: جو حصہ مقعد سے باہر جلد کے قریب ہوتا ہے۔
2۔ بیرونی: جو امعاء مستقیم کے زیریں حصہ میں ہوتا ہے۔

بواسیر زیادہ تر جوانی سے ادھیڑ عمر تک اور گرم ممالک میں کثیر الوقوع ہے۔

بواسیر میں علی العموم بھوک زائل ہو جاتی ہے اور ہاضمہ خراب ہو جاتا ہے۔

اندرونی بواسیر میں ایلوا و برگ سنا نہیں استعمال کرنا چاہئے۔

بواسیر میں خون کا اخراج ابتداء ہی ہوتا ہے۔

ریح البواسیر: بواسیر ریحی۔

نواسیر (بھگندر):

تعریف: نواسیر مقعد کے گہرے زخم کو کہتے ہیں۔ جو امعاء مستقیم کے کنارے میں عام ناسور کی طرح کسی پھوڑے سے پیدا ہوتے ہیں اور جس سے صدید (زرد آب) بہتی رہتی ہے۔

اقسام:

1۔ نافذہ

2۔ غیرنافذہ

نواسیر دوسرے ناسوروں کی طرح بہ مشکل اندمال پذیر ہے۔

نافذہ: جب ناصور میں سلائی اور مقعد کی راہ انگلی داخل کی جاتی ہے تو دونوں مل جاتے ہیں۔(آنتوں کے آر پار نفوذ کرتا ہے)

علاج خاص: عمل خرم (ریتنا، چھیلنا)

ورم مقعد:

شقاق مقعد (مقعد کا پھٹ جانا):

علاج: مرہم سفیدہ۔

حکۃ المقعد: مقعد کی کھجلی۔

استرخاء شرج: مقعد کا ڈھیلا ہو جانا۔

سبب: ہتک عصب، استرخاء رطوبی۔

خروج مقعد (کانچ کا نکلنا):

تعریف: امعاء مستقیم کی صرف غشاء مخاطی یا اس کے سارے طبقات باہر نکل آتے ہیں۔

سبب: ورم، استرخاء۔

Hook Worm: کسانوں اور ننگے پاؤں چلنے والوں میں کثیر الوقوع ہے۔

چند اہم نکات

سموم حارہ: فرفیون، شبرم کا دودھ، دفلی (کنیر)
شبرم: ایک زہریلی بوٹی ہے جس کا مترادف اردو نام نہیں ملا۔
ماء السویق: ستو کا پانی۔
زعرور: ایک قسم کا میوہ جو ہند کی پیداوار نہیں ہے۔
خرنوب نبطی: سیب کے مانند ایک پھل جو ہند کی پیداوار نہیں ہے۔
نمس: تیل وغیرہ کا بگڑ جانا۔
مغری دوائیں: وہ ہیں جن میں اس قسم کا لیس ہو کہ وہ رگوں کے منہ پر چمٹ کر انہیں بند کردیں۔
بادروج: جنگلی تلسی۔
بلغم وریم میں فرق: ریم پانی میں بیٹھ جاتی اور پانی کے ہلانے سے پراگندہ ہوجاتی ہے اس کے برعکس بلغم میں یہ باتیں نہیں ہوتیں۔
لحیۃ التیس: ایک قابض نبات، اس کا بدل اقاقیا ہے۔
صدید: زردآب: زخم کا پانی جس میں ہلکی سی زردی ہوتی ہے۔
امعاء صغار (چھوٹی آنت): ذات التلافیف (پیچدار)۔
قراقر: شکم گڑگڑانا۔
بروت: سجدہ کی صورت میں اپنے چوتڑ کو اوپر اٹھانا۔
ادویہ مسہلہ: ریوند چینی، شیر خشت، سناء، ترنجبین، روغن بیدانجیر۔
شاہلوج: آلو بخارا کی قسم ہے۔
خندیقون: پرانی شراب کا نام ہے جس میں سونٹھ الائچی کلاں، خردلونگ دارچینی فلفل سیاہ شہد کے ہمراہ جوش دیئے گئے ہوں۔
سرخس کے ہمراہ روغن بیدانجیر نہیں استعمال کرنا چاہیے۔

روغن صنوبر: تارپین کا تیل۔

اجون: سڑاندھ۔

حیات وحب القرع کے مریضوں کو کھانے میں نمک زیادہ استعمال کریں۔

حیات وحب القرع کے مریضوں کو کھانے میں دودھ دہی شکر سے پرہیز کریں۔

درمنہ خلوءمعدہ میں استعمال کی جاتی ہے۔

غذا کو خارج ہونے میں عموماً اٹھارہ بیس گھنٹے صرف ہوتے ہیں۔

غذا کو چھوٹی امعا تک پہنچنے میں چار پانچ گھنٹے صرف ہوتے ہیں۔

غذا کو قولون تک پہنچنے میں آٹھ گھنٹے صرف ہوتے ہیں۔

غذا کو امعاء مستقیم تک پہنچنے میں چھ گھنٹے صرف ہوتے ہیں۔

معدہ کو ام الامراض کہا جاتا ہے تو اس میں قبض کو کافی اہمیت حاصل ہے۔

امعاء کی قوت دافعہ کا صحت: غذا و فضلہ غذائیہ کی مناسب تحریک۔

مناسب تحریک: وہ تحریک جس سے آنتوں میں حرکت دافعہ بیدار ہوتی ہے۔

کدو، ترئی، ٹنڈے: نہ قابض نہ ملین۔

خشکہ: سادہ چاول۔

سرخس: پنکھراج یابسورہ

قمع: بینگن کی ڈنڈی

تغار: اجانہ

غبار آسیا: چکی کا گرد۔

پاخانہ وریح بلا ارادہ خارج ہوتا ہے۔

Fistula in Ano-Goodsall's Rule

Anal Fissur-Sentinel Piles

سحج: آنتوں کی سطح چھل جانے کو کہتے ہیں۔

دشبذ: وہ شئی زائد جو ٹوٹی ہوئی ہڈی یا غضروف یا زخم پر پیدا ہو جاتی ہے۔ اردو میں مسہ کہتے ہیں۔

امراض جگر اور خون

تشریح جگر:

عرض کبد: 6×11×18 / انگشت یا 3×6×12 قیراط۔

جگر وہ عضو ہے جس کی ساخت میں سرخ گوشت، وریدیں اور شریانیں پائی جاتی ہیں۔

جگر کا بالائی سطح محدب اور زیریں مقعر۔

وزن: جوان مردوں میں سیر سے دو سیر تک ہوتا ہے۔

محدب سطح حجاب حاجز سے متصل ہے اسی وجہ سے ورم جگر میں خشک کھانسی کی اکثر شکایت ہوتی ہے۔

جگر کل پانچ زوائد یعنی لوتھڑوں میں منقسم ہے۔

شب و روز بحالت صحت صفراء آنتوں پر 100-80 / تولہ تک گرتا ہے۔

امراض جگر و خون:

سوء مزاج کبد:

اقسام۔اس کی ۸ / قسمیں ہیں۔

ضعف جگر:

جگر کی ساری قوتوں میں یا بعض قوتوں میں خلل کا واقع ہونا۔

غسالی: گوشت کے دھوون کے رنگ کا، گلابی رنگ کا، جس میں خون ہلکے طور پر ملا ہوا ہو۔

ضعف جگر علی العموم رطوبت و برودت سے پیدا ہوا کرتا ہے۔

ضعف جاذبہ کی صورت میں: براز زیادہ مقدار میں نرم اور سفید خارج ہوتا ہے۔

ضعف ماسکہ و ہاضمہ کی صورت میں اسہال غسالی، تہیج وجہ اور خون رقیق ہوتا ہے۔

ضعف دافعہ کی صورت میں پیشاب یا پاخانہ کی کمی، ضعف اشتہاء، استرخاء بدن ہوتا ہے۔

سدد الکبد (جگر کے سدے):

سبب: غلیظ لیسدار، اور رگوں میں مشکل سے نفوذ کرنے والا اخلاط۔

دواء خاص: چکیدہ کاسنی، دریدہ کاسنی مفید ہیں۔

نفخۃ الکبد: جگر کا اپھارہ۔

ورم الکبد (جگر کا ورم):

ورم جگر کی صورت میں جگر کے اندر امتلاء خون ہوتا ہے۔

اقسام: چار ہیں۔

1۔ دموی　　2۔ صفراوی　　3۔ سوداوی　　4۔ بلغمی

ورم مقعر جگر: ہچکیاں، قے، بھوک بالکل کی کمی اور درد شدید ہوتا ہے۔ (علامات معدہ شدید)

ورم محدب جگر: کھانسی، تنگی تنفس، جگر کا بوجھ، ہنسلی کا نیچے کی طرف کھنچنا۔ (علامات صدر شدید)

ورم سوداوی نادر الوقوع ہے۔

ورم کبد کی غذا: ماء الشعیر۔

دریدہ افسنتین ورم کبد بلغمی تنقیہ کے بعد استعمال کرایا جاتا ہے۔

علاج ورم کبد: اولاً باسلیق یا اکحل کی فصد، اس کے بعد ٹھنڈے مشروبات پلائیں۔

دبیلۃ الکبد (جگر کا پھوڑا):

دبیلہ کبد: جگر میں ایک بڑے پھوڑے کا ہونا۔

خراج کبد: جگر میں ایک چھوٹے پھوڑے کا ہونا۔

انفجار دبیلہ کے بعد اگر پیپ قارورہ کی راہ سے خارج ہو تو مدرات استعمال کرائیں۔

تبثر سطح الکبد: جگر کی سطح پر پھنسیوں کا نکل آنا۔ یہ شاذ و نادر ہے۔

خفقۃ الکبد: جگر کا پھڑکنا۔

حصات الکبد (جگر کی پتھری):

مترادف: حصاۃ صفراویہ، حصاۃ المرارہ۔

یہ پتھریاں عموماً مرارہ کے اندر ہوتی ہیں۔

جالینوس: جگر میں سخت پتھری پیدا ہو جاتی ہے۔

سوء القنیہ (فقر الدم):

مترادف: قلت الدم، فساد مزاج، خون کی محتاجی، فساد دم۔

وجہ تسمیہ: سبب کے نام پر موسوم ہے۔

سوء القنیہ کے معنی خون کے ذخائر کے بگڑ جانے کے ہیں مرض سوء قنیہ کا سبب خون کا بگڑ جانا ہے۔

سوء القنیہ استسقاء کا مقدمہ ہے۔

مسیحی: استسقاء سے پہلے مریض کی جو حالت ہوتی ہے اسے فساد مزاج کہتے ہیں۔

خضرہ:

مرض اخضر: سوء القنیہ کی ایک خاص قسم جو اکثر جوان لڑکیوں کو / میں حیض کی خرابی کی وجہ سے ہوا کرتی ہے۔

وجہ تسمیہ: اس میں جلد کا رنگ سبز ہو جاتا ہے۔ اسی مناسبت سے اس کا نام خضرہ رکھا گیا ہے۔

سبب: قبض دائمی۔

فساد الدم (فساد خون) کی ایک خاص قسم ہے۔ جس میں نمایاں پہلو فاسد اجزا و سمیت ہے۔

علاج فساد الدم: نقوع شاہترہ۔

استسقاء:

استسقاء کے معنی پیٹ میں زرد پانی جمع ہو جانے کے ہیں۔

تعریف: ایک خوفناک مادی مرض ہے جس کا سبب بارد اور غیر طبعی مادہ جو اعضا کے رخنوں وخلاؤں میں ٹھہر جاتا ہے اور ان سے تمام بیرونی اعضاء پھول جاتے ہیں۔

بالفاظ دیگر: جب عوق سے کون کی ماہیت مترشح ہو کر جلد یا غشاء مخاطی کے نیچے خلاؤں اور خانوں میں یا کسی جوف میں جمع ہو جاتی ہے تو اسے اصطلاحی طور پر ''استسقاء'' کہتے ہیں۔

جرجانی: جس طرح معدہ کے عف سے جوع البقر عارض ہوتا ہے اسی طرح جگر کے ضعف سے استسقا پیدا ہوتا ہے۔

استسقاء کی صورت میں صبر (ایلوا) اور روٹی ممنوع ہے۔ (صبر جگر کیلئے نہایت مضر ہے۔)

استسقا کی مفید عام ادویہ: دبیدالورد، دواءالکرکم، شربت دینار، شربت بزوری، مروقین۔

اقسام: 1۔زقی 2۔لحمی 3۔طبلی

استسقاءزقی:

مترادف: استسقاءبطنی، حبن۔

وجہ تسمیہ: زق کے معنی ''مشک'' کے ہیں اس مرض میں پانی کے جمع ہونے سے پیٹ مشک کی طرح پھول جاتا ہےاس لئے اس کو بطنی، زقی کہا گیا ہے۔

استسقاء زقی میں شکم کے احشاء کے اندر پانی جمع ہوجاتا ہے۔ یہ پانی پردہ صفاق وثرب کے درمیان (جوف ثرب میں) یا ثرب وآنتوں کے درمیان (جوف صفاق) جمع ہوجاتا ہے۔

استسقاء زقی باقی تمام قسموں سے زیادہ ردی ہے۔(رازی وبیشتر اطباء)

علامات: خضخضہ یعنی پانی آواز اور رجرجہ یعنی لہریں پہلو بدلنے و ہاتھ مارنے پر معلوم ہوتی ہے۔

استسقاءزقی میں اعضاء متورم نہیں ہوتے ہیں بلکہ ان میں لاغری لاحق ہوجاتا ہے۔

استسقاء کے معینہ نسخہ جات: وریدہ افسنتین، آٹھ پہری اجوائن۔

عمل بزل: استسقاءزقی میں جوف شکم کے اندر سوراخ کر کے پانی نکالنے کے عمل کو کہتے ہیں۔

میل نہاں (مبزال) فارسی لفظ ہے۔ سلائی چھپی ہوئی۔عمل بزل میں کام آنے والا آلہ جس سے سوراخ کیا جاتا ہے۔

استسقاءلحمی (استسقاءعام):

تعریف: اس میں تمام اعضاء پھول جاتے ہیں اور گوندھے ہوئے آٹے کے مانند ہوجاتے ہیں۔

سبب: ضعف گردہ۔

استسقاءلحمی تمام قسموں سے کم خطرناک (اسلم) ہے۔

یحییٰ بن مالویہ: استسقاءلحمی سب سے زیادہ ردی ہے۔

استسقاءطبلی (استسقاءیابس):

استسقاء طبلی میں پانی کی جگہ غلیظ اور ناقابل تحلیل ریح ان مقامات میں جمع ہوجاتا ہے جہاں استسقاءزقی کے اندر پانی جمع ہوتا ہے۔اسی وجہ سے بقراط نے اس کا نام استسقاءخشک رکھا ہے۔

طبلی درحقیقت نہ استسقاء ہے اور نہ اس کے اقسام میں داخل ہے بلکہ نفخہ کی ایک خاص قسم ہے۔
صاحب کامل: برودت کبد: مولد ریاح اغذیہ۔
شیخ بوعلی سینا: ہضم معدی کا فساد۔
داؤد انطاکی: مجاری کے سدے۔
سمرقندی: جگر کی حرارت ومعدے کی برودت ورطوبت۔
استسقاء طبلی میں ناف بہت زیادہ ابھر جاتی ہے۔
سنجرینیا: سن جری نیا: ایک معجون کا یونانی نام ہے۔
تلیف الکبد: تلیف: ریشہ دار ہونا۔

صلابت الکبد:

استسقاء زقی کا اہم سبب صلابت الکبد ہے۔ ابتدأ بڑھا ہوا اور Tender ہوتا ہے۔
تشخیصی علامات: قے الدم واسہال سوداوی۔

صغر الکبد (جگر کی لاغری):

مترادف: یرقان خبیث، ہزال اصغر۔
صغر الکبد میں جگر لاغر ہو کر چھوٹا ہو جاتا ہے۔
اقسام: 1۔ حار 2۔ مزمن
خاص علامات: یرقان اور جگر کے حجم کا چھوٹا محسوس ہونا۔
یہ مرض سات روز کے اندر باعث ہلاکت ہوتا ہے۔

عظم الکبد (جگر کا بڑا ہو جانا):

جگر کے حجم کا بغیر ورم کے بڑھ جانا۔ یہ مرض نہیں بلکہ عرض ہے۔
عظم کبد: ان ممالک میں کثیر الوقوع ہے جہاں حمیات اجامیہ زیادہ پائے جاتے ہیں۔
انشقاق الکبد: جگر کا پھٹ جانا۔

یرقان:

تعریف: وہ مرض ہے جس میں بدن کی رنگت کھلے طور پر زرد یا سیاہ ہو جاتی ہے۔

اقسام بلحاظ اخلاط: دو ہیں۔

1۔ یرقان اصغر　　2۔ یرقان اسود

یرقان اصغر: اس مرض میں صفراء کی کثیر مقدار غیر معمولی طور پر خون میں شامل ہوجاتی ہے جس سے تمام بدن کی جلد، آنکھ کا طبقہ ملتحمہ، اور بدن کی اکثر رطوبات ورساخین زرد رنگ سے رنگین ہوجاتی ہیں۔

سبب: مجرائے صفراویہ کا تسدد (کثیر الوقوع)۔

تخم کثوث یرقان اصفر کے لئے نفع بخش ہے (بقراط، رازی)۔

مولی کا پانی 10 / دن تک لگا تار پلانا یرقان کو ختم کر دیتا ہے (ابن سینا، رازی)۔

ماءالجبن 3 / ہفتہ تک پلانے سے یرقان زائل ہوجاتا ہے (رازی)۔

حمیات اجامیہ اور سونوخس کے نتیجہ میں یرقان اصفر ہوجاتا ہے۔

یرقان سیاہ:

مترادف: یرقان اسود، یرقان سوداوی، یرقان سندھی۔

وجہ تسمیہ: یرقان سندھی، ملک سندھ کی طرف منسوب ہے جس کے باشندوں کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ (طبری کا قول بھی یہی ہے۔)

اقسام بلحاظ اسباب: تین ہیں۔

1۔ کبدی　　2۔ طحالی　　3۔ بحرانی

اعظم خان یرقان سیاہ جگر کے اورام صبلہ باردہ سے بھی ہوتا ہے۔

MD MUSTAFA

چند اہم نکات

مرہ صفراء: رقیق بلغم سے ملا ہوا صفراء۔
صفراء محیہ: غلیظ بلغم سے ملا ہوا صفراء۔
صفراء کراثی: گندنا کے پتوں کے مشابہ۔
صفراء زنگاری: جلا ہوا صفراء جس کی رنگر زنگار کے مانند۔ یہ زہر کے قریب ہوتا ہے۔
تیہو یا تہوج: بٹیر سے مشابہ ایک چڑیا۔
ترہل (ڈھیلا پن): وہ حالت جس میں بدن کے ساتھ غذا پورے طور پر نہیں چمٹتی ہے اور بدن پھول جاتا ہے۔
دریدہ کاسنی: نمک طعام اور تخم کاسنی کو پیس کر آگ پر رکھیں جب پھٹ جائے تو چھان کر پلائیں۔
اثاناثیا: کے معنی نفوذ کرنے والی۔
فرقہ محتالہ: وہ حکماء جو محض استفراغ و احتباس سے علاج کرتے ہیں۔ سردار دیو جانس۔
طب خفی: اس قدیم دور کی طب جب لوگ اس کو راز کے طور پر چھپائے رکھتے تھے۔
نسخہ تبرید: آلو بخارا عرق شاہترہ میں مل چھان کر لعاب اسپغول ملائیں اور ریحان یا خاکسی چھڑک پلائیں۔
ورم عضلات شکم: شکم پر جو عضلات واقع ہیں وہ چار جوڑے ہیں۔
غضروف حنجری: سینہ کی ہڈی کا نچلا حصہ جو فم معدہ یا کوڑی کے مقام پر واقع ہے۔
فصل مشترک: وہ درفاصل جو دو چیزوں کے درمیان واقع ہوتی ہے اور دونوں سے تعلق رکھتی ہے۔
مغمز: جگر کا مقام۔
سمک صخری: پتھریلی زمین کی مچھلی یا ایسے دریا کی مچھلی جو پتھریلی زمین پر بہتی ہے۔
اقحوان: بابونہ کی ایک قسم اس کو بابونہ گاؤ بھی کہتے ہیں۔

انبرباریس: زرشک۔
سکباج: ایک غذا ہے جو گوشت، سرکہ، گرم مصالحہ اور مختلف ترکاریوں سے تیار کی جاتی ہے۔
حبن: استقاء شکم۔
پتہ (مرارہ): ایک غشائی تھیلی ہے جس میں سکڑنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔
پتہ میں 3--2 تولہ تک صفراء کی گنجائش ہوتی ہے۔(50ml)
پتہ کی لمبائی 4 قیراط (6 انگشت) چوڑائی ایک قیراط (ایک انگشت)
سونوخس: وہ بخار جو خون کے جوش سے پیدا ہوتا ہے اور بادی کے بغیر ہوتا ہے۔
ریتلا: ایک قسم کی لکڑی۔
آب لبلاب: عشق پیچہ۔
سدہ کی صورت میں ایسی ادویہ سے پرہیز کرنا چاہئے جو تولید صفراء کی محرک ہیں۔
تریاق سمی میں تریاق کبیر مجرب ہے۔(جالینوس، ثابت بن قرہ)
ریباسیہ: ریباس کی غذا جو زرشک کے مشابہ ہے۔
کشکیہ: آش جو کی غذا۔
مجرای کبدی و صفراوی کے سدے میں علی الخصوص کرم کلہ کا پانی پلانا مفید ہے جس میں روغن بادام تلخ و مغز املتاس ڈالا گیا ہو۔

MD MUSTAFA

امراض طحال

تشریح طحال:

عرض طحال: 7×6×2 انگشت (یا 5×4×1 قیراط)۔

طحال کی ساخت میں بھی سرخ سیاہی مائل گوشت، وریدیں، شریانیں اور اعصاب ہوتے ہیں اور اس کے اوپر صفاق کا استر ہوتا ہے۔

وزن: جوانوں میں 14-12 رتولہ۔

شکل: مستطیل اور چپٹی اور رنگ سیاہی مائل بیرونی حصہ محدب اور اندرونی حصہ مقعر ہے۔

مقام طحال پسلیوں کے درمیان کی آٹھویں، نویں اور دسویں فضاؤں کے مقابل ترچھے طور پر خط ابطی کے متوازی رہتی ہے۔

امراض طحال:

سوءمزاج طحال:

اقسام: آٹھ قسمیں ہیں۔

ورم وصلابت طحال (تلی کی سختی):

ورم طحال علی العموم سخت ہوا کرتے ہیں۔

ورم طحال یہ نادرالوقوع ہے۔ (ابتدأ و اصالتاً)۔

اقسام بلحاظ اخلاط:

1۔ دموی 2۔ صفراوی 3۔ بلغمی 4۔ سوداوی

بقراط: جب طحال بڑی ہوجاتی ہے تو بدن لاغر اور جب چھوٹی ہوجاتی ہے تو بدن موٹا ہوجاتا ہے۔

جالینوس نے کتاب اعضاء المہ میں لکھا ہے کہ طحال کا بڑا ہونا اس امر کی روشن دلیل ہے کہ بدن میں ردی اخلاط موجود ہیں۔ اور اس کا لاغر ہونا اس امر کو بتاتا ہے کہ اخلاط ٹھیک ہیں۔

علاج ورم طحال سوداوی: قرص فنجکشت۔

تقیح طحال (تلی میں پیپ پڑ جانا):

مترادف: دبیلہ، خراج طحال۔

تقیح طحال: شاذونادر ہوتا ہے۔

امتلاء طحال: طحال کی رگوں میں معمولی مقدار سے زیادہ خون جمع ہوجاتا ہے۔

کھانا کھانے کے بعد تھوڑی دیر کے لئے تل بڑھ جایا کرتی ہے۔

ضعف طحال:

اقسام: 1۔ عظم طحال 2۔ ابیضاض دم

عظم طحال

عظم طحال: سے مراد تلی اپنے حجم و مقدار میں بڑھ جائے۔ تلی دس گنا بڑھ جاتی ہے۔

حقیقی سبب: ہمارے ملک میں عموماً حمیات اجامیہ کے بار بار لاحق ہونے سے پیدا ہوتا ہے۔

عظم طحال اگر ایک عرصہ تک رہے تو اس کو سوء مزاج طحالی (سوداوی) کہا جاتا ہے۔

عظم طحال مزمن: جو اکثر اوقات مدت تک رہتا ہے۔

مخصوص دوا: دریدہ افستنین۔ (بنگلور)

ابیاض دم:

مترادف: دم ابیض۔

تعریف: خون کے سفید اجزا کی مقدار بہت زیادہ ہوجاتی ہے اور سرخ اجزا کی مقدار گھٹ جاتی ہے۔

ابیاض دم: کے ساتھ عظم طحال بھی ہوتا ہے۔

خون کے سفید دانے مندرجہ ذیل صورتوں میں کم ہوا کرتے ہیں:

- تلی ماؤف ہوجائے۔
- ہڈیوں کا گودہ ماؤف ہوجائے۔
- بدن کی گلٹیاں ماؤف ہوجائیں۔
- ایام حمل میں۔
- ورم حار اور حالت قروح میں۔

نفخہ طحال (تلی کا اپھارہ):

سبب: ہضم طحالی کا فساد

مخصوص دوا: حرف (ہالون، حب الرشاد)۔

رمل وحجارۂ طحال (طحال کی پتھریلی وریگ):

رمل وحجارہ طحال: شاذونادر۔

سدد طحال: میں حب ریوندوشربت دینار مفید ہے۔

MD MUSTAFA

چند اہم نکات

غرب: بید کی قسم کا ایک درخت ہے۔

مائیں: جھاؤ کے پھل۔

مغاث: میدہ کی لکڑی۔

کرویا: شاہ زیرہ۔

چوب گز: چوب جھاؤ۔

محاجم ناریہ: آگ کی سنگھیاں۔

ناحیہ طحال: طحال کی طرف۔

بانقراس کی شکل زبان کے مانند ہوتی ہے۔

عرض بانقراس $6 \times 1.5 \times 1$

وزن بانقراس: تین چار اوقیہ (۸ / سے ۱۰ / تولہ)

بانقراس میں دو سطحیں دو کنارے اور ایک جسم ہوتا ہے۔

MD MUSTAFA

امراض گردہ

گردہ کی تشریح:

گردہ: کلیہ۔

کلیتین: دونوں گردے۔

گردہ: دراصل سخت گوشت کی دو سرخ گلٹیاں ہیں جو پیشاب کو خون سے جذب کر کے حالبین کے ذریعہ مثانہ کی طرف روانہ کرتی ہیں۔دایاں گردہ بائیں سے کسی قدر نیچے ہوتا ہے۔

عرض گردہ: 4×2.5×1 / قیراط یا 6×4×1.5 / انگشت۔

وزن: مردوں میں 20-10 / تولہ۔اور عورتوں میں 10 تولہ سے سولہ سترہ تولہ تک۔

جیب الکلیہ: گردہ میں اندر کی جانب ایک کھندانہ ہوتا ہے جس کی راہ ورید، شریان اوا عصاب نفوذ کرتے ہیں۔

حالبین: یہ دونالیاں ہیں جو گردہ کے جوف سے شروع ہو کر ناف تک جاتی ہیں۔ ہر ایک نالی کی لمبائی سولہ سے اٹھارہ قیراط (27-24 / انگشت) ہوتی ہے۔

ساخت: ریشہ دار، عضلی، مخاطی (تین پرت)

کلاہ گردہ: تاج الکلیہ، کنظرہ۔

کلاہ گردہ: گردہ کی بالائی سطح کی دو گلٹیاں ہیں۔

عرض کلاہ گردہ: 2×1.5×1 / انگشت

وزن کلاہ گردہ: 7-3 / ماشہ۔

امراض کلیہ:

سوءمزاج کلیہ:

اقسام: 1۔ حار 2۔ بارد

برودت گردہ میں معجون کمونی سے بہت زیادہ نفع ہوتا ہے۔

هزال کلیہ:

تعریف: گردے لاغر اوران کی چربی کم یا بالکل فنا ہوجاتی ہے۔

ادویہ مخصوصہ: دواءالترنجبین۔

ضعف الکلیہ: پیشاب گوشت کے پانی (دھووَن) کے مانند سرخ آتا ہے۔اکثر کمر و پشت میں درد ہوتا ہے۔

ضعف گردہ میں بھیڑ اور اونٹنی کے دودھ بے نظیر چیزیں ہیں۔

ریح الکلیہ (گردے کی ریاح): نادر و قلیل الوقوع ہے۔

وجع الکلیہ (درد گردہ):

درد گردہ کے لئے آبزن نہایت مفید ثابت ہوتے ہیں۔

ورم کلیہ (ورم گردہ):

اقسام: 1- حار (حاد) 2- بارد (مزمن) 3- صلب

ورم حار: یہ ورم خصوصی طور پر گردہ کے مجاری بولیہ (انابیب) میں ہوتا ہے۔

ورم گردہ کے بیشتر اقسام میں بلغم کی مخصوص قسم (رطوبت بیضیہ) بکثرت خارج ہوا کرتی ہے۔

ورم حار میں گردے متورم ہو کر حجم میں بڑے اور وزن میں بھاری (چوگنے) ہوجاتے ہیں۔اوران کی رنگت گہری سیاہی مائل ہوجاتی ہے۔

ورم کلیہ: مختلط بخار خفیف اور لرزہ کے ساتھ چڑھتا ہے۔

ورم حار سے پورے طور پر اچھا ہونے کی علامت: استسقاء وتہبج کی علامت کا غائب ہوجانا۔

گردہ کی خرابی سے جو استسقاء شروع ہوتا ہے وہ پپوٹے اور چہرے سے شروع ہوا کرتا ہے۔

مدرات کا استعمال اس حالت میں قطعاً جائز نہیں ہے۔

ابن سینا: گردہ کے اورام وقروح کے لئے سکون اور راحت سے بہتر اور کوئی چیز نہیں۔

اعظم خان ورم گردہ میں گوشت اور مٹھاس سے پرہیز مناسب ہے۔

ورم بارد: کولہے کے قریب بغیر سخت درد اور بغیر سوزش کے بوجھ ہوتا ہے۔یہ درد قولنج سے مشابہ ہوتا ہے۔

ورم صلب (تشحم کلیہ):

ورم صلب علی العموم اورام حارہ کے بعد اور بعض اوقات اورام باردہ کے بعد لاحق ہوتا ہے۔

ورم صلب سے اکثر اوقات تہبج اور استسقاء پیدا ہوجاتا ہے۔

طبری ورم صلب سے دق پیدا ہوجاتی ہے۔

ورم صلب کا علاج ایک سال یا اس سے زیادہ تک کرنا پڑتا ہے۔

طبری: ورم گردہ صلب سے کبھی دق پیدا ہوجاتی ہے۔

ورم گردہ میں افیون کے مرکبات منع ہیں۔

ورم مزمن:

اقسام ورم مزمن بہ اعتبار ماہیت و علامات:

1۔ ورم انبوبی　　2۔ ورم خلالی

ورم انبوبی:

مترادف: ورم جوہری، تشحم کلیہ۔

ورم انبوبی: میں پیشاب کی باریک نالیاں ماؤف ہوتی ہیں۔

ورم انبوبی زیادہ تر جوانوں میں ہوتا ہے۔

ورم انبوبی میں استسقاء نمایاں قاورہ غلیظ و بھاری مقدار میں کم اور رطوبت بیضیہ کی مقدار اس میں زیادہ۔ ورم انبوبی میں گردہ بڑا ہوجاتا ہے۔

ورم خلالی:

مترادف: تحبب کلیہ۔ (تحبب: دانہ دار ہوجانا)

ورم خلالی: ان نالیوں کے درمیان کی رباطی ساختیں ماؤف ہوتی ہیں۔ (خلال: درمیان کا رخنہ)

علامات مخصوصہ: استسقاء کا غائب ہونا۔ قارورہ میں رطوبت بیضیہ کی کمی و قارورہ زیادتی 40/سال سے پہلے شاذ و نادر ہے۔ ورم خلالی میں گردے بہت چھوٹے اور ان کا وزن کم ہوجاتا ہے۔

تشمع الکلیہ:

معنی: تشمع: موم بن جانا۔ موم کی ساخت میں تبدیل ہوجانا۔

تشمع کلیہ: بعد الموت معائنہ میں گردہ بڑا اور زردی مائل نظر آتا ہے بیرونی سطح ہموار ہوتی ہے۔

سبب: علی الخصوص تقرح سلی و تقرح عظام۔

قروح الکلیہ (زخم گردہ):

ورم متقرح عموماً ایک ہی گردہ میں ہوتا ہے۔

قرحیہ کلیہ و مثانہ میں فرق:

قروح گروہ میں سلسل البول کا عارضہ نیز اس کے قشور سرخ ہوتے ہیں، گردہ کا مقام کمر ہے۔

قروح مثانہ میں پیشاب مشکل سے خارج ہوتا ہے اسکے قشور سفید ہوتے ہیں مثانہ کا مقام پیڑو ہے۔

قروح گردہ کے لئے تے بہترین علاج ہے۔ (جالینوس حیلۃ البر)

جرب الکلیہ (گردوں کے دانے):

جرب سے مراد وہ چھوتی چھوٹی پھنسیاں جو گردوں میں پیدا ہو کر پھوٹ جاتی ہیں۔

سبب: صفراوی یا شورا خلاط۔

ذیابیطس:

مترادفات: سلسل البول (پیشاب کا برابر ہونا)، استسقاء انمس (مثانہ کا استسقاء)، دولاب (رہٹ، چرخی، چکر)، معطشہ (پیاس لگانے والا)، دوارہ: چکر کھانے والا)، برکاریہ (پرکار والا)، زلق الکلیہ۔

تعریف: وہ مرض جس میں پیا ہوا پانی تھوڑی دیر کے بعد پیشاب کی صورت میں اسطرح خارج ہوتا ہے جس طرح عرض زلق الامعاء و زلق المعدہ میں غذا خارج ہوجایا کرتی ہے۔

صاحب کامل: ذیابیطس ایک ردی مرض ہے جس کا نتیجہ گا ہے ذوبان اعضا اور دق ہوا کرتا یہ جب یہ مرض مستحکم ہوجاتا ہے تو جگر ضعیف اور بدن میں لاغری آجاتی ہے اور جلد پر خشکی وقشف (بھوسی جھڑنا) کا غلبہ ہوجاتا ہے۔

اقسام: 1۔ ذیابیطس حار 2۔ ذیابیطس سادہ

ذیابیطس حار:

مترادف: ذیابیطس شکری، شہریہ، بول سکری، بول شیریں، مدھ پرمیہ (ہندی)۔

سمرقندی: ذیابیطس شکری کا سبب گردوں کا سوء مزاج حار ہے۔

اعظم خان: جس پیشاب میں شکر ہوتی ہے اسے بول شیریں اور شہدیہ اور ہندی میں مدھ پرمیہ کہا جاتا ہے۔ ایسے پیشاب میں چیونٹیاں لگتی ہیں۔

جب مطلقاً ذیابیطس کا لفظ بولا جاتا ہے تو اس سے مراد ذیابیطس شکری ہی لی جاتی ہے۔

قدماء: نے شکر کو حار اور مسخن اسی معنی سے لکھا ہے کہ اس سے بدن کے حرارت میں اضافہ ہوتا ہے۔

ذیابیطس حار: ادھیڑ اور زیادہ عمر کے لوگوں میں پیدا ہوا کرتا ہے۔

علامات تشخیصہ: پیشاب کی کثرت اور اس میں شکر کا آنا، پیاس کی شدت، بھوک کی زیادتی اور جسم کی لاغری۔

ذیابیطس میں بے ہوشی کی ابتدا: آہستہ آہستہ ہوتی ہے۔

گڑمار بوٹی: گوالیار و جھانسی کے علاقہ میں بکثرت پائی جاتی ہے اور اس مرض کیلئے اچھی چیز ہے۔

ذیابیطس سادہ:

مترادف: کثرت بول، معطشہ۔

ذیابیطس سادہ میں شکر نہیں خارج ہوتی ہے اسی کو مخصوص طور پر کثرت بول کہتے ہیں۔

ذیابیطس سادہ زیادہ تر لڑکوں کو ہوا کرتا ہے۔

شیخ بوعلی سینا نے لکھا ہے کہ یہ قسم میرے مشاہدہ میں کبھی نہیں آئی۔

ذیابیطس سادہ میں بول کی مقدار 24 گھنٹہ میں: 8 سیر۔

حصاۃ و رمل گردہ (گردہ کی پتھری و ریگ):

ابن سینا: پتھر و ریگ کے پیدا ہونے کا سبب اور اس کی نوعیت، گردہ و مثانہ میں یکساں ہے۔

سمرقندی: گردوں کی پتھری کا فاعل سبب حرارت اور مادی سبب غلیظ لیس دار رطوبت ہے۔

فاعلی سبب: وہ سبب جس سے کوئی فعل وقوع پاتا ہے۔

مادی سبب: جو شے کا مادہ اور سامان ہوتا ہے۔

ریگ اس وقت پیدا ہوتی ہے جب کہ مادہ زیادہ غلیظ اور لیسدار نہ ہو۔

پتھری اس وقت پیدا ہوتی ہے جب کہ مادہ زیادہ غلیظ اور لیسدار نہ ہو۔

شیخ: پتھری پیدا ہونے کے لئے دو چیزیں ضروری ہیں۔ 1۔ غلیظ مادہ 2۔ غلیظ مادہ کا رکنا

جالینوس: گردے میں پتھری گاہے قرحہ سے پیدا ہوتی ہے جب کہ پیپ خارج نہ ہو اور وہ وہیں متحجر ہو کر پتھری کی شکل اختیار کر لے۔

اقسام حصاة: پانچ ہیں۔

1-حصات بولیه: گول یا بیضوی، ہموار یا دانہ دار اور وزنی ہوتی ہے۔سب سے کثیر الوقوع ہے۔ رنگ سرخ زردی مائل بھورا۔کانٹے سے گول گول دائرے نظر آتے ہیں۔ یہ ترش بول میں بنتی ہے۔

2-حصات لینه: یہ قسم نرم اور عموماً بڑی نہیں ہوتی ہے۔

3-حصات توثیه: بہت سخت، سیاہی مائل بھورا اور شہتوت کے مانند ناہموار ہوتی ہے۔چکنی گول خاکی یا بھورے رنگ کی ہوتی ہے۔

4-حصات ذوبانیه: یہ بورقی یعنی کھاری قارورہ میں بنتی ہے۔سفید نرم اور بھربھری ہوتی ہے۔

5-حصات قیمولیادی: سفید، کھڑیا مٹی کے مانند ہوتی ہے۔آسانی سے ٹوٹ سکتی ہے۔حجم مٹر سے مرغی کے انڈے کے برابر ہوتا ہے۔

درد کا دورہ: یہ باریاں اس وقت آتی ہیں جب پتھری سرک کر حالب میں پھنس جاتی ہے۔

درد کی مدت: ایک ماہ سے ایک سال تک۔

ابن سینا: پتھری کے حرکت کرنے کی علامت یہ ہے کہ درد کمر سے کنجران کی طرف اترتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔

وقفہ درد: جب درد تھم جائے تو سمجھنا چاہئے کہ پتھری مثانہ میں پہنچ گئی۔

MD MUSTAFA

چند اہم نکات

نورستہ انگور: کونپل انگور

آب برگ نورستہ انگور: انگور کے کونپل کا پانی۔

کافور: گردوں کی تبرید کے لئے زبردست تاثیر رکھتا ہے۔

تدابیر مخبصہ:

رامک: ایک مرکب ہے جوست آملہ اور دیگر دواؤں سے تیار کیا جاتا ہے۔

سک: عصارۂ آملہ کا ایک خوشبودار مرکب۔

قسب: ایک قسم کا لیسدار چھوہارا۔

روغن زنبق: روغن چنبیلی۔

حمیات مختلطہ: بے قاعدہ بخار۔

آبزن: دواؤں کے گرم پانی میں مریض کو بٹھانا۔

ادویہ مفجرہ: ورم کا پھاڑنے والی دوائیں۔

بزور منقیہ مدرہ: صاف کرنے والے اور پیشاب جاری کرنے والے تخم۔

بزور ملحمہ: زخم بھرنے والے تخم۔

اندرون اعضاء کے ورم کے لئے مغز املتاس کی تاثیر نہایت زبردست ہے۔

روغن خشک: گوکھرو۔

قشور: چھیچھڑے۔

قرحہ: وہ تفرق اتصال جو گوشت جلد غشاء مخاطی وغیرہ میں پیدا ہوتا ہے اور پک جاتا ہے۔

کتاب حیلۃ البر: جالینوس۔

بقراط: غذا کو وقود (ایندھن) کی اصطلاح سے یاد کرتا ہے۔

شربہ مطفیہ مبردہ: حرارت کو بجھانے والے شربت۔

برہان الدین نفیس: خون میں عصیر العنب (انگور کے رس) جیسی ایک چیز پائی جاتی ہے جو بعض اوقات شراب میں مستحیل ہو جاتی ہے۔

اسفاناخیه: پالک کی غذا

رطبه: اسپست۔

نطروناب: کھارا پانی۔

حرشف: کنکر۔

کڑ: کوٹا ہوا۔

بلاد الحصات: بعض مقامات میں خصوصیت کے ساتھ پتھریاں زیادہ پیدا ہوا کرتی ہیں۔ مثلاً ممالک متوسط ہند، راجپوتانہ۔

MD MUSTAFA

امراض مثانہ

تشریح مثانہ:

مثانہ: ایک تھیلی ہے جس میں پیشاب جمع ہوتا رہتا ہے۔ یہ پیٹرو میں واقع ہے۔

شکل: بچپن میں: مخروطی، جوانی میں جبکہ خالی ہو: مثلث، معمولی بھرا ہوا ہو: گول، خوب بھرا ہوا ہو: بیضوی۔

مثانہ: میں عام طور سے 60-50 رتولہ تک پیشاب سما سکتا ہے۔

مثانہ کی گردن غدہ مذی چاروں طرف محیط ہوتی ہے۔

احلیل (مجرائے بول): پیشاب کی ایک نالی ہے جس کے چاروں طرف جھلی ہوتی ہے۔

لمبائی: آٹھ نو قیراط (14-12 رانگشت) مردوں میں۔ دو تین انگشت عورتوں میں۔

اس کا پہلا حصہ غدہ مذی سے گھرا ہوا دوسرا حصہ میں غدہ ودی کی نالیاں اور تیسرے حصہ میں یہ سب سے بڑا جو قضیب کے اندر واقع ہے۔ مجرای بول کی ساخت میں غشاء مخاطی ہوتی ہے۔

غدہ مذی: یہ مخروطی شکل کی چھوٹی اور سخت گلٹی ہے۔ اس کی نالیاں بیس ہوتی ہیں۔

لمبائی: 2×1.5×1.5 انگشت

وزن چھ درہم (بیس ماشہ)

مذی: ایک قسم کی سفید لیسدار رطوبت ہے جو غدہ مذی سے پیدا ہوتی ہے۔

بعض اطباء: مذی شہوت کے وقت مجرائے بول تر اور چکنا رکھتی ہے۔

متاخرین: یہ رطوبت خصیہ کی رطوبت سے مل کر منی کا ایک جز بناتی ہے۔

غدہ ودی: یہ دو چھوٹی چھوٹی گول مٹر کے دانہ کے برابر زرد رنگ کی گلٹیاں ہیں۔

ودی: ایک خاص قسم کی رطوبت جو غدہ ودی سے پیدا ہوتی ہے۔

قدماء: پیشاب کے وقت مجرائے بول کو تر کرتی ہے۔

متاخرین: یہ رطوبت منی کے ساتھ مل کر پیشاب کا ایک جز بناتی ہے۔

امراض مثانہ:

ورم مثانہ:

اقسام: 1۔ حاد 2۔ مزمن

سبب: تیز قسم کے خون اور صفراء۔

ورم مثانہ حاد: میں عدم شفا کی صورت میں مریض 12-7/ یوم کے اندر مر جاتا ہے۔

ورم مثانہ حاد: میں بارد اور قابض ضماد لگانا منع ہے۔

ورم مثانہ حاد: میں ایک ہفتہ بعد محلل اورام ضماد لگائیں۔

ورم مثانہ حاد: میں شراب میفختج مفید ہے۔

قروح مثانہ:

صاحب اکسیر: مثانہ کا قرحہ مشکل سے اچھا ہوتا ہے علی الخصوص مشائخ میں۔

رازی: پیشاب کی بدبو پیپ کے ساتھ ہوتی ہے علی الخصوص اگر زخم دوسرے آلات بول میں نہ ہو بلکہ مثانہ میں ہو۔

خاص دوا: قرص کا کنج۔

ماء العسل: زخم کو میل و پیپ سے اس قدر صاف کرتا ہے کہ اس کے مقابل میں کوئی دوسرے دوا نہیں ہے۔(نفیس)

جرب مثانہ: مثانہ کی پھنسیاں۔

جمود الدم فی المثانہ (مثانہ میں خون کا جم جانا):

ادویہ مخصوصہ: پنیر مایہ خرگوش۔

وجع المثانہ (درد مثانہ):

بعض اوقات درد مثانہ کا سبب بحران ہوتا ہے جو براہ بول ہونے والا ہو۔

ریح المثانہ (مثانہ کی ریح):

ریح المثانہ: کو بول الریح کہا جاتا ہے یہ امراض باردہ میں سے ہے۔

لذع المثانہ: مثانہ کی خراش۔

مثانہ کی پتھری علی الخصوص عورتوں میں کم پیدا ہوا کرتی ہے۔

احتباس البول و عسر البول: پیشاب کا بند ہو جانا یا مشکل سے آنا۔

تسمم بولی: پیشاب بند ہو جانے کی حالت میں جب فضلات بولیہ خون سے خارج نہیں ہوتے تو وہ سارے جسم میں پھیل کر ایک عام فساد پیدا کر دیتے ہیں۔ جس کا نام تسمم بولی ہے۔

تقطیر البول (قطرہ قطرہ پیشاب آنا):

تقطیر البول: درحقیقت عسر بول کی جنس سے ہے۔ (خجندی)

استرسال: پیشاب کا قطرہ قطرہ آنا ایک درمیانی حالت ہے نہ بالکل احتباس اور نہ بہ سہولت جاری۔

ادویہ مخصوصہ: معجون ماسک البول اور اطریفل صغیر + سنجرینا نافع ہیں۔

سلسل البول (پیشاب کا بہنا):

سلسل البول: پیشاب کا بلا ارادہ خارج ہو جانا۔

سلسل البول اگر بحران کی وجہ سے ہو تو روکنے کی اجازت نہیں۔

بول فی الفراش (بستر پر پیشاب کر دینا):

بول فی الفراش علی العموم بچوں کو ہوتا ہے۔

خصیہ بز بھون کا کھانا یا گردے بھون کر کھانا اور اس کی مداومت کرنی اس باب میں مجرب ہے۔

بول الدم (خون کا پیشاب):

بول غسالی: پیشاب دھوون کی طرح گلابی ہو جاتا ہے۔

بول الدم انفتاح عروق کی وجہ سے ہو تو خون نسبتاً تھوڑا آتا ہے۔

بول الدم انشقاق عروق کی وجہ سے ہو تو خون زیادہ و یکبارگی آتا ہے۔

خون کلیہ سے آئے گا تو وہ پیشاب میں ملا ہوا ہوگا اس کی رنگت سفید سیاہی مائل اور گردے کے قشور ہوں گے۔

خون مثانہ سے آئے گا تو پیشاب کے بعد خالص خون ہوگا۔ یا آخری پیشاب میں ملا ہوا ہوگا خون کے منجمد ٹکڑے ملیں گے۔

خون مجرای بول سے آئے گا تو پیشاب دھار سے یا قطرہ قطرہ آئے گا۔

خون غدہ مذی سے آئے گا تو پیشاب کے بعد اور مقدار تھوڑی ہوگی۔
عروق کا یہ انفتاح وانشقاق کبھی کبھی شدید قسم کے تمدد وکزاز سے پیدا ہوتا ہے۔
عروق کا یہ انفتاح وانشقاق ہو تو باسلیق کی فصد مفید ہے۔
حرقت البول (سوزش پیشاب):
حرقہ: سوزاک بھی دراصل حرقت البول ہے۔
مخصوص ادویہ: پوست فالسہ شکری۔ (بنگلور)
پیشاب دو قوتوں کی وجہ سے دفع ہوتا ہے۔ 1۔قوت دافعہ ارادی 2۔قوت دافعہ طبعی
منی محض طبعی قوت دافعہ سے دفع ہوا کرتی ہے۔
سوزاک:
مترادف: زہرہ (حسن کی دیوی)، النکال (عبرت انگیز سزا)، عقوبہ (سزا)، حرقہ (سوزش)۔
امراض زھریہ: وہ امراض خبیثہ (سوزاک، آتشک) جو بدکاری سے لاحق ہوتے ہیں۔
حرقہ: حرقت البول کی وہ قسم ہے جس میں مجرای بول پہلے متورم اور اس کے بعد متقرح ہوجاتا ہے۔
مرد و عورتیں دونوں یکساں مبتلا ہوتے ہیں۔
حدار نکالی (سوزاکی گھٹیا): سوزاک کی صورت میں مفاصل کا متاثر ہونا۔
اقسام بلحاظ شدت وحدت: 1۔ حادہ (جدیدہ) 2۔ مزمنہ (زلقہ)
گوری اقوام میں اس مرض کی استعداد زیادہ پائی جاتی ہے۔
ورم عموماً مجامعت کے دوسرے تیسرے اور گاہے پانچویں ساتویں روز احلیل میں پیدا ہوجاتا ہے۔
سوزاک کا پہلا درجہ: تین چار روز۔
سوزاک کا دوسرا درجہ: دو تین ہفتہ۔
سوزاک مزمن عرصہ دراز تک قائم رہے تو احلیل تنگ ہوجاتا ہے۔
زمانہ مدت وشدت: عموماً تین ہفتہ اس زمانہ میں پچکاری نہیں کرنا چاہئے۔
سوزاک حاد: متواتر ایک ماہ تک استقلال و پرہیز کے ساتھ علاج کرنا چاہئے
سوزاک مزمن: دو ڈیڑھ ماہ تک استقلال و پرہیز کے ساتھ علاج کرنا چاہئے۔

سوزاک مزمن: میں بلا پس و پیش پچکاری کریں و نہایت ضروری سمجھیں۔

سوزاک میں ایک دن میں پچکاری کی زیادہ سے زیادہ تعداد: چار پانچ مرتبہ۔

پچکاری کے درمیان وقفہ: 3رگھنٹہ۔

سفوف شورہ قلمی: سوزاک اور سیلان ریم کے لئے مجرب و معمول ہے۔

نسخہ پوست فالسہ: سوزاک اور اکثر امراض مجاری بول کے لئے جو حرارت کی وجہ سے ہو نہایت مفید ہے۔

حرقت النساء (سوزاک مستورات): عورتوں میں اس کی ابتدائی آفت، اکثر احلیل یا عنق الرحم کی اندرونی غشاء یا دونوں میں شروع ہوتی ہے۔ جب مرض رحم سے آگے قاذف وغیرہ تک پہنچ جائے تو اکثر اوقات عورت بانجھ ہو جاتی ہے۔

سوزاک کی خاص دوائیں وقوع مرض سے 20-15 ردن کے بعد استعمال کرائیں۔

MD MUSTAFA

چند اہم نکات

ترخر: بار بار زور لگانا۔

قاثاطیر، مبولہ: پیشاب کی سلائی۔

سمر قندی: مثانہ کی پتھری علی العموم بچوں میں پیدا ہوا کرتی ہے اور وہ لوگ لاغر ہوتے ہیں۔

تثقب مثانہ: پیشاب بند ہونے کی صورت میں عجان کے مقام پر عمل دستکاری کے ذریعہ نلکی لگانا۔

شراب میفنحتج: شراب مثلث۔

تخم مدرات: خیارین، ہلیون، پرسیاؤشاں۔

برنج: حالب(Epididymis)۔

ثافیسا: پہاڑی سداب، کا گوند۔

ترھل: ڈھیلا پڑ جانا، کمزور اور بے جان ہو جانا۔

مبولہ: وہ آلہ جس کا نام قاثاطیر بھی ہے۔

مبولہ لدنہ (قاثاطیر لدن) وہ انبوبہ ہے جو دھات کے بجائے صمغ مرن (ربر) سے بنایا جاتا ہے۔

روغن ناردین: سنبل رومی۔

ووقو: تخم گاجر جنگلی۔

تخم لغت بڑی: جنگلی مولی۔

تسمم: زہریلا ہو جانا۔

ورم السرہ: ناف کا ورم۔

انفتاح: کھل جانا۔

انشقاق: پھٹ جانا۔

اعضا مجاورہ: اردگرد کے اعضاء۔

امراض اعضاء نسل مردانہ

تشریح اعضاء تناسلیہ:

قضیب: وہ مخصوص عضو جس کا قدرتی فعل مردوں کے مادۂ تولید کو اس کے اصلی مقام استقراء تک پہنچانا ہے۔

حشفہ (سپاری): قضیب کا اگلا سرا۔

جسم قضیب: سپاری کے بعد والا حصہ۔

اصل القضیب (قضیب کی جڑ): وہ ریشہ دار ڈوریاں جس کے ذریعہ پیٹرو کے مقام کی ہڈیوں سے متصل ہے۔

جسم قضیب کے اندر تین جسم ہوتے ہیں: دو جسم اجوف اور تیسرا جسم اسفنجی جس کے اندر پیشاب کی نالی ہوتی ہے۔

قلفہ: حشفہ اصلی حالت میں ایک غلاف سے ڈھکا رہتا ہے جس کو قلفہ کہتے ہیں۔

نسیج انتسابی: وہ ساخت جس کے ذریعہ قضیب کی خیزش ہوتی ہے۔

خصیتین (انثیین): وہ دو چھوٹی چھوٹی بیضوی شکل کی گلٹیاں ہیں جو کیسہ خصیہ میں لٹکتی ہیں۔

منی: ایک سفید لیسدار رطوبت ہے جو خصیتین سے 10%، Seminal vesical سے 60% اور Prostate سے 30% پیدا ہوتی ہے۔

افیدیذوس (اغدیدوس: برنج): وہ لمبا چپٹا پتلا سا جسم جو خصیتین کے پچھلے کنارے پر ہوتا ہے۔

افیدیذوس: سے مجرای منی شروع ہوتی ہے۔

مجرای منی کی لمبائی دو تہائی گز اور چوڑائی سوا خط (۱/۱۰ قیراط) ہے۔

خصیہ کی عرض: 3×1.5× انگشت۔

خصیہ کا وزن: 20-30 ماشہ۔

بایاں خصیہ کسی قدر دائیں سے بڑا ہوتا ہے۔

خصیہ: پیدائش سے ڈیڑھ دو ماہ قبل شکم کے سوراخوں مجرای اربیہ کی راہ بتدریج خارج ہوتے ہیں اور فوطہ میں پہنچ جاتے ہیں۔

فوطہ (صفن یا خصیہ کی تھیلی): یہ ایک جلدی تھیلی ہے جس کے اندر خصیے لٹکتے رہتے ہیں۔ یہ دو طبقات سے مرکب ہے۔

خزانہ منی (اوعیہ منی): یہ دو غشائی تھیلیاں ہیں جس کی ساخت میں گلٹی کے کچھ ساخت پائے جاتے ہیں۔ ہر ایک تھیلی چار انگشت لمبی اور پون انگشت چوڑی ہوتی ہے۔

مجرای منی: جس کو خصیہ کی نالی بھی کہتے ہیں۔

امراض تناسلیہ مردانہ:

ضعف باہ:

مترادف: عنہ، عنانت، نامردی۔

عنہ: وظیفہ تناسلی پر اگر انسان قطعاً قادر نہ ہو تو اسے عنہ یا عنانت کہتے ہیں۔

ضعف باہ: وظیفہ تناسلی میں طبعی مقتضا کے خلاف ضعف لاحق ہو جائے۔

انسان میں فعل جماع کی اصلی غرض و غایت حصولِ اولاد اور قیام نسل ہے۔

جماع: ایک حرکت ہے جس سے تمام جسمانی اعضاء متاثر ہوتے ہیں۔

اقسام ضعف باہ بلحاظ اسباب: 1۔ ضعف باہ اصلی 2۔ ضعف باہ شرکی (غیر حقیقی: ثانوی)

ضعف باہ اصلی (حقیقی) ضعف باہ جو براہ راست آلات تناسل کی خرابی سے پیدا ہو۔

ضعف باہ اصلی کے دو وجوہ ہیں۔ 1۔ ضعف شہوۃ 2۔ استرخاء الہ (قضیب کا ڈھیلا ہونا)

درجات علاج ضعف باہ: تین درجات ہیں۔

1۔ تبرید و تسکین 2۔ تقویت باہ 3۔ تحریک باہ

مقویات باہ سے مراد وہ چیزیں ہیں جو عصبی قوت کے ذخیرہ کو بڑھاتی اور اعضاء متعلقہ میں مناسب سامان مہیا کرتی ہیں۔ جیسے معجون کلاں، معجون جالینوس لولوی، معجون مومیائی۔

محرکات کا کام محض اعصاب کو چھیڑ کر ان کی خاموش قوتوں کو بیدار و برانگیختہ کرنا ہے۔

ضعف باہ کے مریضوں میں قوت ہاضمہ کا خیال رکھنا اہم ترین امور میں سے ہے۔

نوجوانوں میں مسکنات کی مدت:2/سے ڈھائی ماہ۔

نوجوانوں میں ضعف باہ کے علاج کی مدت:3-2/ماہ۔

ادھیڑ عمر میں ضعف باہ کے علاج کی مدت:4-2/ماہ۔

سرعت انزال:

تعریف: وہ حالت جس میں دخول کے بعد منی جلد خارج ہوجاتی ہے۔بعض اوقات دخول سے قبل بھی۔

سبب: ذکات حس، مادہ منی کی رقت وحدت۔

کثرت شہوۃ:

تعریف: اس سے مراد اس کا اعتدال سے متجاوز ہوجانا جس سے وہ حدود مرض میں داخل ہوجائے۔

مالنخولیا مراقی کے مریضوں میں انتشار زیادہ ہوتا ہے وجہ نفخ وریاح۔

مقلل منی ادویہ: تخم سنبھالو، برگ پودینہ، بھنگ۔

جریان منی ومذی:

جریان منی: پیشاب کے وقت یا اجابت یا شہوانی خیالات کے وقت غیر طبعی طور پر منی کا بے اختیار نکل آنا۔

مردوں کے جریان سے مشابہ عورتوں کا مرض سیلان ہے۔

وہ جریان جو ضعف گردہ کی وجہ سے ہو سب سے ردی ہے۔

مذی: وہ لیسدار رطوبت جو شہوت کے شروع میں بہتی ہے جس سے منی کے راستے نرم ہوجاتے ہیں۔

ودی: وہ لیسدار رطوبت جو پیشاب کے شروع میں بہتی ہے جس سے پیشاب کے راستے نرم ہوجاتے ہیں۔

احتلام:

احتلام کے معنی: خواب دیکھنا

احتلام سے مراد ہے کہ انسان خواب میں کوئی ایسی شہوانی تصویر دیکھے کہ اسے انزال ہوجائے اور اس کے کپڑے ناپاک ہوجائیں۔

احتلام کی زیادتی بھی دراصل جریان ہی کی ایک قسم ہے۔

علاج سیسہ کے پتروں کو پشت پر باندھنا مفید ہے۔

فریسموس:

مترادف: لوتر القضیب، افراط النعوظ۔

وجہ تسمیہ: یونانی زبان میں ایک کھلونے کا نام ہے جس کا عضو مخصوص بحالت انتشار ہوتا ہے اور روم کے لوگ شادیوں میں اس سے کھیل کیا کرتے ہیں۔

بعض: دراصل فریلیموس شیطان کا بچہ کا نام ہے اور کفایتاً و استعارتاً اس کھلونے کو کہہ دیا کرتے ہیں۔

بعض: روم کے باشندے حمام کے دروازوں پر شیطان کی سیاہ شکل بناتے ہیں جس کا عضو مخصوص بحالت انتشار ہوتا اور اس کا ایک ہاتھ عضو مخصوص پر ہوتا ہے اس شکل کو فریلیموس کے نام سے نامزد کرتے ہیں۔

تعریف: ایک مرض ہے جس میں انتشار سخت ہوتا ہے اور عضو مخصوص شہوت کے بغیر شہوت کے ساتھ اسی حالت میں مسلسل قائم رہتا ہے۔

سبب: اعضا منی و جماع کی کوئی اندرونی لذت و ہیجان۔

عذیوط:

تعریف: وہ مرض جس میں انسان جب جماع کرتا ہے تو انزال کے وقت پاخانہ بھی خارج ہوتا ہے۔

عذیوط علی العموم ان کثیف المزاج لوگوں میں ہوتا ہے جن کی شہوت نہایت قوی ہوتی ہے۔

عذیوط بعض اوقات عورتوں میں بھی پیدا ہو جاتا ہے۔

علی العموم عذیوط کے مریضوں کے بدن ڈھیلے ہوتے ہیں۔

عاقونا (اختلاج تناسل):

تعریف: ایک مرض ہے جس میں مردوں اور عورتوں عضو مخصوص پھڑکتا ہے۔ یہ شاذ و نادر ہے۔

عورتوں میں فم رحم پھڑکتا ہے۔

ورم خصیہ (ورم انثیین):

اقسام: ورم خصیہ کی تین قسمیں ہیں۔ 1۔حار 2۔بارد 3۔صلب

خاص دوا: ضماد قیصوم۔

ورم حار: رنگت سرخ، ورم کی مقدار بڑی، درد گرمی اور سوزش ہوتی ہے۔

علاج ورم حار: باسلیق کی فصد۔

ورم بارد: رنگت سفید، چھونے میں نرم اور درد کم ہوتا ہے۔

علاج ورم بارد: اولاً تنقیہ بلغم کی غرض سے قے کرائیں اس کے کے بعد محلل ضماد لگائیں۔

ورم صلب: رنگت سیاہی مائل، ورم میں سختی پائی جاتی ہے۔

علاج ورم صلب: ہڈیوں کے مغز، چربیوں اور گوندوں سے تیار شدہ ضماد لگانا۔

وجع الخصیہ والقضیب: درد خصیہ وقضیب۔

عظم الخصیتین: خصیوں کا بڑھ جانا۔

دونوں خصیے فربہی کے طور پر نہ کہ ورم کے طور پر بڑے ہوجاتے ہیں۔

جب خصیے بڑے ہوجاتے ہیں تو طبعی طور پر منی پیدا نہیں کر سکتے۔

ارتفاع الخصیہ و صغر الخصیہ: خصیوں کا چڑھ جانا، اور چھوٹا ہو جانا۔

دوالی صفن وصلابت صفن:

دوالی صفن: فوطہ کی رگوں کا پھول جانا۔

صلابت صفن: فوطہ کا سخت ہو جانا۔

قرو دوالی: دوالی کا خاص خصیوں میں پیدا ہو جانا جس سے چلنا پھرنا دشوار ہو جاتا ہے۔

قرو دوالی علی العموم بائیں خصیہ میں ہوتا ہے۔

استرخاء الصفن: کیسہ خصیہ کا ڈھیلا ہو جانا۔

سبب: ہوا کی حرارت ورطوبت ہے۔ جیسا کہ بلاد جنوبیہ (دکن کے مما لک) میں ہوتا ہے جو سمندروں سے قریب ہوتے ہیں۔

قروح الذکر والخصیہ: قضیب اور خصیہ کے زخم۔

حکۃ القضیب: قضیب کی خارش۔

حکۃ القضیب اگر شور مادہ کی وجہ سے ہو تو ''ماء کرفس'' مستعمل ہے۔

شقاق القضیب (قضیب میں شگاف پڑ جانا):

خاص دوا: مرہم قیمولیا۔

علامہ نفیس: پیشاب قرحہ کا منقی ہے۔

اعوجاج الذکر (قضیب کی کجی):

سبب: عضو مخصوص کا تناؤ یا کھنچاوٹ

قیل (فوطہ کا پھول جانا):

مترادف: ادرہ، قرو

تعریف: اس مرض میں صفاق کے پھٹ جانے سے نالیوں کے ذریعے کوئی شئے خصیہ کی تھیلی میں اتر آتی ہے۔

قیل بچوں میں کثیر الوقوع ہے۔

قیل ثربی: اترنے والی شئے ثرب ہو تو قیل ثربی کہتے ہیں۔

قیل مائی: مائیت کے انصاب سے ہو تو قیل مائی کہتے ہیں۔

قرو لحمی (ادرہ اللحم): غلیظ مواد کے انصباب سے خصیوں میں غلظت پیدا ہو جائے تو اس کو قرو لحمی کہتے ہیں۔

قیل ریحی: کیسہ خصیہ میں ریح کا جمع ہو جانا۔

قیلہ مائیہ:

اقسام: تین ہیں۔ 1۔ غمدی 2۔ کیسی 3۔ خلقی

غمدی: پانی فوطہ کے لفافہ غمد یہ (طبقہ صفاق) کے جوف میں جمع ہوتا ہے۔

کیسی: پانی پورے غلاف میں نہیں ہوتا بلکہ ایک علیٰحدہ تھیلی میں ہوتا ہے۔

خلقی: پانی مریطا کے جوف میں جمع ہوتا ہے اس لئے دبانے پر شکم کے اندر چلا جاتا ہے۔

مخصوص علامت: خصیوں کے ایک طرف روشنی کی جائے تو دوسری طرف معلوم ہوگی۔

چند اہم نکات

ستمنا: جلق

عصب مجوفہ: قضیب کا جوفدار پٹھہ (سے مراد قضیب کے مجوف اسفنجی اجسام)

غدہ درقیہ: گیگھہ والی گلٹی

غدہ مستدیرہ: نخامیہ

فاطمہ: دودھ چھڑا دینے والی عورت۔

بقراط کا قول: عمل (کام) فربہی لاتا ہے اور بیکاری لاغر کر دیتی ہے۔

موادالنعوظ: وہ سامان جو حرکت و خیزش کا ذریعہ بنتا ہے۔

احساءاللبنیہ: دودھ کے حریرے۔

اسفیدباجات: سادے شوربے۔

تخم تارامیرہ: تخم جرجیر

اغذیہ تاشفہ: خشک غذائیں۔

قلایا بردہ: مصالحہ دار قتلے۔

مشویات متوبنہ: چٹ پٹے کباب۔

تدبیر منعش: قوت باہ کو ابھارنے والی تدبیر۔

Testese descend during 2 month

4th Month inguinal ring

7th Months Inguinal Canal

8th Month Ext. ring

9th Month Scrotum

دواءالشفا: ایک بوٹی کی جڑ ہے۔ مسکن و منوم ہے لیکن یہ قابض نہیں ہے۔

ترنجبین: ضعف باہ میں مفید او ملین ہے۔

قوت ماسکہ: روکنے والی قوت۔

اوعیہ منی: خزانہ منی۔

روغن خلوق: روغن زعفران۔

عجان: سیون: مقعد اور خصیہ کا درمیانی مقام۔

فنجنوش: ایک قسم کا شربت جو انگور نچوڑ سے دوسری قابض دواؤں کے ساتھ بنایا جاتا ہے۔

ایک سیر: 2/رطل کے برابر ہوتا ہے۔

تخم حماض: چوکہ۔

دردناک قسم کے قراقر سے ناممکن ہے کہ انتشار پیدا ہو۔

حالت نزع: جان کنی یا موت کے وقت۔

اشربہ باردہ رطبہ: سرد و تر شربت۔

تخم سنبھالو: تخم فقد (گم کرنے کا تخم اس لئے کہتے ہیں کہ یہ نسل کو گم کر دیتا ہے۔)

مجفف منی: منی خشک کرنے والی۔

قلیہ: زیرہ کے ساتھ بھنا ہوا۔

کردناج: کباب کی ایک قسم۔

آب عصبی الراعی: لال ساگ کا پانی۔

جماع کی لذت: لذت لمسی کی جنس سے ہے۔

قرظ: ببول کی پھلی۔

علامہ نفیس نے اسباب و علامات کو ایران میں لکھی ہے۔

قروح طریہ: تازہ زخم۔

قروح متقادمہ: پرانا زخم۔

غبار کندر: دقاق کندر۔

شراب: دافع عفونت ہے۔ (نفیس)

طین قیمولیا: کھریا مٹی۔

زبد مضوض: کوٹا ہوا زبد۔

سدہ مجری القضیب: نائزہ کا سدہ (سدہ احلیل)

مریطا یا محرابی اربی: وہ تنگ راستہ جو دونوں کنج ران کے پاس صفاق کے کناروں کے جمع ہونے سے پیدا ہوتا ہے۔

صفاق: یہ پیٹ کے ظروف پر پھیلی ہوتی ہے اور ان کو پوشیدہ رکھتی ہے اس کو باریطارون (پھیلی ہوئی) کہتے ہیں۔

ارتفاع: چڑھ جانا۔

صغر: چھوٹا ہو جانا۔

اعوجاج: کجی، خمیدہ ہو جانا۔

بقراط: منی کا بیشتر مادہ دماغ میں تیار ہوتا ہے۔

ابن سینا اگرچہ منی کا سامان اور خمیر دماغ سے ہی آتا ہے مگر ضروری یہ ہے کہ ہر ایک عضو رئیس سے منی کا ایک چشمہ ہو۔

قرشی منی کی پیدائش ان رطوبتوں سے ہوتی ہے جو تمام اعضاء میں شبنم کی طرح پھیلی ہوئی ہیں یعنی رطوبات طلیہ سے۔

MD MUSTAFA

امراض اعضاء نسل زنانہ

تشریح:

عورتوں کے اعضا تناسلیہ دو حصوں میں منقسم ہیں۔

1۔ بیرونی آلات جو پیٹرو کے جوف سے باہر واقع ہیں ان کو شرمگاہ (فرج) کہتے ہیں۔

2۔ اندرونی آلات: اندام نہانی کی نالی، رحم، خصیۃ الرحم۔

حدبہ عانیہ: فرج کا وہ مقام جس پر جوانی میں بال اگتے ہیں۔

شفر عظیم: فرج کے دو بڑے لب۔

شفر صغیر: شفر عظیم کے اندر دو سرخ لب ہر ایک کی لمبائی 3/انگشت ہے۔

بظر: وہ ابھار جس سے شفر صغیر شروع ہوتے ہیں۔ یہ مردوں کے قضیب کے مشابہ ہے۔

حشفۃ البظر: بظر کا اگلا حصہ۔

قلفہ البظر: وہ غشاء جو حشفہ بظر کے اوپر رہوتی ہے۔

دہلیز: بظر کے نیچے اور اندام نہانی کے سوراخ کے اوپر اور شفر ان کے اوپر اور شفر ان صغیر کے مابین ایک مثلث جگہ ہے۔

غشاء بکارت: دراصل ایک لعابدار جھلی ہے جس کی شکل ہلالی چنٹ کے مانند ہوتی ہے۔

اندام نہانی: ایک غشائی نالی جس میں عضلی ریشے بھی پائے جاتے ہیں۔

اندام نہانی کی لمبائی: چار پانچ قیراط (سات آٹھ انگشت)

بعض لوگوں نے اس کو عنق الرحم کہا ہے۔ اس کی ساخت میں تین طبقات ہوتے ہیں۔

رحم (بچہ دانی): وہ تھیلی جہاں 9/ماہ تک بچہ کی پرورش ہوتی ہے شکل حمل کے علاوہ میں امرود یا ناشپاتی کی سی ہے۔

عرض رحم: 3×2×1/قیراط (5×3×1/انگشت)

وزن رحم: تین چار تولہ۔

قاذفین: دو باریک نالیاں جو خصیۃ الرحم سے مادۂ تولید لے کر رحم تک پہنچاتی ہیں۔
قاذف کی لمبائی: لمبائی 4 ر قیراط (٦ رانگشت)
خصیۃ الرحم (مبیض): عورتوں میں بھی مردوں کی طرح دو خصیہ ہوتے ہیں۔
عرض خصیۃ الرحم: 2×1×0.5 رانگشت۔
وزن خصیۃ الرحم: سات آٹھ ماشہ۔

امراض اعضاء نسل زنانہ:

عقر (بانجھ پن):

عقر: استقرار حمل کا نہ ہونا، بانجھ پن، اولاد کا نہ ہونا۔
عورتوں کے نقائص: دو قسمیں ہیں۔ 1۔ خلقی 2۔ غیر خلقی

مرض وجاء (خصی کرنا):

تعریف: وہ حالت جس میں خصیوں کی رگیں جو دراصل منی کے راستے ہیں اس طرح کچل دی جاتی ہیں کہ وہ ڈھیلی و نرم اور ان کے ریشوں کی بناوٹ ٹوٹ جاتی ہے جس سے منی کا راستہ بالکل فنا ہو جاتا ہے۔

عروق خلف الاذن کا کاٹنا اور انقطاع نسل:

بقراط: عروق خلف الاذن کے انقطاع سے انقطاع نسل ہوتا ہے۔
جالینوس: عروق خلف الاذن کے انقطاع سے انقطاع نسل نہیں ہوتا۔
عروق خلف الاذن: طالعین (طالبین) جو اجوف نامی ورید اعظم کی شاخ ہیں۔
حمل کے وقت روغن ارنڈ ممنوع ہے۔

اسقاط (Abortion):

تعریف: طبعی وقت سے پہلے جنین کا رحم سے خارج کرنا یا خود بخود ہو جانا اسقاط کہلاتا ہے۔
اقسام: 1۔ اسقاط طبعی 2۔ اسقاط ارادی 3۔ عوارض کی وجہ سے حمل کا گر جانا
اسباب اسقاط طبعی: خارجی امور، عوارض جسمانی، امراض رحم، جنین اور اس کے متعلقات کی خرابیاں۔
اسقاط طبعی اکثر ابتدائی تین ماہ اور آخری تین ماہ میں ہوا کرتا ہے۔

اسقاط معتاد: جب اسقاط کی شکایت بطور عادت کے ہمیشہ رہا کرتی ہو۔

اسقاط معتاد خاص دوا: معجون نشارہ عاج والی۔

رجاء (جھوٹا حمل):

مترادف: فارسی باروروغین۔

رجاء: معنی امید۔

وجہ تسمیہ: اس لئے کہ مریضہ کو اس میں ولادت کی امید ہوتی ہے۔

فاضل علامہ صحیح یہ ہے کہ اس کا نام رحاء (ح سے) ہے رحم میں جو گوشت کا ٹکڑا پیدا ہو جاتا ہے اس کو یونانی میں مولی کہتے ہیں۔ جس کے معنی رحی (چکی) کے ہیں۔ یعنی یہ بیماری اپنی گولائی کی وجہ سے چکی سے مشابہ ہے۔

شیخ: اس بیماری کی تمام قسموں میں سے رجاء وہ قسم ہے جس میں عورت کے رحم سے گوشت کا لوتھڑا نکلتا ہے۔

علامت مخصوصہ: عورت کا پیٹ نہایت سخت ہوتا ہے ہاتھ پاؤں ڈھیلے اور پھولے ہوئے ہوتے ہیں۔ مدت دراز ہوتی ہے۔

دواء خاص: ایارج جالینوس، ایارج لوغاذیا۔

کثرت طمث:

کثرت طمث: کی تین صورتیں ہیں۔

1۔ خون معمول سے زیادہ خارج ہو۔

2۔ خون زیادہ عرصہ تک جاری رہے۔

3۔ ایک ماہ میں چند بار خون آئے۔

احتباس طمث:

احتباس طمث کی تین صورتیں ہیں۔

1۔ ابتدا ہی سے دم طمث پیدا ہی نہ ہو۔

2۔ دم طمث پیدا ہو مگر راستہ مسدود ہونے کی وجہ سے خارج نہ ہو۔

3۔ دم طمث معمولی طور پر جاری ہو کر بند ہو جائے۔

احتباس طمث اگر برودت سے ہے تو اقراص مر نافع ہے۔

احتباس طمث اگر قلت خون کی وجہ سے ہو تو مولد دم ادویہ استعمال کرائیں۔

احتباس طمث اگر قلت خون کی وجہ سے ہو مدر ادویہ ممنوع ہیں۔

احتباس طمث اگر غلظت خون کی وجہ سے ہو تو صافن کی فصد کھولیں۔

شقاق الرحم (رحم کا پھٹنا):

شقاق رحم میں رحم و عنق الرحم پھٹ جاتا ہے۔

سبب: یبوست رحم۔

قروح الرحم: رحم کے زخم

حکۃ الرحم (رحم و اندام نہانی کا خارش):

1۔ ساذج: وہ خارش جو بلا ورم اور پھنسیوں کے ہو۔

2۔ ورمی: وہ خارش جو ورم اور پھنسیوں کے ساتھ ہو۔

دواء مجرب: برگ نعناع، پوست انار، چھلی مسور + نبیذ۔

بواسیر رحم:

تعریف: اس کی پیدائش فم رحم یا عنق رحم میں بواسیر مقعد کی طرح ہوتی ہے۔ اس مرض کا علم دیکھنے و چھونے سے ہو سکتا ہے۔

علاج ناصور رحم: عمل ید (دستکاری)۔

سیلان الرحم:

مترادف: سفیدی، سفیدی کا بہنا، سفید پلو۔

سیلان الرحم: محنتی و جفاکش عورتوں میں کم تر ہی پیدا ہوتا ہے۔

رتق (اندام نہانی کا بند ہو جانا):

مترادف: انغلاق الرحم۔

تعریف: فم رحم یا اندام نہانی کا بند ہو جانا۔

رتقا: اس عورت کو کہتے ہیں جس کی اندام نہانی کے منہ پر ایسی چیزیں پیدا ہو جاتی ہیں جو عورت کو جماع سے روک دیتی ہیں۔

علاج: عمل ید (دستکاری)۔

نتوء الرحم (رحم کا باہر آجانا):

مترادف: انقلاب الرحم، خرج الرحم، برور الرحم، زلق الرحم۔

تعریف: وہ مرض جس مین رحم اندام نہانی (فرج) سے باہر آجاتا ہے۔

نتوء رحم کی دو صورتیں ہیں۔

1۔ رحم جڑ سے اکھڑ کر اس طور پر لوٹ جائے کہ رحم کا کچھ اندرونی حصہ باہر ہو جائے اور سوراخ معدوم ہو جائے۔

2۔ رحم کی گردن فقط باہر نکل آئے اس صورت میں سوراخ صرف باقی رہتا ہے۔

نتوء رحم میں روغن زنبق کی پچکاری مفید ہے۔

نتوء رحم میں خوشبودار چیزیں سنگھانا مفید ہے۔

نتوء رحم میں مرعزی، طرشیث اور خرنوب کا فرزجہ مفید ہے۔

میلان الرحم: رحم کا کسی طرف ٹل جانا۔

افلاطون: رحم حیوان کے پیٹ میں ایک حیوان ہے۔

ورم رحم

ورم رحم میں رحم کا عضلی طبقہ مبتلا ہوتا ہے اس کے بعد التہاب سے دوسرے اجزاء متاثر ہوتے ہیں۔

اقسام: 1۔ ورم حار 2۔ ورم بارد (صلب)

علاج ورم رحم حار کی صورت میں مروقین سے بہتر کوئی دوا نہیں۔

ورم رحم بارد کا علاج نہ کرنے کی صورت میں استسقاء پیدا ہو جاتا ہے۔

علاج ورم رحم بارد میں مرہم داخلیون اور مرہم زعفران کا استعمال مفید ہے۔

ورم خصیۃ الرحم:

ورم خصیۃ الرحم: دایاں خصیہ بہ نسبت بائیں کے زیادہ متورم ہوتا ہے۔

اقسام: دو ہیں۔ 1۔ ورم حاد 2۔ ورم مزمن

داہنے خصیۃ الرحم میں ورم ہوگا تو پیشاب بار بار آئے گا۔ (نیز ورم رحم اگلی جانب کی صورت میں)

بائیں خصیۃ الرحم میں ورم ہوگا تو پیچش کی شکایت ہوگی۔ (نیز ورم رحم پچھلی جانب کی صورت میں)

ورم خصیۃ الرحم میں ورم کو دبایا جائے تو فوراً متلی آنے لگتی ہے۔ ورم بیضوی شکل کا ہوتا ہے۔

سرطان الرحم:

سرطان رحم علی العموم رقبۃ الرحم سے شروع ہو کر نہایت سرعت سے اندر اور باہر پھیل جاتا ہے۔ رحم گوبھی کی طرح پھول جاتا ہے۔ رحم میں جب سرطان پیدا ہوتا ہے تو یہ اکثر گرم ورموں کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ (سمرقندی)

سرطان رحم 50-40 سال کی عمر میں کثیر الوقوع ہے۔

سرطان رحم میں درد ہوتا ہے اور سختی بھی ہوتی ہے۔

اختناق الرحم:

مترادف: ہرع۔

اختناق الرحم وہ دماغی مرض ہے جو صرع اور غشی سے مشابہ ہوتا ہے۔

قدماء یونان: اکثر اوقات رحم سے شروع ہوتا ہے اور شدت مشارکت اعصاب کے باعث قلب و دماغ تک پہنچتا ہے۔ اس مرض کے دورے اور نوبتیں ہوتی ہیں۔

دوسرا خیال: مجہول الماہیت ہے۔

اختناق الرحم زیادہ تر عورتوں کو 40-12 سال کی عمر میں عام ہے۔

اختناق الرحم میں مرد شاذ و نادر مبتلا ہوتے ہیں۔

شیخ الرئیس: اس قسم کے اسباب سے اسی قسم کے حالات مردوں میں پیدا ہوتے ہیں۔

اقسام: دو ہیں۔ 1۔ خفیف 2۔ شدید

دورہ و مدت: ایام حیض میں اور چند دقیقہ سے چار پانچ گھنٹہ تک اور کبھی چار پانچ روز تک رہتا ہے۔

علاج قطران اور نفط کا سونگھنا، معجون غیاثی مفید ہے۔

بثور الرحم (رحم کی پھنسیاں):

بثور رحم علی العموم فم رحم میں ہوتا ہے۔

سبب: خلط دم۔

علاج: باسلیق کی فصد۔

نفخۃ الرحم (رحم کا پھولنا):

سبب: سوءمزاج بارد۔

خاص علامت: ناف کے پاس پیٹ کے نچلے حصے پر تھپکی دی جاتی ہے تو اس سے ڈھول جیسی آواز برآمد ہوتی ہے۔

نفخۃ الرحم حاملہ کو ہو جائے تو اسقاط ہو جاتا ہے۔

شقاق الرحم: علی العموم رحم وعنق الرحم۔

بواسیر رحم: علی العموم فم رحم یا عنق۔

سرطان رحم: علی العموم رقبۃ الرحم۔

بثور رحم: علی العموم فم رحم۔

عاقونا: علی العموم فم رحم پھڑکتا ہے۔

استسقاء مندرجہ ذیل امراض کے عوارض سے ہو سکتا ہے۔

۱) رجاء ۲) ورم رحم ۳) حمی ربع ۴) تطلیف کبد

انقلاب رحم بھی اسی (عقر) کے جنس سے ہے۔

MD MUSTAFA

چند اہم نکات

عسر حمل: حمل میں دشواری۔

کثرۃ اسقاط: اسقاط کی کثرت۔

یبوست: ایک ایسی کیفیت ہے جو تکوین و تغذیہ کے منافی ہے۔

نقر: رحم کے عروق کے دہانے۔

کتاب الکی والجراحات: افلاطون۔

قابلہ: دائیاں۔

ثنہ: پیڑو کا مقام۔

صوف: اون۔

مینل: ہڑتال سرخ۔

اظفار الطیب: نکھ۔

تخم قرطم: کڑ۔

کتاب المنی: بقراط۔

کتاب الادویہ والبلدان: بقراط۔

معالجات بقراطیہ: علامہ طبری۔

فردوس الحکمۃ: ربن الطبری۔

صقابلہ: باشندگان ملک خرز (لقریس) جو کہ شمالی ترکی میں داخل ہے۔

قرشی: منی کی پیدائش ان رطوبتوں سے ہوتی ہے جو تمام اعضاء میں شبنم کی طرح پھیلی ہوئی ہیں۔

تنکار الصناعہ: سہاگہ مصنوعی۔

رحم کی رگیں پستان کی رگوں سے جلد شکم میں باہم ملی ہوئی ہیں جو پستان کے نیچے واقع ہیں۔

سہاگہ کی دو قسمیں ہیں۔ 1۔معدنی 2۔مصنوعی

آنول: مشیمہ (Placenta)۔
باسلیقون: کامرہم گوشت پیدا کرتا ہے اور زخموں کو بھرتا ہے خاص کر عصبی اعضا میں۔
قمقم: ناند کی طرح بڑا سا ظرف جس میں مریض کو بٹھایا جا سکتا ہے۔
فراسیون: پہاڑی گندنا۔
علک الانباط: درخت پستہ کا گوند۔
عورت سے پہلی مرتبہ جماع کرنے کا نام ازالۂ بکارت ہے۔
مبضع عریض: چوڑا نشتر۔
مبضع خفی: پوشیدہ نشتر۔
صنارہ: کانٹا۔
لحم نابت: زائد گوشت۔
قالب مجوف: خول دار نلکی۔
مرعزی: وہ نرم رونگٹے یا اون جو بکری کے بالوں کی جڑوں میں ہوتی ہیں۔ فارسی میں کورکینہ۔
طراثیث: ایک بوٹی ہے۔
خرنوب: ایک خادار درخت کی پھلی ہے۔
جنگاسوں: کنج ران۔
کندش: نک چھکنی۔
مجامع: جماع کرنے والا مرد۔
قطران: ایک قسم کا سیاہ بدبودار روغن جو درخت وغیرہ سے نکلتا ہے اور ابٹنوں کی طرح خارش پر ملا جاتا ہے۔
نفط (مٹی کا تیل): ایک قسم کا تیز بو والا روغن ہے جو زمین سے نکلتا ہے۔
معجون غیاثی: سوطیرہ۔
عورت ایم: کنواری، بلا شوہر۔
تخم کشوث درصرہ بستہ

امراض پردۂ صفاق

صفاق: یونانی میں باریطون، فاراطین، باریطارون (تینوں کے معنی کسی شئے کے گھیرنے کے ہیں)۔

وجہ تسمیہ: پردہ صفاق ایک وسیع ترین پردہ ہے جو تقریباً جمیع احشاء بطن کو گھیرتا ہے اس لئے یہ نام اس کے لئے موزوں ہے۔

صفاق: غشاء مائی ہے جو تقریباً شکم وعانہ کے جملہ احشاء کو گھیرتی ہے اور دیوار شکم کے اندرونی سطح پر استر لگاتی ہے۔

طبقہ حداریکا: صفاق کا وہ حصہ جو شکم کی دیواروں پر استر کرتا ہے۔

طبقہ حشویہ: صفاق کا وہ حصہ جو احشاء اور اعضاء پر استر کرتا ہے۔

باریطون کا جوف بھی مردوں میں بند ہوتا ہے مگر عورتوں میں بند نہیں ہوتا۔

صفاق احشاء اور شکم کی دیواروں سے بذریعہ نسیج خلوی کے چسپاں ہوتا ہے۔

ثرب: یہ صفاق کی چنٹوں میں سے سب سے بڑی چنٹ ہے جو چار طبقات سے مرکب ہے۔

ثرب علی العموم نہایت رقیق اور غبالی النظر ہوتا ہے۔

فتق:

تعریف: کسی اندرونی عضو کا اپنی اصلی جگہ سے کسی طبعی یا غیر طبعی سوراخ یا شگاف کی راہ باہر آجانا۔

سبب: مردہ صفاق میں تفرق اتصال ہوجانا یا شق ہوجانا۔

فتق عورتوں کی بہ نسبت مردوں کو زیادہ ہوا کرتا ہے۔

اقسام مختلف حالات کے اعتبار سے:

1۔ فتق تام: وہ فتق جس میں آنت کا کوئی حصہ کسی منفذ سے مکمل طور پر باہر نکل آئے۔

2۔ فتق ناقص: وہ فتق جس میں آنت کا کوئی حصہ کسی منفذ سے مکمل طور پر باہر نہ نکلے۔

3۔ فتق راجع: وہ فتق جو دبانے سے اپنی اصلی جگہ پر واپس آجائے۔

4۔ فتق عاصی: وہ فتق جو دبانے سے اپنی اصلی جگہ پر واپس نہ آجائے۔

5۔ فتق مخنوق: وہ فتق جس میں آنت وغیرہ کسی نالی میں جا کر اور دب کر اس طرح گھٹ جائے کہ عضو کا دوران خون بند ہو جائے اور اس کے مردہ ہو جانے کا خطر

6۔ فتق ورمی: وہ فتق جس میں آنت کا وہ حصہ متورم ہو جاتا ہے جو شریک مرض ہے۔

7۔ فتق سدی: وہ فتق جس میں غیر منہضم اشیاء یا براز یا کرم امعاء وغیرہ آنت میں جمع ہو کر بند ہو جاتی ہیں۔ فتق مخفوق، ورمی، سدی کا شمار فتق عاصی میں کیا گیا ہے۔

اقسام بلحاظ مقامات:

1۔ فتق اربی ورابی (کنج ران کا ترچھا فتق): آنت دیوار شکم کے بیرونی حلقہ کی راہ باہر آتی ہے۔

2۔ فتق اربی مستقیم (کنج ران کا سیدھا فتق): آنت دیوار شکم کے اندرونی حلقہ کی راہ باہر آتی ہے۔

3۔ فتق خلقی (پیدائشی فتق): آنت خصیوں کے ساتھ فوطہ کے طبقہ غمد یہ میں اتر آتا ہے۔

4۔ فتق کیسی (تھیلی والا فتق): آنت مع غلاف کے ساتھ فوطہ کے طبقہ غمد یہ میں اتر آتی ہیں۔

5۔ فتق بطنی /مراقی (شکم کا فتق): دیوار شکم کے کسی کمزور حصہ کی راہ اندر کا کوئی عضو ابھر آتا ہے۔

6۔ فتق سری: ناف والا فتق۔

7۔ فتق معدی: معدہ کا فتق۔

8۔ فتق معوی: آنت کا کچھ حصہ فوطہ میں اتر آتا ہے اس کو قیل معوی بھی کہتے ہیں۔

9۔ فتق مائی: فوطوں کے اندر پانی جمع ہو جاتا ہے۔

10۔ فتق ریحی: فوطوں کے اندر ریاح جمع ہو جاتی ہے۔

11۔ فتق فخذی: یہ زیادہ تر عورتوں کو ہوتا ہے۔

ضابطہ: لجام اردو میں کمانی کہتے ہیں۔

لجام: لگام کی تعریف ہے جو فتق کی نالی کو دبا لیتا ہے۔

نتوء السرہ: ناف کا ابھر جانا۔

ورم صفاق:

اقسام بلحاظ حدت و زمان: 1۔ حاد 2۔ مزمن

ورم حاد: نہایت مہلک مرض ہے۔

علاج: برشعشاء نہایت ہی مفید ہے۔

امراض اعضاء بیرونی

حدبہ:

مترادف: کوب، کوبڑ، کبڑا ہو جانا، کوب نکل آنا۔

حدبہ المؤخر: مہروں کا پیچھے کی طرف ٹل جانا اس کو صرف حدبہ بھی کہتے ہیں۔

تقصع: مہروں کا آگے کی طرف نکل آنا۔

قعص: مخصوص طور پر اس قسم کو جب کہ اس کے ساتھ سینے کی ہڈیاں بھی کسی قدر شریک ہوں۔

التواء: مہروں کا کسی ایک طرف ٹل جانا۔

سبب: ریاح الافرسہ۔

ریاح الافرسہ۔

تعریف: وہ خبیث واکالی مادہ جو مہروں کے رباطات کو گلا کر کھا کر اپنی جگہ سے ٹلا دیتا ہے۔

فرسہ: اس خبیث مادہ کو کہتے ہیں جس سے حدب پیدا ہوتا ہے اور اطباء ریاح الافرسہ بولا کرتے ہیں۔

ریاح الافرسہ کا دوسرا نام ریح الشوکہ ہے جو درحقیقت ایک قسم کا مزمن قرحہ ہوتا ہے۔

دوالی (رگوں کا پھول جانا):

تعریف: وہ مرض جس میں پنڈلی اور قدم کی رگیں پھول جاتی ہیں۔

علامات: پنڈلی پر موٹی موٹی بلدار رگیں نمایاں ہوتی ہیں جن کا رنگ سبز ہوتا ہے۔

دوالی کے اوپر کی جلد میں اکوتہ (چھاجن) اور تقرح کے عارض ہونے کی استعداد بڑھ جاتی ہے۔

داء الفیل:

مترادف: فیلیت، فیل، ہاتھی۔

تعریف: وہ مرض ہے جس میں قدم اور پنڈلی میں عروق دوالی جیسی زیادتی پیدا ہو جاتی ہے جس سے قدم اور پنڈلی ہاتھی کے پاؤں کے مانند ہو جاتے ہیں۔

خاص مقامات: بنگال، آسام، مدراس۔
غلظه فیلیه: مریض کا پاؤں زمین پر لگنے پر ہاتھی کے مانند ہو یعنی کوئی خلا باقی نہ رہے۔
علاج: تسکین درد کے لئے بھنگ کے جوشاندہ کا تکور کریں۔
قوی مسہل نہیں دینا چاہئے یا نہ دیں۔
خفیف مسہل دیں۔

وجع الظہر (درد پشت):

شیخ: جلد چھونے سے درد کا احساس ہو تو درد کا سبب بیرونی ورنہ اندرونی میں۔
سبب: سوءمزاج بارد۔

وجع الخاصرہ (کولہے کا درد):

وجع الخاصرہ عام طور پر بلغمی اور بارد ہوا کرتا ہے۔
سبب: سوءمزاج بارد اور بلغم۔
شریان اعظم اور اجوف کے امتلاء سے جو درد ہوتا وہ ساری پیٹھ میں ہوتا ہے۔

وجع الورک (سرین کا درد):

اقسام: 1۔ حداری 2۔ سلی
حداری: وجع المفاصل کی ایک قسم ہے جو گٹھیا کے مادہ سے عارض ہوتا ہے۔
سلی: مادہ سلیہ سے پیدا ہوتا ہے۔
وجع الورک عام اور کثیر الوقوع مرض ہے زیادہ تر دس سال سے کم عمر کے بچے مبتلا ہوتے ہیں۔
علاج: روغن خیری۔
حق الورک: کولہے کا گڑھا۔

نقرس:

مترادف: دولت کی بیماری یا امراء کا مرض۔
تعریف: وہ درد جس میں عام طور پر ابتداء قدم کے مفاصل، ٹخنہ، انگلیوں کے جوڑ اور خصوصاً انگوٹھے مبتلا ہوتے ہیں۔

ابن هبل: پاؤں کے انگوٹھے کے جوڑ کو انقوروس کہا جاتا ہے اسی لفظ سے نقرس ماخوذ ہے۔

شیخ: نقرس انگلیوں سے اور خصوصاً انگوٹھے سے شروع ہوتا ہے لیکن بعض اوقات یہ ایڑی سے شروع ہوتا ہے اور اس کے بعد پھیل جاتا ہے۔

اکسیر بعض اوقات نقرس سے ناگہانی موت واقع ہو جاتی ہے۔

سبب: مادہ نقرسیہ۔

نقرس موروثی ہوا کرتی ہے۔

نقرس: تیس اور چالیس کے درمیان وقوع پذیر ہے۔

اقسام بلحاظ شدت وخفت: 1۔ حاد 2۔ مزمن

اقسام بلحاظ عوارضات وعلامات: 1۔ مفصلی 2۔ اندرونی (حشوی)

نقرس کا حملہ زیادہ تر رات کے پچھلے حصہ میں ہوتا ہے۔

بدہضمی اس مرض کی جڑ ہے۔

نقرس میں عورتوں بہ نسبت مرد زیادہ مبتلا ہوتے ہیں۔

نقرس حاد کی علامات میں دس سے بارہ دنوں میں تخفیف ہوتی ہے۔

نقرس میں جوڑ ہمیشہ کے لئے بدوضع اور سخت ہو جاتے ہیں۔

مادہ نقرسیہ: ہضم چہارم (ہضم عضوی) کا فضلہ ہے جو بہت حد تک مادۃ الحصات (حامض بولی) سے ملتا جلتا ہے۔

عرق النساء (رینگن باؤ):

تعریف: وہ درد جو کولہے کے جوڑ سے شروع ہو کر ران کی بیرونی جانب سے نیچے اترتا ہے اور گھٹنے تک اور کبھی ٹخنے تک بڑھ جاتا ہے۔

قرشی وشیخ: یہ دراصل عصبہ عریضہ میں ہوتا ہے جس کا دوسرا نام عصب ورکی عظیم ہے جو بدن کے تمام اعصاب سے چوڑا ہے۔ یہ زیادہ تر ایک طرف ہوتا ہے اور کبھی دونوں جانب۔

عرق النساء: زمانہ دراز ہو جاتا ہے اور مادہ کی کثرت ہوتی ہے تو گا ہے درد انگلیوں تک پہنچ جاتا ہے اور اس سے پاؤں وران لاغر ہو جاتے ہیں اور لنگڑا پن پیدا ہو جاتا ہے۔

بعض کا قول: لنگڑاپن اسی وقت ہوتا ہے جب کہ ٹانگیں لاغر ہو جاتی ہیں۔
رازی: لنگڑاپن اسی وقت ہوتا ہے جب کہ ران، ریڑھ اور کنج ران کے عضلات میں صلاحیت ہو۔
بعض لوگوں کا قول: لنگڑاپن اسی وقت ہوتا ہے جب کہ عضلات و اعصاب میں تشنج پیدا ہو۔
عرق النساء: میں مریض کے بدن و ٹانگ کے درمیان زاویہ قائمہ بن جائے بشرطیکہ گھٹنا مڑا ہوا نہ ہو تو مرض نہ ہونے کی علامت ہے۔
خاص دوا: سفوف مجوسی، سیماب کی مالش۔
تمدید عصبی: عصب کا تاننا۔
ورم (سوجن):
جالینوس: ورم ایک قسم کا تفرق اتصال ہے اور تفرق اتصال ایک قسم کی جراحت ہے اور جراحت کے اندمال کے لئے آرام وسکون کی ضرورت ہے۔
پھولن، انتفاخ: کسی عضو کا ریاح کی وجہ سے پھول جانا۔
سوجن، غلظ: وہ اورام جن کے مادہ میں کچھ نہ کچھ قوام ضرور ہوتا ہے۔
بثور (پھنسیاں): بھی درحقیقت اورام ہی کی جنس میں داخل ہیں۔
بثور چھوٹے اورام ہیں اور اورام گویا بڑے بثور ہیں۔
اقسام اورام باعتبار شیخ:
1۔ اورام حارہ: الف) سادہ اورام ب) عفونی اورام
2۔ اورام باردہ: الف) نرام اورام۔ اورام تصیحہ اوذیما ب) سخت اورام۔ سوداوی
شیخ: اسباب سابقہ کی مثال امتلا (امتلائے خلطی) اور بادیہ کی مثال ضربہ، سقطہ، نہشہ۔
علاج ورم حار: خواہ سادہ ہو یا عفونی۔ 1۔ مقامی 2۔ عمومی
عوارض ورم کے لئے گرمی کا استعمال بہت زیادہ مفید مروج ہے علی الخصوص جب کہ حرارت کے ساتھ رطوبت بھی ہو۔
ورم حار کے عمومی تدابیر: 1۔ تعریف 2۔ اسہال 3۔ ادرار 4۔ فصد
ورم حار یعنی ذات الریہ و سرسام کی صورت فصد سے فوراً سکون لگتا ہے۔

عمومی تدابیر (علاج کلی) سے مرادہ تدابیر جن سے عام بدنی قوت وحالت سے اصلاح ہوتی۔
اور بدن کا خون تیز ہوجاتا ہے۔
اطباء کا قول: برودت: مارڈالنے والی (قوت حیات کو باطل کردینے والی) سن کردینے والی اور تمام
افعال وحرکات سے روک دینے والی کیفیت ہے۔
اورام مزمنہ: اورام صلبہ، اورام سوداویہ۔
عظام میں ورم مزمن کی صورت میں ہڈیاں موٹی اور ٹھوس ہوجاتی ہیں۔
اورام تہبجیہ:
تہبج: بھربھراہٹ۔
اس قسم کے اورام نرم اور ڈھیلے ہوتے ہیں اسی وجہ سے ان کو اورام رخوہ کہتے ہیں۔
تہبج: اورام باردہ کے گروہ میں شامل ہے۔
اس قسم کے اورام عموماً عروق کے انسداد اور دوران خون کی سستی کی وجہ سے ہوا کرتے ہیں۔
اورام ریحیہ (اورام نفخیہ): وہ اورام جن میں ریح موجود ہوتی ہے۔
فلغمونی (ورم دموی):

فلغمونی: ورم دموی کا نام ہے۔
حنین بن اسحاق: نے ہر مقام کے ورم حار کو فلغمونی کی اصطلاح سے ذکر کیا ہے حتیٰ کہ رمد کو ملتحمہ کا
فلغمونی بتایا ہے۔
سمرقندی: مقام عرض پھولا ہوا گرم سرخ اور تنا ہوا ہو دبتا نہیں ہے درد بھی سخت ہوتا ہے، ٹیس ہوتی
ہے۔علی الخصوص اس وقت جبکہ یہ ورم کسی ایسے عضو میں ہو جہاں شریانیں بکثرت ہوتی ہیں۔
ورم خلوی: پھر فلغمونی خلوی کیلئے مختص کرلیا گیا ہے جس میں اس پھیلے ہوئے ورم حار کی علامتیں پائی
جاتی ہیں جو زیر جلد ساخت (نسیج خلوی) میں ہو۔
سبب: وہ عفونی مادہ جو زیر جلد خانہ دار ساخت میں کسی طور پر داخل ہوجاتا ہے۔
شفاقلوس وغانغرانا:
مترادف: خبیثہ۔

شفاقلوس ایک سڑا ہوا ورم یا فساد ہے جو متعفن اور مردہ خون سے پیدا ہوتا ہے۔

بعض لوگ: غانغرانا اور شفاقلوس کو مترادف سمجھتے ہیں۔

تأکل: فساد کا صرف جسم کے نرم ساختوں تک محدود رہنا۔

علاج شفاقلوس: عمل بتر۔

اقسام غانغرانا:

1۔ غانغرانا یابسہ: مردہ حصہ خشک کھردرا جھردار رنگت بھورا یا سیاہ ہوتا ہے۔ یہ عام طور پر شرائین کے انسداد مزمن سے واقع ہوتا ہے۔

2۔ غانغرانا رطوبیہ: عام طور پر وریدوں کے انسداد اور شرائین کے دفعتاً بند ہو جانے سے پیدا ہوتا ہے۔

(الف): غانغرانا غیر عفونیہ: عضو کا رنگ ارغوانی سیاہ زرد یا سفید و سبز ہوتا ہے۔

(ب): غانغرانا عفونیہ: پانی/ہوائی بلبلے نمودار ہوتے ہیں اور ابھر جاتا ہے رنگ سیاہ سبز یا زرد ہوتا ہے۔

غانغرانا کی عملی تقسیم:

1۔ عرضیہ:

I۔ سدیہ　　II۔ شیخوخیہ　　III۔ تخثریہ

IV۔ ذیابطیہ　　V۔ شلیمیہ　　VI۔ ذاتیہ متناسبہ (حرام مغز)

2۔ جرحیہ:

I۔ واصلہ　　II۔ غیر واصلہ

3۔ عفونیہ:

I۔ حادہ　　II۔ اکالہ و بیمارستان　　III۔ آکلہ　　IV۔ حمرہ و دمل

4۔ حرقیہ و بردیہ:

متقدمین: نے حفظ صحت میں سختی کے ساتھ متنبہ کیا ہے کہ دوسرے شوائب کے علاوہ تعلیم کی آمیزش سے ضرور پاک ہونا چاہئے۔ غانغرانا بیمارستان یہ قسم عموماً یہ قسم عموماً اس وقت پیدا ہوتی ہے جبکہ عمل جراحی کے دوران کوئی زخم اتفاقاً جراح کو لگ جاتا ہے۔

علاج: گہرے پچھنوں کے ذریعہ فاسد اور خبیث خون کو خارج کرنا۔

حمرہ (سرخ بادہ):

تعریف: ایک مرض متعدی (عفونی) ہے جس کے ساتھ سخت بخار اور شدت کا ضعف ہوتا ہے اور جس میں جلا کا وسیع رقبہ متورم ہو جاتا ہے گا ہے تحت الجلد ساخت میں بھی پھیل جاتا ہے۔

وجہ تسمیہ: سرخی پائے جانے کی وجہ سے۔

سبب: دم عفن حاد

نوزائیدہ بچوں اور 40-20 سال کے لوگوں کو زیادہ ہوتا ہے۔

حمرہ: دبانے سے سرخی ہٹ جاتی ہے لیکن پھر جلد ہی لوٹ آتی ہے۔

حمرہ خالصہ کی خصوصیت کہ وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا ہے۔

اقسام:

1۔ سادہ: ورم صرف جلد تک محدود ہوتا ہے۔

2۔ فلعمونی: ورم خانہ دار ساخت تک پہنچ جاتا ہے۔

3۔ منتشرہ: ورم نسیج خلوی میں برابر پھیلتا ہے اور تاکل ہوتا ہے۔

4۔ غیر منتظم: بے قاعدہ طور پر جسم کے مختلف حصوں میں پھیلتی ہے۔

عوارضات: ورم گردہ سب سے اہم ہے۔ سرسام، ذات الریہ۔

ماشرا: وہ حمرہ جو چہرہ اور پیشانی میں لاحق ہوتا ہے اور گا ہے سر تک چڑھتا ہے۔

نملہ:

نملہ ساعیہ: نملہ: چیونٹی ساعیہ: دوڑنے والی

وجہ تسمیہ: ایک جگہ سے دوسری جگہ چیونٹی کی طرح رینگتا ہے۔ یا چیونٹی کے کاٹنے کی سی تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ ساعیہ گویا جلد میں یہ آگے دوڑ جاتا ہے۔

تعریف: وہ ایک یا چند دانے ہیں جس کے ساتھ اس قدر سوزش و جلن ہوتی ہے کہ بدن پر آگ رکھی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔

بہ الفاظ دیگر: یہ سرخ رنگ کے محدود دھبے ہوتے ہیں جن میں کسی قدر شفاف دانے گنجان اور ایک

دوسرے نمودار ہوتے ہیں جو ایک ہفتہ سے تین ہفتہ تک رہتے ہیں۔ان پر کھرنڈ بن جاتا ہے یا پھوٹ کر رطوبت نکل جاتی ہے۔

سبب: لطیف و تیز صفراء یا شفاف رطوبت۔

اقسام نملہ:

1۔شفویه: ہونٹوں اور بالخصوص باچھوں پر چھوٹے دانے اکثر زکام اور بخار کے بعد نکلا کرتے ہیں۔

2۔ختالیه: حشفہ کے غلاف کے اندر۔

3۔منطقیه: ناریہ بھی کہتے ہیں۔اعصاب کی خرابی کی وجہ سے۔

4۔قزحیه: ایک قسم کی سرخی ہے جس میں بہت باریک اور شفاف خارش وجلن ہوتی ہے۔ ۴ر ہفتے میں صحتیات ہوتا ہے۔

منطقه جبهیه: میں پیشانی اور سر پر دردناک دانے نکلتے ہیں اس کے ساتھ آشوب چشم ہوتا ہے۔

تشخیص: شفویہ کو داد سے اور ختالیہ کو آتشک سے اور ناریہ کو بھی داد سے۔

اصول علاج: تلئین واسہال، تسکین وتبرید، تصفیہ خون۔

جاورسیه (جاورس: جاجرہ):

غلہ کے اقسام میں جاورسیہ ان دانوں کو کہتے ہیں جو باجرے کے مانند چھوٹے متفرق آبلے سے ہوتے ہیں ان کی جڑیں سرخ اور سرے سفید ہوتے ہیں گاہے ان کے ساتھ شدید سوزش اور ورم ہوتا ہے اور پانی بہتا ہے۔

سبب: رطوبت حادہ یا صفراء۔

جمرہ (شب چراغ):

تعریف: وہ دانے جو اجتماعی حالت میں چپٹے چپٹے ہو کر نمودار ہوتے ہیں اور انگارے کے مانند ان میں سخت سرخی ہوتی ہے۔

دیگر: ایک قسم کا ورم حار ہے جو جلد کے نیچے پیدا ہو کر آس پاس کی ساختوں کو گلا دیتا ہے اور بشرہ کو اتار کر اس میں چھلنی کے مانند بہت سے سوراخ کر دیتا ہے پھر یہ گلی سڑی ساختیں بتدریج چھیچھڑے کی شکل میں خارج ہو جاتی ہیں۔

سبب: غلیظ نہایت تیز اور براصفراء اور خدن حاد۔
مقام: یہ زیادہ تر پشت کمر اور گردن کے پچھلے حصہ میں ہوا کرتا ہے۔
مخصوص دوا: سرکہ کا میل۔
جمرہ کے زخم میں شگاف لگانا اکثر مضر ہوا کرتا ہے لہٰذا عمل جراحی نہ کیا جائے۔

نار فارسی:

مترادف: چھاجن، اکوتہ۔

وجہ تسمیہ: ابن ابی صادق: اس کا نام نار فارسی اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہ مرض ملک فارس میں زیادہ ہوتا ہے یا اس لئے کہ جس شخص نے سب سے پہلے اس کا علاج کیا تھا وہ ملک فارس کا باشندہ تھا۔

تعریف: وہ دانے جو نکل کر بہت جلد کھرنڈ میں تبدیل ہو جاتے ہیں اس کے ساتھ نہایت سوزش ہوتی ہے۔ یہ دانے جہاں نکلتے ہیں وہاں طاؤسی رنگ کے سرخ خطوط جلتی ہوئی آگ یا بھڑکتے ہوئے شعلہ کے مانند ہوتے ہیں۔

بالفاظ دیگر: ایک جلدی مرض ہے جس میں مقام ماؤف پر دردناک دانے نمودار ہوتے ہیں جن میں شدید سوزش و خارش ہوتی ہے اور ان پر بہت جلد کھرنڈ جم جاتا ہے اس میں بچے جوان، بوڑھے سب مبتلا ہوتے ہیں۔

اقسام: شکل اور دانوں کی رطوبت کے لحاظ سے۔ (حاد و مزمن)

1۔ سادہ 2۔ سرخی مائل 3۔ آبلہ دار
4۔ متقیح 5۔ صلب 6۔ شقاقی

مخصوص ادویہ: رسوت، کافور، لعاب اسپغول، لعاب بارتنگ کا طلاء کرنا۔

تنفط (آبلہ نکلنا):

تعریف: جلد میں ورمی کیفیت پیدا ہوتی ہے جس سے جلد کے دونوں طبقات کے درمیان مائیت خون مترشح ہو جاتی ہے بشرہ ابھر جاتا ہے اور اسکے نیچے رطوبت جمع ہو جاتی ہے اس کا نام آبلہ (نفاطہ) ہے۔

اقسام بلحاظ حدت و زمان: 1۔ حاد 2۔ مزمن

نفاطہ منفردہ: بڑھاپے میں پاؤں پر کم و بیش چھالیہ کے برابر ایک آبلہ نکل آتا ہے۔

نفاطه طفلیه: وہ آبلے جو بچوں کے ہاتھ و پاؤں میں نکل آتے ہیں۔

نفاطه غانغرانیه: آبلہ پھوٹ جاتے ہیں ان کی جگہ زخم و سیاہ کھرنڈ جم جاتا ہے تعفن و تاکل پیدا ہوجاتا ہے۔

نفاطه طبقیه: مزمن کی ایک خاص قسم جس میں ابتدا میں سینہ پر ایک آلہ نکلتا ہے یہ مہلک ہوا کرتی ہے بعد میں پورے جسم پر پھیل جاتا ہے۔

پتی (شری):

تعریف: جلد کے چکنے دانے یا دووڑے ہیں بعض چھوٹے اور بعض بڑے اور چپٹے ہوتے ہیں۔

شری میں دانوں کا خردل سے لیکر ہتھیلی کے برابر ہوتا ہے۔

مدت: چند گھنٹے سے چند روز تک۔

سبب: گرم و تیز رطوبات جو فساد استحالہ سے پیدا ہوتی ہیں۔

اقسام:

1۔ دموی: سرخی و گرمی زیادہ اکثر یہ دن کو نکلا کرتی ہے۔

2۔ بلغمی: سفیدی مائل ہوتی ہے۔ اکثر رات کو نکلا کرتی ہے۔ اس کو بنات اللیل بھی کہتے ہیں۔

علاج: آبزن، حمام کرانا اور دھوپ وغیرہ میں بٹھا کر پسینہ لانا بہت مفید ہے۔

طاعون:

وجہ تسمیہ: یونانی زبان میں لفظ طاعون کی اصلیت طعیون تھی جس سے طاعون بن گیا۔

سبب: ایک زہریلے مادہ سمیہ سے پیدا ہوتا ہے۔

اقسام:

1۔ طاعون غددی: مطلق طاعون سے طاعون غدوی ہی مراد ہوتا ہے سب سے کثیر الوقوع ہے۔

2۔ طاعون عفونی: شدید ترین اور مہلک قسم ہے۔ سمیت سارے بدن میں پھیلی ہوتی ہے بالعموم گلٹیاں نہیں نکلتی ہیں۔

3۔ طاعون راؤی: یہ بھی مہلک اور تعدیہ کی تاثیر زیادہ ہوتی ہے جو کہ تنفس کے ذریعہ ہوتا ہے۔

طاعون عفونی: میں مریض 36-22 گھنٹہ میں مر جاتا ہے۔

طاعون راؤی: میں 3-2 رفی صد مریض شفایاب ہوتے ہیں۔(5 فیصد فضل الرحمن)
گلٹیوں کے نکلنے کے مقامات:
☆سب سے زیادہ کنج ران ساٹھ ستر فیصد، بغل میں کم، سب سے کم کان کے پیچھے 15-5 رفیصد۔
☆گلٹی چھوٹی اور پورے طور پر نہ نکلے بہ نسبت بڑی کے زیادہ خراب ہے۔
☆بدترین وہ ہے جو بغل و کان کے پیچھے عارض ہوتا ہے کیوں کہ یہ بڑے رؤسا سے قرب رکھتے ہیں۔
طاعون ماساریقی: بیرونی گلٹیوں کیساتھ عام طور پر ان کی مجاور اندرونی گلٹی متاثر ہوا کرتی ہے۔
طاعون کے زمانہ میں کافور ہر وقت اپنے پاس رکھنا اور سونگھتے رہنا بہت مفید ہے۔
ابتدائے مرض میں جدوار، زہر مہرہ خطائی، چھاچھ ملا کر پینا مفید ہے۔
طاعون میں فصد ناجائز و نامناسب ہے۔
طاعون میں مقامی طور پر بارد طلاء مناسب نہیں ہے۔
طاعون کی گلٹیوں پر پچھنا لگانا اور گرم پانی سے دھونا بہتر ہے۔
طاعون میں مصوص مفید ہے۔
آکلہ:
مترادف: گوشت خوردہ (قرحہ اکالہ) (آکلہ: اکالہ: کھانے والا)
تعفن+تاکل+فساد=آکلہ (شفاقلوس کی قسم ہے)۔
تعریف: آکلہ سے مراد یہ ہے کہ تیزی کے ساتھ تعفن و فساد پیدا ہونے کے بعد کوئی عضو گل جائے۔
بہ الفاظ دیگر: آکلہ اس قرحہ کا نام ہے جو تیزی کے ساتھ ساختوں کو کھاتا اور گلاتا جاتا ہے اور سرعت کے ساتھ پھیل جاتا ہے۔ یہ منہ اور اندام نہانی میں اکثر پیدا ہوا کرتا ہے۔
سبب: اعضاء کی روح حیوانی فاسد ہو جاتی ہے یا وہ ان اعضا تک پہنچنے سے رک جاتی ہے۔
آکلہ دراصل ایک مقامی اور محدود غانغرانا اور شفاقلوس ہے جس طرح غانغرانا و شفاقلوس گویا ایک بڑا آکلہ ہے۔
علامت: قرحہ، سبزی، سیاہ پھنسی یا تطویس سے پیدا ہوتا ہے اور تیزی سے پھیلتا اور دوڑتا ہے۔
علاج: عمل کئی (باالنار یا الدواء)۔

علاج: بیرون کھلے قروح آکلہ کے لئے برگ نیم سبز کا ضماد وتکور بہت زیادہ مفید ہے۔

آکلہ الفم (منہ کا آکلہ): اس مرض میں منہ کے اندر شدید ورم کے بعد تاکل عارض ہو جاتا ہے۔

آکلہ الفم میں زیادہ تر کمزور صحت کے بچے مبتلا ہوتے ہیں۔

اورام المغابن: گلٹیوں کا ورم۔

خیر جل: کنج ران کی گلٹیوں کے ورم کو خیر جل (بد، بدھ) کہا جاتا ہے۔ فارسی میں باغیرہ۔

مغابن: یعنی بغل اور کنج ران میں ورم کا ہونا۔

سبب: اعضاء رئیسہ وشریفہ کے فضلات ان کی طرف مندفع ہوتے ہیں۔

علاج: روادع کا استعمال ناجائز ہے۔

علاج فصد وتنقیہ کرنا جائز ہے۔

دبیلہ (ٹھنڈا پھوڑا):

مترادف: خراج مزمن، خراج بارد۔

دبیلہ ایک ورم ہے جو دبل سے بڑا اور علی العموم گول ہوتا ہے۔ رنگ جلد کے معمولی رنگ پر ہوتا ہے۔

سبب: غلیظ، ناپختہ مادۂ باردہ سے جو فساد ہضم سے پیدا ہوتا ہے۔

دبیلہ علی العموم گول اور خراج صنوبری نوکدار۔

عام طور پر اس قسم کا سست رفتار پھوڑا مادۂ سلیہ کا نتیجہ ہوا کرتا ہے۔

دبیلہ منکوسہ: اوندھا پھوڑا۔

دبیلہ منکوسہ کا مادہ جلد سے دور اکٹھا ہوتا ہے اور علی العموم مہلک ہوتا ہے۔ جو پورے طور پر قطعاً نہیں پکتا ہے۔ بڑی مقدار میں یک لخت دبیلہ کو مادہ چونے جیسے مادے میں مقبول ہو کر ایک غلاف میں ملبوس ہو کر از خود اندمال پذیر ہوتا ہے۔ (اندمال طبعی)

خراج (پھوڑا):

مترادف: الخراج الحار۔

تعریف: بڑے حجم کے گرم ورموں میں جب پیپ پڑ جاتی ہے تو اسے خراج یا پھوڑا کہتے ہیں۔

بہ الفاظ دیگر: پیپ کے اس مقامی اجتماع کو خراج کہتے ہیں جو کسی عضو کی ساخت کے اندر ہو۔

خراج کے اسباب ثلاثہ:

1۔ضعف طبیعت 2۔تعفن کو قبول کرنے والا مرکز 3۔اجسام خبیثہ کی سرایت

اقسام خراج: 1۔حاد 2۔مزمن (مزمن کو دبیلہ کہتے ہیں۔)

پھوڑے کے اندر تموج محسوس ہونا اس امر کی علامت ہے کہ اس میں رقیق پیپ موجود ہے۔

پیپ بننے کی علامت یہ ہے کہ درد بڑھ جاتا ہے اور چھونے پر تنا ہوا محسوس ہوتا ہے۔

پیپ پک جانے کی علامت یہ ہے کہ درد کی شدت میں کمی آجاتی ہے۔

علاج: تخم کتاں (السی) کا موٹا ضماد بہت زیادہ مروج ہے۔

خراج میں نشتر کا رخ بدن کی لمبائی میں رکھنا چاہئے نیز موڑ کے مقام پر جلد کی شکن کے رخ پر نشتر لگانا چاہئے لیکن اگر پیشانی پر خراج ہو تو نشتر شکن کے مخالف لگانا چاہئے۔

دبل:

مترادف دنبل، بال توڑ۔

تعریف: جلدی غدود کے ورم سے جو پھوڑا پیدا ہوتا ہے اسے دنبل کہتے ہیں۔

ام القیح (کیل): اسی قسم کے پھوڑوں کے وسط میں مردہ حصہ کی ایک گرہ بن جاتی ہے جس کو کیل کہتے ہیں۔

دنبل دراصل بڑی اور صنوبری شکل کی پھنسی ہے جو رنگت میں سرخ اور ابتدا میں دردناک ہوتی ہے۔

دنبل بھی درحقیقت خراجات (خراجات حارہ) کی ایک جنس ہے۔

سبب: خون حاد۔

دنبل صنوبری رنگ کا ہو تو مادہ کے رقیق ہونے پر دال ہے۔

گاؤدم: وہ دنبل جس میں کم سے کم تین منہ ہوتے ہیں۔

سمرقندی: دنبل میں نشتر لگانا دواؤں سے بہتر ہے۔

ورم رخو:

مترادف: اوذیما، بھربھراہٹ۔

تعریف یہ ایک سفید اور ڈھیلا سا ورم ہے جس کے ساتھ نہ حرارت ہوتی ہے اور نہ درد کیوں کہ یہ رقیق رطوبت کے سیلان وانصباب سے پیدا ہوتا ہے۔

بھربھراہٹ ورم بادر کی ایک مثال ہے۔

ورم ریحی (ریاحی ورم):

اقسام:

1۔وہ جس میں ریح جو ہر اعضاء میں (رخنوں وخلاؤں) جگہ جگہ پیدا ہوجاتی ہے۔

2۔وہ جس میں ریح ایک مقام میں یعنی عضو کے جوف میں جمع ہوجاتی ہے اس کا نام نفخہ ہے۔

سلعہ (رسولی):

عیبہ: تھیلی، اکیاس۔

سلعہ و عیبہ: رسولی وتھیلی۔

سلعہ کی تعریف میں اختلاف ہے۔

1۔ ہر وہ غیر طبعی سوجن جو جسم میں نمودار ہوگئی ہو۔

2۔ ایک مرض بالیدگی ہے جو زندہ بافت سے مرکب ہوئی ہے خواہ وہ بافت طبعی ہو یا غیر طبعی۔

3۔ وہ غیر طبعی مرض وئی بالیدگی ہے جو ایک حالت تک پہنچ کر ٹھہر گئی ہو یا آگے بڑھ رہی ہو۔

4۔ سمرقندی: وہ غلیظ ورم جو گوشت کے ساتھ چسپاں نہیں ہوتا بلکہ اس طرح الگ ہوتا ہے کہ وہ گرفت میں آسکتا ہے حرکت دینے سے وہ ہر طرف پھر سکتا ہے یہ چنے سے تربوز جتنا ہوسکتا ہے۔اس کی ایک تھیلی ہوتی ہے جو ہر طرف سے گھیرے رہتی ہے۔

اقسام بلحاظ عوارض و علامات: 1۔ سلعات سلیمہ 2۔سلعات خبیثہ

اقسام باعتبار ساخت:

1۔شحمیہ: چربی دار یا چربی جیسی۔

مادہ: غلیظ و بارد ہوتا ہے۔

شحمیہ سب سے سخت ہوتی ہے۔ یہ رسولیوں کی سادہ ترین قسم ہے۔ درد بالکل نہیں ہوتا ہے۔ دبتی نہیں ہے۔

علاج: عمل شق ہے۔

2۔عسلیہ: رنگ وقوام شہد سے مشابہت رکھتا ہے۔

مادہ: رقیق ولطیف ہوتا ہے۔ دبتی ہے۔

3۔اردھالیہ: حریرے کی مانند۔ اردھالہ فارسی لفظ ہے۔ (آرد: آٹا، ھالہ: گھی)

مادہ: غلیظ وخشک

4۔شیرازیہ: شیراز نامی سالن کے مانند۔

دیگر اقسام:

1۔سلعہ بلغمیہ	2۔غضروفیہ	3۔لیفیہ	4۔عظمیہ
5۔سنیہ	6۔عصبیہ	7۔عروقیہ	8۔لحمیہ
9۔حلمیہ	10۔غددیہ	11۔عضلیہ	12۔مخیہ

سلعہ عروقیہ: عروق دمویہ میں لاحق ہوتی ہیں اور رنگ احمر ناصح ہوتا ہے۔

عیبات: سلعات کیسیہ، (اکیاس) تھیلی دار رسولیاں۔

تعریف: وہ تجاویف جو کم وبیش گول اوران کے اندر کوئی ممتاز جھلی استر کرتی ہے نیز ان کے اندر مائیت ہوتی ہے۔

عیبات جلایہ: وہ تھیلیاں جو غیر معمولی مقامات میں پائی جاتی ہے جن کی فضاؤں میں جلد یا غشاء مخاطی کا استر ہوتا ہے۔

اکیاس الغرس: غرس: گاڑنا، چبھونا، چھیدنا

عیبات دیدانیہ: طفیلیہ: کیڑوں کی تھیلیاں۔

غدد وعقد (غدد: گلٹیاں، عقد: گانٹھیں):

غدد (گلٹیاں) دوقسم کی ہوتی ہیں۔ 1۔طبعی یعنی اصلی 2۔غیر طبعی یعنی عارضی

غدد رسولی کی طرح بڑھتی نہیں اور غلاف میں ہوتی ہے۔ گلٹیاں سخت ہوتی ہیں۔

فوجثلا: مخصوص طور پر اس گلٹی کو کہتے ہیں جو کان کے پیچھے پیدا ہوتی ہے۔

مخصوص ادویہ: گھونگے کی راکھ۔ نیولے کی راکھ۔

بثور غددیہ: گلٹی جیسی پھنسیاں۔

اعصاب کی گانٹھوں کی خصوصیت: یہ صرف دائیں بائیں ہٹ سکتی ہیں۔

عقد (گانٹھیں): ایسے مادہ سے جواب تک بستہ نہ ہوا ہو اور گلٹیوں کی شکل میں تبدیل نہ ہوا ہو گوشت سے خالی مقامات پر نمودار ہوتا ہے۔

صاحب کامل وابن ابی صادق: متفق ہو کر لوٹ آتا ہے کیوں کہ بستہ نہیں ہوتا ہے ورنہ پھیلتا نہیں ہے۔

سرطان وسیقروس:

مترادف: سرطان وسلحفاہ، سرطان وصلابہ (سرطان معنی کیکڑا، سلحفاہ: کچھوے)

سرطان و سیقروس دونوں ایک ہی جنس سے ہیں۔

سیقروس:

مترادف: ورم صلب، صلابہ، سلحفاہ۔

ورم صلب (سلحفاہ) کا یونانی نام سیقروس ہے۔

سیقروس معنی سخت ورم۔

سیقروس سے مراد وہ ورم جو چھونے کے وقت انگلیوں کا زور سے مقابلہ کرتا ہے۔

وجہ تسمیہ: دنیائے اورام میں اس سے زیادہ سختی کسی میں بھی نہیں پائی جاتی ہے اسلئے اس کا نام کچھوا (سلحفاہ) ورم صلب وسیقروس ہے۔

اقسام: دو قسمیں ہیں۔

1۔ سفید (بلغمی) الف) اصل ب) انتقالی

2۔ سیاہ (سوداوی) الف) اصل ب) انتقالی

وہ سخت ورم جو بے حس اور بہت زیادہ سخت ہو گیا ہو وہ نا قابل علاج ہے۔

سرطان:

وجہ تسمیہ: سرطان کا ورم گول ہوتا ہے۔ ارد گرد رگیں ہوتی ہیں اس لئے کیکڑے کی شکل معلوم ہوتا ہے اسی وجہ سے رکھا گیا ہے۔

بعض: جس طرح کیکڑا اپنے شکار پر چمٹ جاتا ہے اسی طرح یہ ورم بھی عضو کی ساخت میں چمٹ جاتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ نام رکھا گیا۔

سرطان کا مادہ موذی خبیث اور اکثر سوداوی محترق ہوتا ہے۔

سرطان کا ملمس حار ہوتا ہے اور رفتار تیز ہوتی ہے۔

اقسام سرطان:

1۔سرطان بشری: عام طور سے جلد کے بشرہ سے شروع ہوتی ہے۔

2۔سرطان اکال: عموماً چالیس سال کے بعد ہوتی ہے۔

خصوصیت: اس کی بڑھوتری کی رفتار بہت سست ہوتی ہے۔

3۔سرطان ھلامی: یہ زیادہ تر جوفِ شکم میں معدہ امعاء اور ترب میں پیدا ہوتا ہے۔

4۔سرطان مخاطی: عمودی بھی کہتے ہین۔ اکثر حجرائے غذا میں لاحق ہوا کرتا ہے۔

5۔سرطان غددی: کروی بھی کہتے ہیں۔ 1۔سیقروس 2۔سرطان مخی (حاد)

سرطان مخی بہت تیزی کے ساتھ بڑھتا ہے۔

مانع سرطان ادویہ: روغن گل، آب کشیر، آب مکو سبز میں سیسہ کو رگڑ کر چکی کی گرد۔

حافظہ سرطان ادویہ: سفیدۂ قلعی، گل ارمنی، عصارۂ کاہو، روغنِ زیتون۔

مدمل سرطان ادویہ: سفیدۂ قلعی، روغن گل، توتیائے مغسول۔

خنازیر (کنٹھ مالا):

وجہ تسمیہ: چوں کہ یہ مرض اکثر سور کو ہوجاتا ہے اس لئے اس نام سے موسوم کیا گیا۔

بعض لوگ: مریضوں کی گردن سور کی طرح ہوتی ہے۔

بعض لوگ: جس طرح سور کے بچے زیادہ ہوتے ہیں اسی طرح گلٹیاں زیادہ ہوتی ہیں۔ اور ایک جگہ ملتی ہیں۔ خنازیر کی گلٹیاں اکثر متعدد ہوتی ہیں اور ایک تھیلی کے اندر بند ہوتی ہیں۔

خنازیر کا ورم بعض اوقات سالہا سال قائم رہتا ہے۔

خنازیر کا علاج بہت دشوار ہے۔ (اکسیر)

خنازیر میں کچلہ پانی میں گھس کر طلاء کرنا مفید ہے۔

خنازیر میں مرہم داخلیون + ایرسا عجیب خاصیت رکھتا ہے۔

خنازیر تیینی: خنازیر کی وہ قسم جو پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔ جلد میں زیادہ نمودار نہیں ہوتی اور اس میں

پیپ پڑ جاتی ہے۔شکل کچی انجیر کے مانند ہوتی ہے جس کو درمیان سے پھاڑ دیا گیا ہو یہ سب سے بری قسم ہے۔

علاج: مرہم زعفران اور کچلہ، فلد فیون اور دیگ برد یگ۔

عرق مدنی:

مترادف: عرق حنلی، ناروا، نارو(ہ) رشتہ(ف)

وجہ تسمیہ: اس کو مدینہ منورہ کی طرف اس لئے منسوب کیا گیا ہے کہ اس شہر میں اکثر پیدا ہوتا ہے۔

تعریف: ایک مرض ہے جو پنڈلی، ران، کلائی، بازو اور شاذو نادر پہلو پر ہوتا ہے۔

اول یہ دانہ سا نمودار ہوتا ہے پھر آبلہ بن جاتا ہے پھر سراخ ہو جاتا ہے جس سے ایک چیز ڈوری یا رگ کے مانند خارج ہونے لگتی ہے اور برابر بڑھتی جاتی ہے حتیٰ کہ وہ ایک بالشت تک یا اس سے بھی بڑی ہو جاتی ہے۔گاہے کیڑے کی طرح جلد کے نیچے حرکت کرتی ہے۔

بعض لوگ: دراصل یہ ایک حیوان ہے جو متعفن اور فاسد مواد میں اور گندہ پانی میں پھلتا پھولتا ہے۔

قرشی کا خیال: ایک کیڑا ہے یہ پانچ سات بالشت تک لمبا اور ڈوری کی مانند ہوتا ہے۔

خجندی کا خیال: حقیقت میں رگ نہیں بلکہ دوسرے کیڑوں کی طرح ایک کیڑا ہے۔

دوسرے خیالات:

1۔عصب کی ایک شاخ ہے۔

2۔ردی فضلات سے عروق کے اندر پیدا ہوتی ہے اور اس سانچے میں ڈھل جاتی ہے۔یہ مرض اکثر حجاز جیسے خشک و گرم ممالک میں ہوتا ہے۔

عرق مدنی اکثر حجاز جیسے گرم ممالک میں پایا جاتا ہے۔

عرق مدنی راجستھان میں بھی کثیر الوقوع تھا لیکن اب نہیں پایا جاتا ہے۔

علاج: خبیص شکر۔

جذام(کوڑھ):

مترادف: علۃ الکبریٰ۔

تعریف: ایک مزمن مگر دق کی طرح نہایت برا مرض ہے جو اعضاء کے مزاج اور شکل کو بگاڑ دیتا ہے اور

اکثراوقات یہ مرض آخرمیں اعضاء کے اتصالات کو فاسد کر دیتا ہے یہاں تک کہ اعضاء تقرح سے گل کر گرنے لگتے ہیں۔

جذام ایک طرح سے تمام بدن کا سرطان ہے۔

جذام میں علی العموم علاج بے سود ہوتا ہے۔

خصوصیت یہ ہے کہ انگور کے مانند نئی ساختیں مقامی طور پر جگہ جگہ جسم میں پیدا ہو جاتی ہیں۔

بعض لوگ اس کو موروثی سمجھتے ہیں۔

مادہ: سوداوی مادہ یا مادۂ معدیہ خبیث ردی دشمن حیات اور مفسد مزاج اعضاء ہے۔

اقسام جذام بلحاظ مادہ:

1۔جذام خدری: گانٹھیں نہیں پیدا ہوتی ہیں۔اس میں اعضاء کی حس باطل ہو جاتی ہے۔

جذام حذری گرم ممالک میں عام ہے۔

جذام خدری کے لئے سانپ کا گوشت مفید ہے۔

2۔جذام عجزی: گانٹھیں جسم کے ہر حصہ میں ہوتی ہیں مگر عموماً چہرہ پر زیادہ پائی جاتی ہیں۔

مترادف: جذام درنی،عقدی،داءالاسد

جذام عجزی: کا اثر صرف جلد اور غشاء مخاطی پر ہوتا ہے۔

جذام عجزی: سرد ممالک میں زیادہ عام ہے۔

مخصوص دوا: چال موگرا۔

بڑتال طبقی کوڑھ اور تقویت کے لئے مفید ہے۔

سعفہ (گنج):

تعریف: مخصوص قسم کے قروح ہیں جو سر اور چہرہ میں پیدا ہوتے ہیں بالعموم سر میں ہوتا ہے۔

سعفہ درحقیقت قوبا کی جنس میں داخل ہے اور مرض متعدی ہے۔

سعفہ میں 8۔10 روز میں کھرنڈ بن جاتا ہے۔

اقسام: 1۔سعفہ رطبہ (شرینج) 2۔سعفہ یابسہ (سورجی)

شرینج: سعفہ رطبہ (رطوبت دار گنج) اس کے مادہ میں رطوبت ورقت ہوتی ہے۔

شرینج: بچوں کو زیادہ ہوتا ہے۔

علاج شرینج: فصد باسلیق۔

علاج شرینج: ہلیلہ اور شاہترہ کا مسہل۔

علاج شرینج: میں گوشت، شیریں اور حریف اشیاء سے پرہیز کراتے ہیں۔

سورجی: اس قسم کو سورجی (شورہ جیسی) کہتے ہیں کیوں کہ اس سے سفید بھوسی اترتی ہے جو شورہ سے مشابہت رکھتی ہے۔

وجہ تسمیہ: مشابہت پر موسوم ہے۔

سبب: مادہ سوداوی۔

علاج سورجی: ارسال علق۔

سعفہ شہد یہ:

وجہ تسمیہ: شہد کے چھتوں کی مناسبت سے۔

بعض لوگ: اس کی رطوبت شہد جیسی غلیظ ہوتی ہے۔

تعریف: رطبہ کی قسم ہے۔ سر کی جلد میں باریک باریک سوراخ ہوجاتے ہیں جس میں پانی ٹھہرا ہوا ہوتا ہے۔ اس طرح معلوم ہوتا ہے گویا شہد چھتہ کے سوراخوں میں ٹھہرا ہوا ہے۔

علاج: زنگار۔

رؤس ابرہ:

گنج کی ایک اور قسم ہے جس کا نام رؤس ابرہ ہے۔ (سوئی کے سر)

رؤس ابرہ: ابریہ نامی بیماری سے مختلف ہے جسے حزاز بھی کہتے ہیں۔

تعریف: اس مرض میں سوراخوں سے گوشت کے پانی جیسی رطوبت خارج ہوتی ہے اور مسامات میں ورم پیدا ہوجاتا ہے۔ جس سے سر کے بال سوئی کی طرح کھڑے ہوتے ہیں۔

سعفہ عجر: یہ دل سے مشابہ ہوتی ہے ابتدا میں سخت جن میں پیپ نہیں پڑتی ہے اور بعد میں قلیل ہوجاتی ہے۔

سعفہ تینی: یہ گول گول سخت قروح ہوتے ہیں جن کے اوپر سرخی اور اندر انجیر کے دانے جیسے ہوتے ہیں۔

سعفہ حلمی: سرپستان کی مانند سرخ پھنسیاں ہوتی ہیں جن سے خون کے مانند رطوبت خارج ہوتی ہے۔

سعفہ حمراء (سرخ گنج):

تعریف: سر کی کھال گہری سرخ کسی قدر سیاہی مائل نظر آتی ہے۔

اگر سعفہ حمراء چہرے میں لاحق ہو تو چہرے کا گنج کہتے ہیں۔

جالینوس: حمراء میں پیپ پڑ جائے تو یہ اچھا نہیں ہوتا ہے۔

علاج: چہار رگ اور پیشانی کی فصد۔

جرب:

مترادف: خارش، کھجلی۔

تعریف: وہ چھوٹی چھوٹی پھنسیاں ہیں جو اوائل میں سرخ ہوتی ہیں جن کے ساتھ سخت کھجلی ہوتی ہے۔

مقامات جرب: اکثر ہاتھوں اور انگلیوں کے درمیان پیدا ہوتی ہیں۔

جرب ایک شدید اور مقامی قسم کا مرض معدی ہے۔

جرب میں خارش کے دوسرے دن پھنسیاں نمودار ہوتی ہیں۔

دیدان جرب: جرب کے کیڑوں کو سب سے پہلے اطباء عرب نے مشاہدہ کیا ہے۔

معالجات بقراطیه میں سب سے پہلے دیدان جرب کا تذکرہ کیا گیا ہے مصنف احمد بن محمد طبری۔

کیڑے کی لمبائی 1/70 رقیراط جو خوردبین سے مشاہدہ کیا جاتا ہے۔

جرب کی شکلیں: صفراوی، سوداوی، بلغمی۔

اقسام: 1۔ جرب یابس 2۔ جرب رطب

جرب صفراوی میں سب سے زیادہ کھجلی ہوتی ہے۔

جرب سوداوی میں درد کم مگر پائدار ہوتا ہے۔

مخصوص ادویه: گندھک۔

حکہ (سادہ کھجلی):

تعریف: جلد میں دانوں کے بغیر کھجلی اٹھتی ہے۔

حکه کی ابتداء عموماً پنڈلیوں سے ہوا کرتی ہے۔

اسباب: قلیل المقدار اخلاط و بخارات حادہ حریفہ، قوت دافعہ کا کمزور ہونا۔

حکۃ المشائخ: مادہ نمکین بلغم۔

علاج: متواتر حمام۔

بنات اللیل (رات کی خارش):

بنات اللیل: رات کی لڑکیاں۔

تعریف: یہ ایک قسم کھجلی خشونت اور چھوٹے دانے ہیں جو سردی کے وقت اور رات کو نکلتے ہیں۔

سبب: پیدائشی طور پر جلد ٹھوس اور مقامات تنگ ہوتے ہیں۔

بعض قدماء: بنات اللیل کو پتی کہتے ہیں کیوں کہ یہ بھی رات کو اچھلا کرتی ہے۔

علاج: آب کرفس اور سرکہ کا میل لگانا مفید ہے۔

قوبا (داد):

تعریف: ایک قسم کی خشونت یعنی کھردرا پن ہے جس میں دائرہ کی شکل میں سیاہی مائل یا سرخی مائل پھنسیاں خارش کے ساتھ نمودار ہوتی ہیں۔

مقامات: یہ جسم کے ہر حصہ پر ہوسکتا ہے لیکن بالعموم گردن، پشت، کمر، کنج ران اور سرین پر ہوتا ہے۔

مادہ قوبا: کو مادۃ القدول کہتے ہیں۔ (فضل الرحمن) مادۃ القوبا۔

قوبا متقشرہ: یہ مزمن قسم ہے۔ ان میں جلد سے بھوسی جھڑا کرتی ہے۔

قوبا متقشرہ: سعفہ یابسہ سے مشابہت رکھتا ہے۔

خاص علامت: مچھلی کے چھلکوں کے مانند گول گول چھلکے اترتے ہیں۔

قسم ساعی خبیث: یہ خبیث قسم ہے جو دوڑتی رہتی ہے اور جگہ بدلتی رہتی ہے۔

علاج: روغن گندم۔

علاج قوبا مزمن: ارسال علق مفید ہے۔

حصف (گرمی دانے):

مترادف: انہوریاں۔

تعریف: چھوٹے چھوٹے کانٹے دار دانے (بشور شوکیہ) ہیں جو جوار کے برابر یا اس سے بھی چھوٹے باجرے کے برابر ظاہر بدن میں پھیل جاتے ہیں۔

حصف: گرم ممالک، گرم اوقات، گرم اعضاء مزاجوں اور اعضاء میں جہاں پسینہ بہ کثرت آتا ہے۔
سبب: رقیق تیز رطوبتیں (رطوبات حادہ) یا غلیظ رطوبات و بخارات۔
صاحب کامل و شیخ: ان دانوں کا سبب وہ مواد ہوتے ہیں۔ جو ثقل کی وجہ سے رقیق پسینہ کے ساتھ خارج ہو سکتے ہیں۔ بلکہ جلد کی سطح میں بند ہو جاتے ہیں۔

بثور صغار (چھوٹی پھنسیاں):

جالینوس ردی رطوبات سے پیدا ہوتی ہیں جو جلد کی طرف دفع ہو کر گوشت اور جلد کے درمیان بند ہو جاتی ہیں۔
علی الخصوص ان لوگوں میں عام ہے جن کے بدن سخت اور جلد ٹھوس ہوتی ہے۔

بثور لبنیہ (مہاسے):

تعریف: کبھی ناک اور رخساروں کی سطح پر دودھ کے نقطوں کے مانند سفید دانے نکل آتے ہیں جب انہیں دبایا جاتا ہے تو جمے ہوئے گھی کے مانند اندر سے ایک چیز نکلتی ہے۔
بثور لبنیہ درحقیقت ورم حار کی جنس سے ہے۔
بثور لبنیہ کا مادہ صدیدی ہوتا ہے۔

ثالیل (مسّے):

مسے بھی حقیقت میں چھوٹے نہایت سخت اور گول بثور یا سلعات ہیں۔
تعریف: یہ ایک قسم کی افزونی یا ابھار ہے جو بالخصوص چہرہ، گردن، ہاتھ، مقعد، اور اندام نہانی کی جلد پر پیدا ہوتی ہے۔

اقسام:

1۔ منکوس (الٹی، اوندھی): یعنی اندر کی طرف گوشت میں گھسی ہوئی ہوتی ہے۔
بعض کا قول: ہے کہ یہ وہی قسم ہے جس کی جڑ شاخدار ہوتی ہے۔
2۔ مشقق (جڑی ہوئی): بڑی گول اور ریشہ دار ہوتی ہے۔
3۔ معلق: لٹکی ہوئی۔
4۔ مسماری: میخ کے مانند۔

5۔قرونی :پنکھ کے مانند۔
6۔متقرح :زخمی کے مانند۔جسکوطرسیوس کہتے ہیں۔
7۔ عدسیه وحنطیه: یہ پیشانی وچہرہ پر پیدا ہوتی ہیں۔(عدسیہ:رنگ زرد،حنطیہ:سرخی مائل)
بعض کاقول:عدسیہ سرخ اورحنطیہ زردرنگ کی ہوتی ہے۔
طرسیوس:وہ مسّے جن کے نیچے پیپ ہوتی ہے۔
علاج:شیرلاغیہ۔

قروح بلخیہ (اورنگ زیبی پھوڑا):

وجہ تسمیہ:جن مقامات میں زیادہ ہوتے ہیں عموماًان کی طرف منسوب ہے۔
تعریف:وہ قروح جن پردانے دانے سے نظرآتے ہیں اور کھرنڈ جمے ہوتے ہیں صدید بہتار ہتا ہے۔
اس کے ساتھ غشی وخفقان لاحق ہوتی ہے۔
قروح بلخیه برےگنج کے جنس سے ہے۔
سبب:بڑے مچھریاریتلا جیسے کیڑے۔
علاج: گل ارمنی اورسرکہ لگاناخصوصیت سے مفید ہے۔

بطم (فلفل جیسے دانے):

تعریف:وہ کالے کالے بڑے دانے جو بڑے بطم (بن) کے برابر ہوتے ہیں۔اسی وجہ سے بطم رکھا گیاہے۔یہ دانے پنڈلیوں پر نکلتے ہیں جن پر پیپ پڑ جاتی ہے۔
علاج:فصد باسلیق۔

توشہ (توث):

تعریف: توشہ ایک زخمی دانہ (بثرہ متقرحہ) ہے جو اکثر رخسار میں جلد کے اندر گھسا ہوا ہوتا ہے۔
سبب:غلیظ مادہ جس میں حدت ہوتی ہے۔

داخس (انگل بیڑا):

تعریف: داخس کا ایک گرم ورم کا نام ہے جو ناخن کے قریب اس کی جڑ کے پاس لاحق ہوتا ہے جس کے ساتھ درد وسوزش کی شدت ہوتی ہے سخت ٹیس اور تناؤ محسوس ہوتا ہے۔ناخن گرجاتا ہے۔

انورسما:

انورسما: یونانی لفظ معنی: خون کا بہنا۔

مترادف: ورم نابض (تڑپنے والا)، ام الدم، خونی ورم۔

تعریف: وہ خونی ورم جو شریان کے جوف سے متصل رہتا ہے اور اسی شریان کے دیوار کے کم وبیش پھیلاؤ سے پیدا ہوتا ہے۔

بالفاظ دیگر: دیوار شریان کے غیر طبعی پھیلاؤ یا تھیلی کو کہتے ہیں جس میں سیال یا منجمد خون بھرا ہوتا ہے اور شریان کے اندرونی جوف سے تعلق رکھتا ہے۔

اقسام انورسما:

1۔ حقیقی یا مرضی الف: مغربی (تکلہ نما) ب: کیسی (تھیلی نما) ج: تشریحی

2۔ کاذب یا ضربی۔

علامت: مقام سفید ہوتا ہے اور جب ہاتھ سے دبایا جاتا ہے تو ورم کا بہت سا حصہ غائب ہو جاتا ہے۔ اگر جلد متاثر ہو تو ورم کا رنگ بیگنی یا بنفشی ہوتا ہے۔

انورسمائے مغزلی: میں شریان کی دیواریں دو جانب پھیل جاتی ہیں۔

انورسمائے کیسی: میں شریان کی دیوار صرف ایک مقام پر پھیل کر ایک تھیلی بنا لیتی ہے۔

انورسمائے تشریحی: میں دیوار شریان کے طبقات کے درمیان خون داخل ہو کر طبقات شریان کو ایک دوسرے سے الگ کر دیتے ہیں۔ یہ قسم شاذ و نادر ہے۔

درد انعکاسی: وہ درد جو وہاں نہ ہو جہاں پر سبب موجود ہو بلکہ اس سے دور دوسرے مقام پر درد ہو۔

انورسمائے منتشرہ: وہ انورسما جو جلد کے نیچے پھوٹ جائے۔

علاج: جراحت ممکن ہو تو یہ بہت حد تک کامیاب اور شافی علاج ہے۔

انورسما کے علاج میں حسب ذیل جراحت رائج ہیں:

1۔ استیصالِ کامل: بالکل کاٹ کر الگ کر دینا۔

استیصالِ کامل: کا موجد انطلوس (انتی لوس) تیسری صدی عیسوی۔

2۔ عمل سر و ربط: محدود کر دینا باندھ دینا۔

3۔عمل وخز۔چھونے کا عمل۔

4۔عمل بتر:عضو کو کاٹ دینا۔

بثور غریبہ (اتفاقی دانے):

بثور غربیه سے مراد وہ دانے ہیں جو شاذ و نادر نمودار ہوتے ہیں۔

اقسام:

1۔ذات الاصل (جڑ والے دانے): وہ چھوٹے چھوٹے سفید دانے ہوتے ہیں جن کی جڑیں گلٹیوں کی طرح سخت ہوتی ہیں۔

سبب:سوداوی مادہ۔

2۔خافیه ظاہرہ (چھپنے ونمودار ہونے والے دانے): سرخ وسخت ہوتے ہیں۔درد بالکل نہیں ہوتا ہے۔

سبب:خون حاد۔

3۔شیلم (کالا دانہ): یہ چہرہ اور رخساروں پر نمودار ہوتے ہیں اور سخت ہوتے ہیں۔

سبب:فاسد اور تیز خون۔

4۔بثور الصداغ:یہ کنپٹی میں پیدا ہوتے ہیں اکثر ناسور بن جاتے ہیں۔

سبب:فاسد خون۔

علاج:فصد قیفال۔

5۔بثور القفا (گدی کے دانے): یہ نسبتاً بڑے اور ان میں سخت درد ہوتا ہے۔مریض اکثر ہلاک ہوجاتے ہیں۔

سبب:خون حاد جو حرام مغز کی نالیوں میں الصباب پاتا ہے۔

آتشک:

مترادف:ضرمہ (انگارہ)،ساعور (آگ)،الوبال،الافرنجی،قرحہ صلبہ،آبلہ فرنگ،بادفرنگ،کوفت ،گرمی،آگ،الخجیل (شرمندہ)۔

ماہیئت: ایک متعدی مرض ہے جس میں اس مرض کی مخصوص سمیت اولاً بالعموم عضو خاص یا کسی

دوسرے مقام پر لگ جاتی ہے اور قرحہ پیدا کر دیتی ہے اور یہ سمیت پھر خون میں سرایت کر جاتی ہے۔

آتشک: صرف انسان کے ساتھ مخصوص ہے دوسرے حیوانات میں نہیں پایا جاتا ہے۔

آتشک کا کوئی قدیم عربی نام نہیں ہے کیوں کہ یہ زمانہ قدیم میں اس مرض کا وجود ہی نہیں تھا۔

ضرمہ و ساعور گویا لفظ آتشک کے ترجمے ہیں۔

آتشک درجہ سوم کی سمیت کا لگنا شاذ و نادر ہی ہے۔

جوانی اس کے لئے نہایت موزوں ہے۔

ہندوستان کے باشندگان کوہستان شمالی و باشندگان برما میں کثیر الوقوع ہے۔

آتشک اکتسابی: وہ آتشک جو براہ راست مجامعت کے بعد کسی خراش کے ذریعہ بدن میں داخل ہو کر خون میں شامل ہو۔

آتشک وارثی /خلقی: وہ آتشک جو والدین کے ذریعہ نطفہ بچہ کو وارثتاً ملتا ہے۔

آتشکی دانوں کی امتیازی اور مخصوص علامت: رنگت میں سیاہی مائل سرخ (تانبے کے رنگ کے) لیکن ان دانوں میں نہ تو جلن ہوتی ہے اور نہ خارش ہوتی ہے۔

درجات علامات آتشک (تین درجات):

درجہ اول: ابتدائی آتشک بھی کہتے ہیں۔ اس کی میعاد 6-2 / ہفتہ اور بالعموم تین ہفتہ ہے۔

درجہ دوم: آتشک ثانوی کہتے ہیں۔ یہ تعدیہ کے 2 / مہینہ بعد شروع ہوتا ہے اس کی میعاد بالعموم ڈیڑھ سال اور بعض خفیف صورتوں میں دو ماہ یا چھ سات ماہ۔

درجہ سوم: آتشک ثلاثی کہتے ہیں۔ اس کی علامتیں بالعموم پانچ سال کے بعد نمایاں ہوتی ہیں۔ میعاد 6 / ماہ سے 25 / سال ہے۔

درجہ متوسط/ثانیہ متاخرہ: درجہ سوم کے شروع ہونے سے قبل ایک اور درجہ ہوتا ہے۔

قرحہ صلبہ (Chancre): ابتدائی درجہ کی اہم علامت ہے۔ اس میں پیپ نہیں پڑتی ہے۔ یہ تعدیہ کے 4-2 / ہفتہ بعد نمودار ہوتا ہے۔

درجہ دوم کی علامتیں: عمومی غدد کا متورم ہونا، آواز کا بھرا کر نکلنا، جوڑوں میں ورم و درد، بخار۔

درجہ دوم کی خاص علامت: آتشک چمبلی یا صدفیہ افرنجیہ۔

درجہ سوم کی خاص علامت: اورام صمغیہ (Gummas)۔

درجہ سوم سب سے مہلک ہے۔

آتشک سے بچنے کے لئے شراب سے بچنا لازم ہے۔

آتشک میں سیماب (پارہ) اور سنکھیا اور ان کے مرکبات مفید ثابت ہوتے ہیں۔

آتشک میں دواء مسہل، حب مسکین نواز (جس کو حب گھوڑ چڑھی کہتے ہیں) مفید ہیں۔

سنکھیا مخصوص طور پر درجہ دوم وسوم میں زیادہ موثر ہے۔

سیماب مخصوص طور پر اول ودوم درجہ میں زیادہ موثر ہے۔

دواخاص پارہ کا مرکب ہے۔دوائے وجیہ الدین کے نام سے مشہور ہے۔

دوائے وجیہ الدین: اطباء دہلی کا معمول مطب ہے۔

جوہر کلاں پارہ کا مرکب ہے۔پیڑے والی دوا کے نام سے مشہور ہے۔

جوہر کلاں اطباء دہلی کا معمول مطب ہے۔

آتشک کی مخصوص دواء: جوہر رسکپور۔

مفید ادویہ: حب سیماب، حب کتھ، حب پان، حب لیموں، حب توتیا، حب زنگار، حب آتشک، جوہر آتشک، کشتہ سم الفار، معجون چوب چینی، معجون عشبہ، مرہم شنگرف، مرہم مردار سنگ، مرہم سیماب مرہم رسکپور۔

ارباب طب جدید پہلے عشبہ کے قائل تھے۔

وبال وارثی:

مترادف: موروثی آتشک، خلقی آتشک، الافرنجی الوارثی۔

آتشک موروثی کی علامتیں بچپن ہی سے ظاہر ہوتی ہیں۔

اکثر وضع حمل کے بعد دو تین ہفتہ تک بچہ بظاہر تندرست نظر آتا ہے۔

آتشک اکتسابی میں دوسرے درجہ میں آنکھ کی علامتیں ظاہر ہوا کرتی ہیں۔

آتشک مجازی:

تعریف: وہ متعدی زخم جو مردوں میں عموماً حشفہ پر یا اس کی جلا پر اور عورتوں میں اندام نہانی کے کناروں یا اس کے اندر پیدا ہو جاتا ہے۔

خصوصیت: اس کے مواد کی سمیت خون میں شامل ہوکر آتشک حقیقی کے مانند عوارض نہیں پیدا کرتی ہیں۔

عضو مخصوص پر جو زخم پیدا ہوتا ہے وہ گہرا ہوتا ہے اور اس سے مواد بہت زیادہ نکلتا ہے۔

نہار مائی: پانی سے بھرے ہوئے بستر۔

چند اقوال:

صاحب اکسیر:

آتشک 904ء میں جزائر فرنگ (یورپ) میں نمودار ہوا۔ اس کا سب سے بڑا سبب مباشرت ہے۔

آتشک امراض ساریہ میں سے ہے یعنی لوگوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے وکھانے پینے سے لگ جاتا ہے۔

مخصوص ادویہ: رسکپور جیسی بعض تراکیب ہندیہ۔

پارہ کے بعد اس مرض کی مؤثر دوا میں چوب چینی کا درجہ ہے۔

الاکسیر: حکیم محمد اعظم خان، (مترجم کبیر الدین) ۴ر جلد معالجات۔

داؤد انطاکی:

حب افرنجی جس کو مصر میں مرض مبارک کہتے ہیں۔

اہل فرنگ سے 807ھ میں جزیرہ عرب میں پہونچا ہے۔

بعض لوگ اس کو نار فارسی سے ملاتے ہیں جو کہ جہل ونادانی ہے۔

عماد الدین محمود شیرازی:

اس مرض کی ابتداء ملک فرنگ سے ہوئی اس لئے اس کا نام آبلہ فرنگ رکھا جاتا ہے۔

چوں کہ اس سے آگ کی طرح سوزش ہوتی ہے اس سے اس کا نام آتشک رکھا جاتا ہے۔

آرمنی دانہ: یہ پہلے پہل بلاد ارمنی میں نمودار ہوا، اور یہاں سے دوسرے ممالک میں نمودار ہوا اس لئے اس کو آرمنی دانہ کہا جاتا ہے۔

چند اہم نکات

حواشی عراقیہ: ابن تلمیذ۔

بلبوس: جنگلی پیاز (یونانی لفظ)۔

حیلہ: کتی۔

عروق لیفیہ: عروق شعریہ۔

نہشہ: زہریلے جانوروں کا ڈسنا۔

اسباب سابقہ: اسباب بدنیہ کو کہتے ہیں۔ (قدماء)

قوت حیات: قوت حیوانیہ۔

ردع: پھیرنا، واپس کرنا.

روادع: لوٹانے والے۔

ارخاع: ڈھیلا کرنا۔

مبردات: مقولات۔

امالہ: مائل کرنا، رخ پھیرنا۔ یہ ورم مزمن کے بہترین تدا یر وعلاج میں سے ہے۔

لذع: سوزش پیدا کرنا۔ کوئی ایسا عمل جس سے مقام میں خون دوڑ جائے۔

کئی (داغنا): یہ ہڈیوں اور جوڑوں کے مزمن اورام میں خصوصیت کے ساتھ مفید ہے۔

ولایتی بینگن: ٹماٹر۔

نخر: ہڈی کی بوسیدگی۔

تالم: چھونے سے درد کا محسوس ہونا۔

طفشیل: مسور کی دال جو سرکہ میں پکائی جاتی ہے۔

قلب کی تبرید و تقویت کے لئے کافور عجیب الخاصیت ہے۔

مصوص: گوشت جو سرکہ کے ساتھ پکایا گیا ہو یا وہ سالن جو سرکہ اور چوزوں سے تیار کیا گیا ہو۔

خیش (خیشخانہ): وہ مکان جس کی چھت میں فراش پنکھے لگے ہوئے ہوں۔
تمریض: تیمارداری۔
اصل اللسان: مولد اللعاب: زبان کے نیچے ایک گلٹی ہے جو تھوک پیدا کرتی ہے۔
تطویس: وہ سبزی جس کے ساتھ سیاہی بھی ملی ہوئی ہوتی ہے۔ خالص سبزی سے زیادہ بری ہے۔
قلقطار: پھٹکری کی زرد و سنہری قسم۔
فقاع: کھلا ہوا پھول۔
شہدانہ: تخم بھنگ۔
عیبات زلالیہ: جوڑوں کی بلغمی تھیلیاں جو طبعاً چھوٹی چھوٹی ہوتی ہیں عرضی طور پر بڑھ جاتی ہے۔
عیباتِ مصلیہ: عروق جاذبہ کی فضاؤں کے پھیلنے سے بنتے ہیں جن کے اندر ایک صاف متبنی رنگ کی رطوبت بھری رہتی ہے۔ یہ اکثر اوقات گردن، بغل اور چھاتیوں میں پیدا ہوتے ہیں۔
نورحیہ: زندہ چونہ۔
مراہم منبتہ: گوشت پیدا کرنے والے مرہم۔
ذرورات خاتمہ: کھرنڈ جمانے والے۔
اسرہ: اسراء کی جمع۔ اعضا کی شکنوں کو کہتے ہیں۔
پیپ کا خارج کرنا سقوط قوت کا موجب ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ غشی آجاتی ہے۔
رطوبتیں اچھی ہوں یا بری طبیعت ان کی حفاظت و نگہداشت میں ضرور لگی ہوتی ہے۔
جبیسین: وہ سفید گچ ہے جو اسفیداج الجصاصین (چونہ والوں کی سفیدی) کہلاتا ہے۔
طبعی بافت: سے مراد وہ ساخت جو بدن انسان کی طبعی ساختوں سے مشابہ ہو۔
لیفی ندبی بافت: ریشہ دار ساخت۔
ندبہ: زخم کا نشان جو اندمال کے بعد پیدا ہوتا ہے۔
عصیدہ: وہ آٹا جو گھی میں لت پت کر کے پکایا جاتا ہے۔
شیراز: وہ سالن جو گاڑھے حریرے کے مانند دودھ سے بنایا جاتا ہے۔
اردھالہ: وہ گاڑھا حریرہ جو آٹے اور گھی سے عصیدہ کیا جاتا ہے۔

قریص: وہ گوشت جو سرکہ اور سبزی میں پکایا گیا ہو۔
حکہ مکربہ: پریشان کن کھجلی۔
کنگنی: ارزن۔
روغن گل مدبر: روغن گل کو سرکہ میں اس قدر جوش دیں کہ سرکہ ختم ہو جائے۔
سمک رضراض: ریت کی مچھلی۔
صدید منتن: بدبودار برا پانی۔
ثالیل مدفنہ: چھپے ہوئے مسے۔
سلحفات جلدیہ: نوزائد جلدیہ۔
زغب: روئیں۔
خبیص: حلوا کی ایک قسم ہے جو روغن تل، میدہ اور شکر سے تیار کی جاتی ہے۔ اس کو خبیص شکر کہتے ہیں۔
ملقط: چمٹی۔
تجویع: فاقہ کرانا۔
حشائش محللہ: تحلیل کرنے والی بوٹیاں۔
چہار رگ: چار وریدیں، دو بالائی لب اور دو زیریں لب۔
کوامیخ حارہ: گرم مصالحہ۔
کوامیخ: کامخ کی جمع ہے۔ اک قسم کا سالن ہے جو پودینہ دودھ اور گرم مصالحہ سے تیار کیا جاتا ہے۔
لاغیہ: ایک شیر دار بوٹی۔
نمکسود: نمک مصالحہ ملایا ہوا گوشت۔
قدید: نمک ملایا ہوا سوکھا گوشت۔
کاکن: چنے۔
دخنیہ: باجرے کے مانند۔
بطم: بن کا گود۔
فلوس سمک: مچھلی کے چھلکے۔

ابوبلقیسیا جنونی: فالج عام جنونی۔

مرضعہ: دودھ پلانے والی دائی۔

اورام صمغیہ: وہ دانے دار ابھار جن پر گوند کے مانند رطوبت منجمد ہوتی ہے۔

بدوں: کنج ران کی گلٹیاں۔

نرگنڈی: سنبھالو۔

پٹھکنڈہ: چرچٹہ بوٹی۔

جوہر رسکپور: جوہر منقیٰ بھی کہتے ہیں۔

MD MUSTAFA

جراحات

جرح و جراحت: زخم، گھاؤ سے مراد وہ تفرق اتصال جو گوشت میں عارض ہوتا ہے بشرطیکہ پیپ نہ پڑی ہو ورنہ تو اسے قرحہ کہتے ہیں۔

مرضوض: رض، کچل جانا۔

جروح مفتوحہ (کھلی ہوئی جراحات): وہ تفرق اتصال ہے جو جسم کے کسی سطحی حصہ میں ہوں یعنی وہ جلد یا غشاء مخاطی میں ہوں۔

اقسام:

1۔ جروح قطعیہ: صاف کئے ہوئے زخم۔

2۔ جروح وخزیہ: چھدے ہوئے زخم۔

3۔ جروح مزقیہ: پھٹے ہوئے زخم۔

4۔ جروح رضیہ: کچلے ہوئے زخم

5۔ جروح سمیہ: زہریلے زخم (زہریلے جانوروں کے ڈسنے کے زخم)۔

6۔ جروح ناریہ یا بارودیہ: بندوق کی گولی کا زخم۔

جروح فاغرہ: وہ زخم جسکے دونوں کنارے کھلے ہوئے ہیں نیز حواشی کچلے ہوئے نہیں ہوتے ہیں۔

جراحات واضحہ: کھلے ہوئے زخم۔

جروح ملوثہ: جروح عفنیہ۔

جروح غیر ملوثہ: جروح غیر عفنیہ۔

خیاطت (ٹانکہ): تین بڑی قسمیں ہیں۔

1۔ خیاطت مخفیہ (مدفونہ)

2۔ خیاطت غائرہ۔

3۔ خیاطت سطحیہ۔ الف) متقطعہ ب) متصلہ

خیاطت لفیته: مسلسل سلائی کی قسم ہے پھیلے ہوئے زخموں یا شگافوں کے لئے مستعمل ہے۔
خیاطت داخل جلد: جلد کے اندر کی سلائی۔
خیاطت غائرہ عموماً دو تین دن کے بعد نکالے جاتے ہیں۔
جروح مزقیہ ورضیہ عفونی کے درجات:
1۔درجہ اصابت (آفت) 2۔درجہ التہاب وتاکل 3۔درجہ التحام
جروح حربیہ: جنگ کے زخم۔
جروح وخزیہ: چھدے ہوئے زخم۔
جروح وخزیہ: جو مچھلی کے خمیدہ کانٹوں سے ہوتے ہیں وہ بہت تکلیف دہ اور درد انگیز ہوتے ہیں۔
جروح وطعنیہ: نیزوں کے زخم۔
جروح خروقات: چھروں کے زخم۔
رض (کچل جانا): جلد کے نیچے کی وہ جراحت یا آفت جو بیرونی صدمہ سے پیدا ہوتی ہے۔
قروح (تقرح، قرحہ):
تقرح سے مراد بدنی ساخت کا مردہ ہوجانا۔
اقسام قروح باعتبار جراحت:
1۔قروح عارضیہ جیسے قروح ساعیہ، قروح ملتحمہ۔
2۔قروح خبیثہ جیسے قرحہ اکالہ، سرطان، سیقروس۔
3۔قروح نوعیہ: جو ایسے مخصوص مواد سے پیدا ہوتے یں جن کی خصوصی نوعیت انسانی علم میں آچکی ہے۔
جیسے آتشک کے قروح، سل کے قروح۔
پیپ: وہ سفید چکنا، معتدل القوام فضلہ جو قرحہ سے اس کے پکنے پر بہتا ہے۔
قرحہ کے درجات:
1۔اصلی تقرح 2۔انتقال 3۔التحام
مرہم اعجاز قروح مزمنہ میں مفید ہے۔
علاج قروح مزمنہ: عمل ترقیع۔

عمل ترقیع (پیوند لگانا):

1۔ بشرہ و ادمہ کے چھوٹے ٹکڑے کا منتقل کرنا۔

2۔ بشرہ کے بڑے حصوں کا منتقل کرنا۔

3۔ جلد کی پوری دبازت کا منتقل کرنا۔

قرحہ مؤملہ: دردناک زخم۔

قروح نوعیہ: خاص دو مادے سے پیدا ہونے والے قروح۔

قروح بسیطہ: سادہ زخم۔

قروح عسرہ الاندمال: مشکل سے بھرنے والے زخم۔

قروح خیزونیہ (نقط دار رخ کوزیر):

تعریف: وہ زخم جو نہایت برے اور بمشکل اندمال پاتے ہیں۔

جالینوس: نے شرح فصول میں لکھا ہے کہ یہ قرحہ اس شخص کی طرف منسوب ہے جس کو پہلے پہل ہوا وہ خیزون طبیب ہے۔

جالینوس نے حلیۃ البرء میں لکھا ہے کہ یہ قرحہ اس شخص کی طرف منسوب ہے جس نے سب سے پہلے علاج کیا ہے۔

قروح خیزونیہ میں مفید ادویہ: مرہم اسود، مرہم باسلیقون، مرہم سیاہ۔

قرحہ وضرہ: میلا زخم۔

ناصور یا جیب:

تعریف: جب کوئی حاد یا مزمن پھوڑا پھوٹنے کے بعد پورے طور پر مندمل نہ ہو اور ابتدائی مقام اور باہر سے تعلق قائم ہو جائے تو اس سلسلہ اتصال کو ناصور یا جیب کہا جاتا ہے۔

ناصور و جیب میں فرق:

جیب میں ایک دہانہ بند اور دوسرا کھلا ہوا ہوتا ہے۔

ناصور غیر طبعی راستہ دو جوفوں کے درمیان یا ایک جوف اور ایک خارجی سطح کے درمیان ہوتا ہے۔

قروح ساعیہ: دوڑنے والے قروح۔

سر کے قروح مؤملہ: یہ خون کے غلیظ اور جلے ہوئے موادلازمہ سے پیدا ہوتے ہیں۔

تقرح قطاۃ:

مترادف: کمر لگ جانا، پیٹھ کا لگ جانا، قروح الفراش، زخم بستر۔

تعریف: عرصہ دراز تک بستر پر چت لیٹنے سے پیدا ہوتی ہے۔

قروح الفراش عموماً زیادہ گہرے بڑے اور پھیلے ہوئے نہیں ہوتے۔

تقرح قطاۃ سے بچنے کے لئے پانی سے بھرے ہوئے استعمال کرنا مفید ہے۔

علاج:

الف: ابتدائی اور شدید درجہ: میں آب گرم سے تکمید کرنا مفید ہے۔

ب: آبلہ اور پیپ کی صورت: میں مرہم سفید لگائیں۔

قطاۃ: جانوروں میں چوتڑ کے اس حصہ کو کہتے ہیں جہاں زمین سے سہارا لگا کر بیٹھتے ہیں۔

MD MUSTAFA

چند اہم نکات

رباط ذوالراسین: دو سروں والی پٹی۔

علی گیلانی: بندش کے سادہ طریقہ کو قدیم اصطلاح میں خشک بند کہا جاتا ہے۔

فغر: منہ کھولنا۔

اندمال بقصد اول: پیپ پڑے بغیر زخم کا مندمل ہو جانا۔

ملقط شریانی: شریان پکڑنے کی چمٹی۔

احریر: ریشم۔

قیلہ حلقومیہ: گھیگھا۔

اتفاقی حادثات کے زخموں جہاں ساختیں بہت زیادہ مجروح ہوں تو عموماً نلکی کو 24 ر یا 48 ر گھنٹہ کے اندر داخل کر دینا چاہئے۔

انبوبہ مطلطیہ: ربر کی نلکی۔

جبائر: لکڑیاں۔

معالیق: حمائل۔

وسام: خرقہ، دھجی، جالی

سطح اریکی: انگوری سطح۔

ترقیع: پیوند لگانا۔

قدم رقفداء: وہ مرض جس میں انسان اگلے پنجوں کے بل چلتا ہے۔

کسر مرکب مفتت: ہڈی کا ریزہ ریزہ ہو جانا اور اس کے ساتھ جلد کا مجروح ہو جانا۔

پیکان: تیر کا گلا کانٹادار لوہا۔ (فارسی)

ڈم ڈم: ہندوستان کے ایک مقام کا نام ہے جہاں یہ گولی پہلی مرتبہ تیار ہوئی۔

قنبرہ: بم۔ قنبلہ بھی کہا جاتا ہے۔

خودکشی کا زخم عموماً کنپٹی پر دائیں طرف ہوتا ہے۔

فشکہ ساذجہ: سادہ کارتوس۔

مسبر خزفی: وہ سلائی جس کے سر پر چینی لگی ہوتی ہے جس کے ذریعہ اندرونی گولیوں کا پتہ لگایا جاتا ہے سیاہ نشان چھوڑتی ہے۔

مسبر برقی یا صوفی: برقی سلائی لگنے پر آواز پیدا کرتی ہے۔

عقدہ التشریح اور ثولول: قصابوں کے مسے یا دانے۔

ملحم: وہ دوا ہے جو سوزش اور قبض کے بغیر زخم میں خشکی پیدا کرے اور اندرونی رطوبت کو لیسدار بنائے تاکہ زخم کے کنارے آپس میں چمٹ جائیں۔

وسخ: (زخم کے میل) وہ غلیظ شئ جو زخموں سے بہتی ہے اور رنگت میں زرد سبز یا سیاہ یا شراب کی گاز کی طرح ہوتی ہے۔

منبت لحم: وہ دوائیں جو زخم کی طرف آنے والے خون کو تجفیف سے بستہ کردیتی ہیں۔

ادویہ خاتمہ: وہ دوائیں جو زخم کی طرف سطح کو خشک اور سخت کردیتی ہیں جس سے ان کے اوپر غلیظ کھرنڈ بن جاتا ہے اور وہ اس کو دوسری آفتوں سے بچاتا ہے یہاں تک کہ جلد آگ آتی ہے۔

زیت الانفاق: وہ روغن جو انفاق سے نچوڑا جاتا ہے اور انفاق یونانی نام ہے جو کچے زیتون کیلئے اور ہر کچے وکسیلے پھل کیلئے بولا جاتا ہے۔

صمغ بلاط: ایک مرکب دوا جسکی شکل بلوط جیسی ہوتی ہے۔ اسکی دو قسمیں ہیں۔

طلع (سفوف تناسلی): وہ برادہ یا سفوف جو پھلوں کے اندر ہوتا ہے۔ جو اصل میں نباتی نطفہ کا کام کرتا ہے۔

قروت (کہت): انصاب خون کی وجہ سے جلد کی رنگت کا تبدیل ہونا۔

وضعیات باردہ یا متبخرہ: ٹھنڈی یا اڑنے والی چیزیں۔

ضربہ وسقطہ: مار اور چوٹ۔

خلع: جوڑ کا اکھڑ جانا۔

خرقہ: وہ کپڑا جو زخم کے مرہم پٹی کرنے میں کام آتا ہے۔ (ابوالقاسم زہراوی)

رفادہ: گدی

مبحس: ایک قسم کی سلائی جس کے ذریعہ زخموں کی گہرائی وغیرہ معلوم کرتے ہیں۔

خشخشہ: کرکراہٹ۔

ناصور: غیر طبعی راستہ دو جوفوں کے درمیان یا ایک جوف اور ایک خارجی سطح کے درمیان ہوتا ہے۔

مسبار: وہ سلائی جس سے زخموں وغیرہ کی گہرائی کا امتحان کیا جاتا ہے۔

تانبہ کے بوتہ سے مراد وہ کوزہ جس میں تانبہ گلایا جاتا ہے۔

مومیائی کے خواص:

کسر و وہن اور خلع کی اصلاح کرتی ہے اور ان دردوں میں فائدہ پہنچاتی ہے بہترین قسم: جو ''مادہ بایاں'' نامی گاؤں کے ایک پہاڑ کے غار سے نکلتی ہے۔ ملک فارس (دارالجرد) کا ایک گاؤں ہے کہ ایک چشمہ سے ہر سال تقریباً تیس مثقال سے لے کر ساٹھ مثقال تک نکلتی ہے۔

ایک دوسری قسم ''قبوری'' ہے جو مصر میں پائی جاتی ہے۔ جسکو اہل روم قدیم الایام میں اپنے مردوں کے بدن میں لگایا کرتے تھے جس سے یہ لاشیں بلا تغیر دفاف اپنی حالت پر قائم رہتی ہیں یہ بھی قسم نادر الوجود ہے۔ پہلی قسم بھی نادر الوجود ہے۔

مومیائی	:	پر فارس کے تاجدار فخر کیا کرتے تھے۔
گل مختوم	:	پر روم کے تاجدار فخر کیا کرتے تھے۔
ریوند	:	پر چین کے تاجدار فخر کیا کرتے تھے۔
ہلیلہ	:	پر ہند کے تاجدار فخر کیا کرتے تھے۔

مثقال: ساڑھے چار ماشہ

فسخ: وہ تفرق اتصال جو عضلات کے وسط میں لاحق ہوتا ہے۔

وثی: موچ سے مراد عضو کا ٹل جانا اور اس کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا بشرطیکہ کہ پورے طور پر نہ ہٹا ہو۔

کتاب الادویہ المفردہ: جالینوس۔

جالینوس: مینڈھا کی کھال کوڑے سے مارے ہوئے شخص کے لیے بہت مفید ہے۔

امراض عظام ومفاصل

کسر:

تعریف: کسر سے ہڈی کا مخصوص تفرق اتصال سے مراد ہے یعنی ایک ہڈی ٹوٹ کر دو یا چند بڑے حصوں میں تقسیم ہو جائے۔

بہ الفاظ دیگر: ہڈی کے اتصال کا یکا یک الگ ہو جانا کسر کہلاتا ہے۔ جس کا سبب علی العموم بیرونی یا عضلات کے سکڑنے کا زور ہوتا ہے۔

اسباب: دو قسمیں ہیں۔ 1۔ اسباب سابقہ یا مہیہ 2۔ اسباب واصلہ

کسر عظام: 4-2 سال کے درمیان زیادہ ٹوٹا کرتی ہیں اس کے بعد بڑھاپے میں 80-55 سال میں کثیر الوقوع ہے۔

رخاوت عظام: ہڈی کا نرم ہو جانا۔

ہشاشہ عظام: ہڈی کا بھر بھرا ہو جانا۔

2-5 سال تک لڑکیوں کا تناسب لڑکوں سے زیادہ۔ : 1:5

5 سال سے اوپر لڑکیوں کا تناسب لڑکوں سے کم۔

15-20 سال تک لڑکیوں کا تناسب لڑکوں سے کم۔ : 1:8

کسر واصل: جس مقام پر چوٹ لگے وہیں سے ہڈی ٹوٹ جائے۔

اسباب سابقہ: مقام، عمر، جنس، بعض مخصوص امراض۔

اسباب واصلہ: بیرونی صدمہ، عضلات کا فعل۔

اقسام کسر:

1۔ کسر بسیط 2۔ کسر مرکب 3۔ کسر مضاعف

کسر بسیط: اس کو ساذج بھی کہتے ہیں۔ ہڈی سادہ طور پر ٹوٹ جاتی ہے لیکن مقام کسر زخمی نہیں ہوتے ہیں۔

کسر مرکب: اس کو مکشوف بھی کہتے ہیں۔ جلد یا غشاء مخاطی مقام کسر کے پاس زخمی ہوتی ہے علی العموم عفونت پیدا ہوجاتی ہے۔

کسر مضاعف: اس کو مختلط بھی کہتے ہیں۔ صرف ہڈی ہی نہیں ٹوٹتی بلکہ کوئی اہم عضو بھی ماؤف ہوجاتا ہے۔

کسر کامل:

تعریف: ہڈی پورے طور پر ٹوٹ جاتی ہے۔

اقسام کسر کامل:

1۔ کسر مستعرض　　2۔ کسر مستطیل　　3۔ کسر مورب　　4۔ کسر لولبی

کسر مستعرض: ہڈی کا آڑے طور پر ٹوٹنا۔

کسر مستطیل: ہڈی کا لمبائی میں ٹوٹنا۔

کسر مورب: ہڈی کا ترچھے طور پر ٹوٹنا۔

کسر لولبی یا حلزونی: ہڈی پیچکش کے بل کی طرح ٹوٹتی ہے۔ لولب: پیچکش حلزون: گھونگھہ

کسر غیر کامل:

تعریف: ہڈی جزوی طور پر ٹوٹ جاتی ہے۔

اقسام کسر غیر کامل یا جزوی:

1۔ صادع یا صدعی　　2۔ خرعوبی　　3۔ شظوی　　4۔ ثاقب

کسر صادع: ہڈی کا خط کی طرح چڑ جانا اس طور پر کہ نمایاں نہ ہو۔ ٹٹولنے پر اور دبانے پر زندہ جسم میں معلوم نہیں ہوتا ہے۔

کسر خرعوبی: خم کھائی شاخ کے مانند۔ یہ صورت زیادہ تر بچوں اور بڈھوں کے پسلیوں م میں پائی جاتی ہے۔

کسر ثاقب: چھید کرنے والا کسر۔

کسر شظوی: ہدی کا ریزہ کسی تیز دھار سے یا کسی ناگہانی واتفاقی حادثہ سے ٹوٹتی ہے تو تیز ونوکیلی کرچیں الگ ہوجاتی ہیں۔

کسر مدغم یا منغرز: ہڈی کا ٹوٹ کر اسفنجی ساخت کے اندر گھس جانا۔ (انغراز: چبھ جانا)

خاص علامت: ہڈی کا تفرق اتصال نہیں پائی جاتی ہے۔

کسر متعدد: ایک ہڈی کا کئی مقام سے ٹوٹ جانا۔

کسر مفتت: ہڈی کے بہت سے ریزے ہو جانا۔

کسر رحمی: ہڈی کا رحم کے اندر ٹوٹ جانا۔

کسر خلقی: پیدائش کے وقت ہڈی کا ٹوٹ جانا۔

کسر شعری: ہڈی میں سیشہ کی طرح بال پڑ جاتا ہے۔

کسر مفصلی: ہڈی کی مفصلی سطح ٹوٹ جاتی ہے۔

کسر ذاتی: مرض کی وجہ سے ہڈی اس قدر کمزور ہو جانا کہ معمولی صدمہ سے خود بخود ٹوٹ جائے۔

دشبذ وقتی: وہ گانٹھ جو ہڈی کے جوڑ کے وقت باہر کی طرف ملتی ہے۔

دشبذ نقوی: وہ گانٹھ جو ہڈی کے جوڑ کے وقت باہر کی طرف ملتی ہے اس کو غلافی بھی کہتے ہیں۔

دشبذ کی پیدائش کسر کے بعد تقریباً بیسویں دن سے شروع ہوتی ہے۔

رد کسر: ہڈی کا اپنی جگہ پر لوٹانا اور اچھی طرح ملا کر بٹھا دینا۔

تجبیر آلی: آلات کے ذریعہ ہڈی کا جوڑنا۔

رضفہ: گھٹنے کی ہڈی۔

زائد مرفقیہ: کہنی کی ہڈی۔

قصبہ کبریٰ: پنڈلی کی ہڈی۔

فالج عکازی: وہ فالج جو بیساکھی لگا کر چلنے کی وجہ سے ہو۔

کسر مرکب: میں عفونت کی صورت میں حمی عفونیہ ہفتہ دو ہفتہ تک قائم رہتا ہے۔

کسر کے 1/ہفتہ بعد نئی ہڈی بننے لگتی ہے اور 6/ہفتہ کے بعد صحت مند لوگوں میں مضبوطی سے جڑ جاتی ہے۔

ہڈی کے جڑنے کے اوقات:

ناک کے لئے	:	10/دن
پسلی کے لئے	:	20/دن

کلائی کے لئے	:	30/ یا 40/ دن
ران کے لئے	:	50/ یا 4/ مہینے
زنداعلیٰ کے لئے	:	3/ ہفتہ

کسر غیر منجبر:

تعریف: وہ کسر جو جڑا ہوا نہ ہو۔

اقسام:

1۔ مطلق نہ جڑیں 2۔ انجبار لیفی 3۔ مفاصل کاذبہ

جب تک 12/ مہینے نہ گزر جائیں کسی کسر کو غیر منجبر نہیں کہا جاسکتا۔

کسر کی بندش کو 4۔3/ دن کے پہلے نہیں کھولنا چاہئے۔

کسر مرکب میں خیاطت اولیہ موخرہ کرتے ہیں اور زخم سینے کے لئے 3/ دن کا انتظار کرتے ہیں۔

ترقع عظمی: ہڈی میں ہڈی کا پیوند۔

عثم: سے مراد ہے کہ ہڈی ایسے برے طور پر جڑے کہ عضو کی ہیئت بگڑ جائے یا اس کے طبعی مفصل میں خلل واقع ہو۔ بیساکھی کے دباؤ سے عصب راجع پر اثر پڑتا ہے۔

کسر کی حالت میں عام طور پر غانغرانا رطب ہوا کرتا ہے۔

قروح جبائر زیادہ تر ایڑی اور اندرونی و بیرونی گٹوں پر رونما ہوتے ہیں۔

خلع (جوڑا کھڑنا):

تعریف: جوڑ کے اکھڑنے سے مراد یہ ہے کہ ہڈی کا زائدہ یعنی اس کا سر اس ہڈی کے گڑھے سے پورے طور پر خارج ہوجائیں۔

اقسام خلع:

1۔ ولادی 2۔ مرضی 3۔ ضربی

تقسیم دیگر بلحاظ کیفیت و عوارض:

1۔ خلع تام 2۔ خلع غیر تام 3۔ خلع مرکب

4۔ خلع مضاعف 5۔ خلع کسری

ورک کا خلع ولادی: کولہے کا پیدائشی خلع۔

خلع مرضی: مرض کی وجہ سے۔

خلع ضربی: ضرب کی وجہ سے۔

بازو کے اکھڑنے کی علامت یہ ہے کہ ''گول سا ابھار بغل کے نیچے محسوس ہوتا ہے۔''

عظم الورک: نشست گاہ کی ہڈی۔

خلع مفرد: اس کے ساتھ ورم وغیرہ نہ ہو۔

خلع مرکب: اس کے ساتھ ورم یا جراحت وغیرہ ہو۔

ردخلع کے اصول:

1۔دشال　　2۔تمدید　　3۔عمل جراحی

فک اسفل کا خلع (زیریں جبڑے کا اکھڑ جانا):

علامت یہ ہے کہ مریض کا منہ ایک قیراط کھلا رہتا ہے۔

خلع ترقوہ:

ترقوہ کا اندرونی سرا: بہت کم اکھڑتا ہے اور زیادہ تر خلع نامکمل ہوتا ہے اس کا سبب عموماً شانہ کے بیرونی سرے کا ضربہ وسقطہ ہے۔

ترقوہ کا بیرونی سرا: ٹلتا ہے تو عظم الکتف کے زائد اخرم کے اوپر یا نیچے آجاتا ہے۔

خلع منکب: مونڈھے کا اکھڑنا۔

خلع تحت العین: بازو کا سر جب عین الکتف سے نیچے آکر ٹھہر جاتا ہے۔

خلع تحت الترقوہ: بازو کا سر جب تحت المنقار سے زیادہ اندر کی طرف آجاتا ہے۔(شاذ و نادر)

خلع تحت المنقار: بازو کا سر جب عین الکتف کے سامنے اور زائدہ منقار الغراب کے نیچے آجاتا ہے۔کثیر الوقوع ہے۔

کسر تحت المنقار: بازو کا سر جب اوپر کی طرف چلا جاتا ہے اس میں زائدہ اخرم یا منقار الغراب ٹوٹ جاتا ہے۔بہت ہی قلیل الوقوع ہے۔

علاج: دشال، تمدید

خلع تحت السنسنه: بازو کا سر جب حفرہ تحت السنسنہ میں رہتا ہے۔ (قلیل الوقوع)

خلع المرفق: کہنی کا اکھڑ جانا۔

زندین کا خلع:

1۔قسم خلف: پیچھے کی طرف: کثیر الوقوع ہے۔

2۔قسم قدامی: سامنے کی طرف: کلائی کی دونوں ہڈیاں ٹل کر سامنے کی طرف آ جاتی ہیں۔

3۔قسم جانبی: پہلوی کی طرف: کلائی کی دونوں ہڈیاں ٹل کر باہر یا اندر کی طرف سرک جاتی ہیں۔

تنہا زند اسفل کا خلع: قلیل الوقوع ہے۔

تنہا زند اعلی کا خلع: قدامی، خلفی، وحشی (باہر کی طرف) نادر الوقوع ہے۔

خلع رسخ: قبضہ کا اکھڑ جانا۔ (قلیل الوقوع)

خلع ورک (کولھے کا اکھڑ جانا):

اقسام:

1۔خلع سادی: ران کی ہڈی کا سر اندر کی طرف جانا۔ ایک ٹانگ دوسری ٹانگ سے بڑی ہوتی ہے۔

2۔خلع عالق: کولھے کی ہڈی گڑھے سے نکل کر سامنے کی طرف چل جائے۔

3۔خلع ظہری: باہر کی طرف ران کا اکھڑنا۔ ٹانگ چھوٹی ہوتی ہے۔

4۔خلع ورکی: ران کی ہڈی کا سرا اکھڑ کر پیچھے کی طرف (ثلمہ عجزویہ ورکیہ) میں چلا جائے۔

خلع رضفہ (چپنی کا اکھڑ جانا):

اقسام:

1۔ وحشی (باہر کی طرف): Lateral

2۔ انسی (اندر کی طرف): Medial

خلع رکبہ (گھٹنے کا اکھڑ جانا):

اقسام:

1۔ جانبی   2۔ مقدم   3۔ موخر

جانبی شاذ و نادر ہی کامل ہوتا ہے۔

خلع مفصل کعب (ٹخنہ اکھڑ جانا):

اقسام:

1۔خلع وحشی: باہر کی طرف (Lateral)۔

2۔خلع انسی: اندر کی جانب (Medial)۔

3۔خلع خلفی: پیچھے کی جانب (Posterior)۔

4۔خلع قدامی: سامنے کی جانب (Anterior)۔

5۔خلع علوی: اوپر کی جانب (Suprior)۔

تنہا عظم الکعب کا خلع:

اس سے مراد یہ ہے کہ اپنے تمام معلقات کو چھوڑ کر جو اسے پنڈ ولی اور قدم کی ہڈیوں کے ساتھ ہیں۔ کم و بیش علیحدہ ہو جاتے ہیں۔

اقسام:

1۔خلع قدامی: سامنے کی طرف۔ کثیر الوقوع۔

2۔خلع خلفی: پیچھے کی طرف۔ تقریباً کالعدم ہی ہوتا ہے۔

خلع مضاعف: جب خلع کے ساتھ عروق و اعصاب متاثر ہوتے ہیں۔

خلع کسری: وہ خلع جس میں سر مخلوع کے قریب کسر ہوتا ہے۔

وثی (موچ):

تعریف: ہڈی کا سرا نشیب سے ہٹ گیا ہو لیکن پورے طور پر باہر نہ آ گیا ہو۔

علامات وثی: جوڑ کے کسی ایک طرف تھوڑا سا نشیب اور دوسری طرف تھوڑی سی بلندی دکھائی دیتی ہے۔

MD MUSTAFA

چند اہم نکات

مفصلہ: جوڑ۔

تغیر ہلیکت: عضو کی شکل کا بدل جانا۔

خشخشہ یا حریر: وہ آواز یا کرکراہٹ جو ٹوٹی ہوئی ہڈی کے دونوں سروں کے رگڑ کھانے سے پیدا ہوتی ہے۔

عوارض بدنی: دو قسم کے ہوتے ہیں۔

1۔ وہ اثرات جو فوراً پیدا ہو جاتے ہیں۔

2۔ وہ عوارض جو تاخیر سے پیدا ہوتے ہیں۔

ذات الریہ سوینہ: بڈھوں میں زیادہ دیر تک چت پڑے رہنے کی وجہ سے ہوتی ہے۔

عکاز: بیساکھی۔

شنطایا: ریزے۔

تنقیہ تام: چاروں اخلاط کا یعنی بلغم صفراء سوداء دم کا تنقیہ کریں۔ جس کیلئے فصد بہترین ذریعہ ہے۔

لازوقہ: وہ چپکنے والی پٹی جس سے عضو مخلوع یا مکسور قائم ہو کر غیر متحرک ہو جاتا ہے۔

انتصاق: ساختوں کا باہم جڑ جانا۔

وھن (وھن): اس تکلیف واذیت کا نام ہے جو ہڈی اور اس کے احاطہ کرنے والے اجسام میں چوٹ وغیرہ سے تفرق اتصال کے بغیر لاحق ہوتی ہے۔

عصاب رباعیہ الاذناب: چار سرے والی پٹی۔

ظاہر بدن کے امراض

برص:

مترادف: سفید داغ، سفید کوڑھ۔

تعریف: جلد پر سفید داغ پرجاتے ہیں جو ابتداء میں عموماً چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں لیکن بتدریج بڑے ہوجاتے ہیں۔ ہاتھ اور پاؤں پر کثیر الوقوع ہیں۔

سبب: خلط بلغم، قوت مغیرہ کا ضعیف ہونا۔

قوت مغیرہ کے ضعف کی وجہ عموماً عصبی خلل ہوا کرتا ہے۔

علامات: رنگ براق، اور جگہ چکنی ہوتی ہے اور اس کا سفیدی جلد اور گوشت میں بلکہ ہڈی تک سرایت کئے ہوئے ہوتی ہے۔ اس مقام پر جو بال اگتے ہیں وہ بھی سفید ہوتے ہیں۔

برص منتشر: وہ برص جس میں سارا بدن سفید ہوجاتا ہے۔

برص کی مفید ادویہ: اطریلال، بابچی، شیطرج ہندی۔

آب برغست: حجامہ کے نتیجہ میں پیدا شدہ برص میں مفید ہے۔

بہق ابیض:

مترادف: چھیپ۔

تعریف: یہ ایک ہلکی سی سفیدی ہے جو جلد کے بیرونی حصہ پر ہوتی ہے۔

سبب: سبب کے بارے میں تین خیالات ہیں۔

1۔ برص ہی کا سبب اسی کا سبب ہے۔

2۔ وہ رطوبت جو محترق ہوکر راکھ کی طرح مٹیالی ہوجاتی ہے اور خون کیساتھ رگوں میں دوڑنے لگتی ہے۔

3۔ میلے کچیلے اشخاص کو ایک مخصوص مادہ (اجسام خبیثہ) سے عارض ہوتا ہے۔

علامات: شکل گول اس کے اوپر جو بال اگتے ہیں وہ سیاہ یا بھورے ہوتے ہیں۔ سوئی چبھونے پر خون نکلتا ہے۔

بہق اسود:

مترادف: سیاہ داغ یا سیاہ چھیپ۔

تعریف: بہق اسود میں جلد کا رنگ سیاہی مائل ہو جاتا ہے۔

بہق اسود: جوانوں میں کثیر الوقوع ہے۔

سبب: سوداء خون کے ساتھ مل کر جلد کی طرف چلا جاتا ہے۔

علامات: جلد کا رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے اور جب وہاں ملا جاتا ہے تو بھوسی سی جھڑتی ہے اور مالش کے بعد وہ مقام سرخ ہو جاتا ہے۔

برص اسود:

مترادف: قوبا متقشرہ۔

تعریف: یہ بہق اسود کی ایک خاص قسم ہے۔ جس میں جلد خشکی کے غلبہ سے ٹھیکری سی بن جاتی ہے۔

علامات: جلد خشک ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے ٹھیکری سی بن جاتی ہے نیز خارش ہوتی ہے جلد کھردری ہو جاتی اور مچھلی کے چھلکے کے مانند گول گول چھلکے جھڑا کرتے ہیں۔

برص اسود بڑھ جانے پر جذام کی تمہیدات سے بن جاتا ہے۔

کلف (جھائیں):

تعریف: وہ حالت جس میں چہرے کا رنگ سیاہی مائل ہو جاتا ہے نیلے سیاہ یا سرخ رنگ کے دھبے پڑ جاتے ہیں۔

دوا خاص: کف دریا۔

برش (نقطے):

تعریف: باریک باریک سیاہ نقطے ہیں جو اکثر چہرے میں ظاہر ہوتے ہیں گا ہے سرخی مائل یا نیلے رنگ کے بھی ہوتے ہیں۔

اکثر اطباء کا مذہب ہے کہ نقطے سرخی مائل ہوں تو انہیں نمش اگر سیاہی مائل ہوں تو برش اگر نقطے باہم متصل ہو کر دھبے کی طرح بن جائیں تو کلف کہتے ہیں۔

دوسرا گروہ چہرہ، گردن اور ہاتھوں پر چھوٹے چھوٹے بھورے یا سیاہی مائل نقطے پیدا ہو جائیں تو

ان کو برش اوراگر نقطے باہم مل کر دھبے کی شکل اختیار کرلیں تواس کو کلف کہتے ہیں۔

نمش (لہسن): وہ ٹکڑا یا نقطہ جو جلد میں نمودار ہوتا ہے اور خالص سیاہ یا سرخی مائل سیاہ ہوتا ہے۔اکثر چہرہ میں ہوتا ہے۔

خیلان (تل):

تعریف: وہ گول سیاہ، سرخ اور نیلے نشانات جو جلد سے ابھرے ہوئے ہوتے ہیں۔

بالفاظ دیگر: وہ سیاہ بیگنی اور نیلے نشانات ہیں جو عروق شعریہ کے بڑھ جانے یا ان کے پیچیدہ اور کشادہ ہوجانے سے پیدا ہوتے ہیں۔یہ پیدائشی ہوتی ہے۔

سبب: سودای عکری خون (دم محترق)۔

شیرہ انجیر: یعنی انجیر کا شہد جو کہ انجیر کو پکا کر نکالا جاتا ہے۔

جن تلوں کا رنگ شامی توت کی طرح شوخ سرخ ہوانہیں چھیڑنا مناسب نہیں ہے۔

خضرت وسوداء (جلد کی سبزی وسیاہی):

مترادف: القروت۔

تعریف: وہ سبزی یا سیاہی جو مردہ خون سے جلد کے نیچے کسی ضرب کی وجہ یا کے بعد پیدا ہوجاتی ہے۔

وشم (گودنا):

تعریف: وہ نشان یا داغ جو گدوانے سے ظاہر بدن پر پیدا ہوتا ہے۔اس میں نیل، سیاہی یا آب گندنا استعمال کیا جاتا ہے۔

علاج: بورہ ارمنی اور گرم پانی میں ملیں یا روغن بھلانواں۔

آثار قروح وجدری: زخم اور چیچک کے نشانات۔

علاج: آب قاقلی۔

بادشام:

تعریف: ایک بڑی اور بھدی سی سرخی ہے جو چہرے اور ہاتھ پاؤں پر نمودار ہوتی ہے، اس شخص کے سرخی سے مشابہ ہے جس کے جذام ہو رہا ہو۔علی الخصوص موسم سرما اور سردی کے وقت ظاہر ہوتا ہے۔

سبب: خلط دم۔

علاج: مرہم سرخ۔

فسادلون (رنگ کا بگڑ جانا): سے مراد بدن کا اصلی رنگ بدل جائے۔

بدن کا اصلی رنگ اکثر لوگوں میں سفید مائل بہ سرخی کیوں کہ اعضاء کا مخصوص رنگ سفید ہے۔

قلاح:

مترادف: داءالحفر۔

وجہ تسمیہ: قلاح اور حفر کے معنی دانت کے میلے ہونے کے ہیں اس مرض میں چوں کہ دانت خراب ہوجاتے ہیں اس لئے یہ نام رکھے گئے ہیں۔

تعریف: اس مرض میں فسادخون کے باعث مسوڑھے متورم ہوکر سیاہ اور اسفنجی ہوجاتے ہیں اور ان کو چھونے سے خون جاری ہوجاتا ہے دانت ہلنے لگتے ہیں اور آخر میں دانت گر جاتے ہیں۔

سبب: خلط دم کی خرابی۔

حزاز وابریہ:

مترادف: ہفا، ہبیرہ، قشرۃ الراس، سر کی بھوسی۔

حزاز: وہ چھوٹے چھوٹے باریک اجسام جو بھوسی کے مانند سر سے قرحہ اور زخم کے بغیر جھڑتے ہیں اور گاہے مادہ زیادہ ردی ہوجاتا ہے تو سر کی کھال زخمی ہوجاتی ہے۔

سبب: بلغمی نمکین یا شور رطوبت سے یا ایسے خون سے جس کے ساتھ سوداء مل جاتا ہے۔

ایک سوء مزاج ہے جو سر کی جلد میں لاحق ہوتا ہے۔

سبب: جلد کی چکنائی پیدا کرنے والی گلٹیوں کا فعل خراب ہوجاتا ہے۔

MD MUSTAFA

چند اہم نکات

برغست: ایک بوٹی۔

آب بقم: پتنگ۔

تخزف: ٹھیکری سی بن جانا۔

عکر: تلچھٹ۔

دودھ کا پانی: جالی ہے۔

برغست: ایک غیر مشہور بوٹی ہے کہتے ہیں کہ یہ ایک قسم کا ساگ ہے۔

اجوائن دیسی اور زیرہ کے زیادہ کھانے سے بدن کا رنگ زرد ہو جاتا ہے۔

میاہ راکدہ و سرکہ سے بھی بدن کا رنگ زرد ہو جاتا ہے۔

غمرہ: ابٹن کی ایک قسم اور فسادلون میں مستعمل ہے۔

قاقلی: ایک بوٹی چنے کے اقسام سے اور یہ اشنان کے مانند ہوتی ہے اس میں نہایت جلا ہے۔

حمص (چنا): رقیق اور اچھا خون پیدا کرتا ہے نیز مفتح عروق ہے۔

زعفران: میں خون کے رنگنے اور اسے سرخ و چمکدار بنانے کی بھی خاصیت ہے۔

MD MUSTAFA

امراض شعر

داءالثعلب وداءالحیہ (بال چرا اور بال خورہ)۔

داءالثعلب: لومڑی کا مرض۔

داءالحیہ: سانپ کا مرض۔

وجہ تسمیہ: مشابہت پر موسوم ہے

داءالثعلب: بال گرجاتے ہیں اور کھال زخمی ہوجاتی ہے۔

داءالثعلب کی مثال: تمرط۔

داءالحیہ: بال گرنے کے ساتھ ساتھ باریک باریک کھال ادھڑتی ہے۔

بعض کا قول: داءالحیہ اس وقت بولتے ہیں جب کہ بال سانپ کی شکل پر گر گئے ہوں۔

بعض کا قول: داءالثعلب میں ان کھیتوں سے مشابہت دی گئی ہے کہ جس میں لومڑی لوٹ کر اس کی پیداوار کو خراب کردیتی ہے۔

مقامات مرض: سر، داڑھی اور بھنوؤں میں کثیرالوقوع ہے۔

سبب: ردی وخبیث مادہ۔

بعض لوگوں کے مطابق: عصبی فتور ہے۔

اقسام:

1۔ بلغمی	2۔ صفراوی
3۔ دموی	4۔ سوداوی

علاج: روغن لادن۔

انتشارالشعر (بالوں کا گرنا):

بالوں کی پیدائش مواد دخانیہ سوداویہ کے انعقاد سے ہوتی ہے۔

علاج: روغن آس۔

علۃ النعامہ:

وجہ تسمیہ: اکثر نعامہ یعنی شتر مرغ کو ہوا کرتا ہے اسی وجہ سے اس کو شتر مرغ کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

تعریف: بال گرنے کا ایک مرض ہے جس میں سر کی جلد اس طرح ہو جاتی ہے کہ گویا وہ کسی پرندے کی جلد ہے جس کے پر اکھیڑ لئے گئے ہوں۔

سبب: گرم وصفراوی مواد۔

علۃ النعامہ: اکثر امراض حادہ کے بعد لاحق ہوتا ہے۔

علاج: روغن حب الغار۔

صلع (چندیا صاف ہونا):

مترادف: قرع طبعی (چندیا صاف ہونا)۔

تعریف: وہ حالت جس میں سر کے اگلے حصے کے بال گر جاتے ہیں۔ ہندوستان کے بعض حصوں میں ایسے شخص کو چندلا کہا جاتا ہے۔

صلع مستحکم ہونے کے بعد لا علاج ہے۔

شیب (بال کا سفید ہونا):

جالینوس: بالوں کے سفید ہونے کی وجہ تکرج ہے۔

علاج: تریاق مثرودیطوس، معجون بلادر۔

بالوں کو سفید ہونے سے روکنے کی تدبیر: بلغم کا ہمیشہ اور بار بار تنقیہ بالخصوص قے کے ذریعہ۔

محافظ شعر ادویہ:

لاذن، آس، پرسیاؤشاں، شقائق، لالہ، بالچھڑ، مصطگی، سعد، تخم چقندر، تخم کرفس، آملہ، صنوبر کی داڑھی کی راکھ، اقاقیا، مازو۔

تطویل الشعر: بالوں کا دراز بنانا۔

جالینوس: گل سرخ ایسے جوہر سے مرکب ہے جو رقیق اور گرم ہے اور اس کے ساتھ ہی اس میں دو قسم کے مزے قابض، اراضی، بارد، غلیظ۔ دوسرا کڑوا۔ لطیف و تیز۔

آزاد درخت کے پتے بالوں کو دراز اور مضبوط بناتے ہیں۔

ابنات الشعر: بالوں کا اگانا۔

حلق الشعر: بالوں کا مونڈنا۔

تجعید الشعر: گھنگھریالے بال بنانا۔

علاج: کف دریا، مازو۔

ترقیق الشعر: بالوں کا باریک کرنا۔

علاج: انگور کی لکڑی، بورہ ارمنی۔

تسبلیط الشعر: بالوں کا سیدھا کرنا۔

تشقیر، تحمیر، تبیض الشعر: بالوں کو بھورا، سرخ اور سفید کرنا۔

تشقق الشعر: بالوں کا چرجانا۔

نموسر: بالوں کی ایک بیماری ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سر میں بگڑا ہوا تیل لگایا گیا ہو۔

قمل وصبیان: جوں اور لیکھ۔

جوں کی پیدائش روکنے کے لئے: سہاگہ اور پھٹکری لگائیں۔

صبیان (لیکھیں): یہ گول گول انڈے ہیں جو بال کے ساتھ لگے رہتے ہیں۔

تشقیر شعر کے لئے: مہندی، شراب کا میل، راتینج، یا پھٹکری، زراوند۔

تحمیر شعر کے لئے: سعد اور نک چھکنی۔

تبیض شعر کے لئے: ابابیل کی بیٹ، لفاح، کافور، تخم ترب، گندھک۔

تناثر: بال تھوڑی تھوڑی کئی جگہ سے گر جائے۔

تمرط: بال ایک ہی جگہ سے گر جائے۔

چند اہم نکات

مرہ سوداء سے مراد جلا ہوا سوداء۔

یبروج الصنم: سراج القطرب، ہندی میں لچھمنا، لچھمنی۔

آملہ: کو سارے بدن کے تغذیہ کے علاوہ جلد اور بالوں کے ساتھ خصوصی تعلق ہے۔

روغن آس میں ایک گرم جوہر ہے جو مادہ کو جذب کرتا ہے دوسرا جوہر عضو میں سختی و قبض پیدا کرتا ہے۔

تکرج: پھپھوندی لگنا۔

توابل: گرم مصالح۔

کامخ:۔ ایک خاص قسم کا سالن یا ترکاری یا اچار جو پودینہ دودھ اور دوسرے مصالح سے بنایا جاتا ہے۔

آس: دو جوہر۔ ایک برودت، دوسری حرارت (شیخ ادویہ قلبیہ)۔

پرشیاؤشاں: مخفف، محلل، ملطف۔ اسی وجہ سے بال اگانے میں مدد کرتا ہے۔

لالہ (شقائق): حرارت، تجذیب، ملطف، محرق۔

بالچھڑ: دو جوہروں سے۔

مصطگی: قبض، تسخین، تلئین۔

سعد کوفی: حرارت، یبوست۔

تخم کرفس: محلل و منقی۔

صنوبر: شدید قابض، وحدت۔

اقاقیا: لطیف گرم، قابض۔

مازو: مجفف و قابض۔

شرک: چرک کا معرب ہے۔ مشہور طبیب گذرا ہے اور چرک نامی مشہور کتاب اس کی یادگار ہے۔

نموست: بساندھ۔

دسمہ و دسومت: چکنائی روغنیت۔

امراض ظفر

ظفرہ طلقیہ: اس مرض میں ناخون ابرک کے مانند سفید و براق (سفید و چمکدار) ہوجاتا ہے۔

سبب: قلت دم۔

برص الاظفار (ناخون کا برص):

تعریف: اس مرض میں برص کی طرح ناخون پر سفید داغ پیدا ہوجاتے ہیں۔

سبب: تغذیہ کی خرابی۔

جذام الاظفار (ناخون کا جذام):

تعریف: اس میں ناخون اور خاص کر ان کی جڑیں موٹی ہوجاتی ہیں اور خشکی سے پوشیدہ ہڈی کی طرح فاسد ہو کر ناخن ایسے خراب ہوجاتے ہیں کہ کھجلانے سے ریزے ریزے ہو کر گرنے لگتے ہیں۔

سبب: تیز سوداوی مادہ۔

تعقف الاظفار: ناخون کا ٹیڑھا ہوجانا۔

تشقق الاظفار (ناخون کا پھٹ جانا):

مترادف: اسنان الفار۔

وجہ تسمیہ: چوہے کے دانت کے مشابہ ہونے کی وجہ سے۔ (مشابہت پر موسوم ہے)

سبب: سوداوی مادہ۔

تقطع الاظفار: ناخون کا اکھڑ جانا۔

تقصع الاظفار: ناخون کا ابھر جانا۔

موت الدم (ناخون کے نیچے خون کا مردہ ہوجانا):

مترادف: اختناق الدم۔

علاج: ضماد فطراسالیون اور میفختج۔

صفرۃ الاظفار (ناخون کا زرد ہو جانا):

سبب: خون کی کمی و صفراء کی زیادتی۔

علاج: ضماد تخم تیرہ تیزک اور سرکہ۔

رض الاظفار: ناخون کا کچل جانا۔

علک الانباط: درخت پستہ کا گوند۔

جوازالسرو: سرو کا پھل۔

طلق: ابرک، ایک سفید براق پھٹکری جیسا پتھر۔

MD MUSTAFA

متفرقات

کثرۃ العرق: پسینہ کی زیادتی۔

عرق منتن: بدبودار پسینہ۔

عرق الدم: خون کا پسینہ۔

سبب: قوتیں ضعیف ہوتی ہیں۔

شقوق الاطراف، والوجہ والشفہ: ہاتھ پاؤں، منہ اور ہونٹوں کا پھٹنا۔

تقرح الشدقین: باچھوں کا پکنا۔

سبب: خلط رطوبی مالہ (شور بلغمی خلط)

وجع العقب: ایڑی کا درد۔

مترادف: نزول الماء (پانی اترنا)۔

تقشف و تقشر جلد: جلد کی خشکی اور بھوسی کا اترنا۔

سبب: خلط سوداء۔

تقشر القدمین: پاؤں کا چھلنا۔

قشور الجبہ: پیشانی کے چھلکے۔

سحوج الجلد: جلد کا چھل جانا۔

سحج سے مراد کسی کھردی چیز کی رگڑ سے جلد کی بیرونی سطح کا چھل جانا۔

عقر الخف والنحل: جوتے کا کاٹنا۔

ہزال و سمن مفرط: لاغری و فربہی۔

دق الشیخوخہ: ہزال کی ایک مخصوص قسم۔

تشنج جلدۃ الراس: سر کی جلد کا تشنج۔

سبب: خشکی کا غلبہ۔

عضون (پیشانی کا تشنج):
تعریف: پیشانی کی جلد میں تشنج ہوجاتا ہے جس کے ساتھ خارش اور سرخی بھی ہوتی ہے۔علی العموم موسم سرما میں عام ہے۔
سبب: مقدم دماغ میں خلط رقیق کا امتلاء۔
عثرہ (ٹھوکر):
عثرہ معنی: گر پڑنا۔
مخصوص دوا: آسمانی رنگ کا کپڑا (نیل کا رنگا ہوا) باندھ کر چند روز تک اس پر پیشاب کرنا۔
انتفاخ الاصابع (انگلیوں کا پھول جانا):
تعریف: انگلیوں میں موسم سرما اور خریف کے اندر فضول مادہ کے بند ہوجانے سے صبح کے وقت خارش ہوتی ہے اور انگلیاں پھول جاتی ہیں۔
صفراوی مزاجوں میں زیادہ تر لاحق ہوتی ہے
کھاروا: قدم کی انگلیوں کے درمیان متصلہ سطوح پانی کے اثر سے سفید ارو مرطوب سے ہوجاتے ہیں جس میں عفونت اور خارش ہوتی ہے۔
فساد الاطراف بالبرد: سردی سے ہاتھ پاؤں کا گلنا۔
حرق وسلق:
حرق: آگ کے شعلہ یا سخت اور گرم جسم سے جل جانا۔
سلق: گرم پانی، گرم بھاپ یا دوسری گرم اور رقیق شئے یا ہوا سے جل جانا۔
حرق کے درجات: ۶/ درجات ہیں۔
اول: معمولی طور پر جلنا۔ سطحی امتلاء دموی ہو بارد جسم کی ساخت ضائع نہ ہو۔
دوم: بشرہ ادمہ سے اوپر اٹھ جاتا ہے اور چھالہ اور آبلہ بن جاتا ہے۔
سوم: بشرہ تلف ہوجاتا ہے۔اس کے ساتھ ادمہ کا کچھ حصہ ضائع ہوجاتا ہے۔
چہارم: پوری دبازت ضائع ہوجاتی ہے جلد کے نیچے کا کچھ حصہ ضائع ہوجاتا ہے۔
پنجم: تمام کھال جلد واسکے بیچ کا حصہ/ ساخین تلف ہوجائے اسکے علاوہ فضلات پر بھی اثر پڑتا ہے۔

ششم: تمام کھال جلد اور کلی فساد ہو کر تقسیم کرتے ہیں۔

حرق کے مقامی کیفیت: تین مدارج میں تقسیم کرتے ہیں۔

1۔ جلنے وتلف ہونے کا۔

2۔ اشہاب، غائغرانا وتآکل کا۔

3۔ التحام واندمال۔

حرق ماء کی مخصوص دوا: جو کی راکھ+ زردی بیضہ۔ (حارث بن کلدہ ثقفی)

علاج حرق بالنار: مرہم نورہ، مرہم سفیدہ۔

MD MUSTAFA

چند اہم نکات

سفن: کھردری کھال جوتلوار وغیرہ کی کاٹھی پر چڑھائی جاتی ہے۔

صواعق (صاعقہ کی جمع): بجلی کی کڑک۔

آردھالہ: ایک قسم کا گاڑھا حریرہ جو آٹا اور گھی سے بنایا جاتا ہے۔

مدوالحبل: رسی کا کھینچنا۔

قروماناا: بقول بعض کالی زیری۔

پیشاب ہر قسم کے زخموں کو خشک کر کے بھر دیتا ہے بشرطیکہ کچھ عرصہ تک مداوت کی جائے۔

صنان: گندگی بغل۔

محروت: ہینگ کے درخت کی جڑ۔

برگ انجذان: ہینگ کے درخت کا پتہ۔

جماع کی کثرت کرنے والوں کو حمیات عفونیہ زیادہ ہوا کرتے ہیں۔

مغابن: بدن یا اعضا کے موڑ۔

حضر و تصقیع: پالا مارنا۔ (سرد ممالک میں سردی لگ جانے سے)

روغن زنبق: ان تلوں کا تیل جو سفید چنبیلی کے پھولوں میں بسائے جاتے ہیں۔

روغن رازقی: سفید سوسن کا تیل۔

مقاسات (مرض سے مقابلہ کرنا): دیر تک طبیعت و مرض کے درمیان جنگ واقع ہونا۔

حمیات

حمی:

مترادف: تپ، بخار۔

1۔ بخار حرارت غریبہ کا نام ہے جو پہلے قلب میں بھڑکتی ہے اور قلب سے روح خون اور شرائین کے ذریعے تمام بدن میں پھیل جاتی ہے جس سے یہ تمام بدن میں اس طرح بھڑک اٹھتی ہے کہ بدن کے طبعی افعال میں ضرر یا خلل پیدا ہو جاتا ہے۔

2۔ بخار ازدیاد حرارت کی اس غیر طبعی حالت کا نام ہے جس کے ساتھ کم وبیش بدنی افعال میں خلل وفتور لاحق ہو جاتا ہے۔

3۔ اگر حرارت موذیہ کا غلبہ پورے جسم پر ہو جاتا ہے تو اس کو بخار کہتے ہیں۔ (رازی)

طبعی نظام حرارت کو متاثر کرنے والے اسباب:

1۔ موذی مادہ یا خلط فاسدہ   2۔ عصبی خلل

بخار کا عمومی سبب موذی مادہ ہی ہے۔

حمیات اورام: کو حمیات عرض بھی کہتے ہیں۔

بخار کے تمام اقسام میں عموماً ضعف ہضم اور قبض پایا جاتا ہے۔

نبض ذوالقرعتین: کو نبض مطرقی کہتے ہیں۔

بخار کی حالت میں گردوں کے اندر پیشاب کم بنتا ہے اور قارورہ کی مقدار گھٹ جاتی ہے۔

درد سر بخار کی ابتدا میں بہت ہی عام اور کثیر الوقوع ہے۔

بخار کے اوقات اور رفتار:

درجہ اول: سردی کا درجہ   (الف) محض سردی   (ب) سردی کے ساتھ لرزہ

درجہ دوم: سخونت کا درجہ

درجہ سوم: انحطاط کا درجہ   (الف) بصورت بحران   (ب) بصورت تحلل

بعض حالات میں یہ تمام درجات ومراحل چھ سے بارہ گھنٹہ میں طے ہوجاتے ہیں۔

بخاروں میں موت:

1۔حمی مواد دماغ اور نظام اعصاب پر اثر کر کے تمام بدن کے افعال کو خراب کر دیتے ہیں۔

2۔حمی مواد کا ایک عرصہ تک قائم رہنا۔

3۔اشتداد حرارت

4۔قلب ضعیف ودرماندہ ہوکر اپنے فعل سے رک جاتا ہے۔

5۔پھیپھڑے وتنفس کی شکایتیں۔

اوائل بخار کے مشترک تدابیر:

1۔تلیین 2۔تعریق 3۔ادرار 4۔قے

بخار کے ابتدائی زمانہ میں قے کرانا بالعموم مفید اور سودمند ہوا کرتا ہے۔

اوائل بخار کی مشترک تدابیر کے بعد:

پہلا مسلک: ایک بڑا گروہ وشیخ

استفراغ تام کی طرف متوجہ ہونا چاہئے جس کے لئے منضجات پلانا ضروری ہے۔

بقراط: دواء مسہل نضج مادہ کے بعد دینا چاہئے، ہاں اگر مرض جوش وہیجان میں ہو تو بلا نضج کے مسہل دینا جائز ہے۔

دوسرا مسلک: رازی۔

امراض حادہ میں نضج کی کوئی ضرورت نہیں جبکہ مزمنہ میں منضج کے بغیر استفراغ جائز نہیں ہے۔

دورحاضر میں بیشتر اطباء اور طب فرنگی کے حاملین رازی ہی کے اصول پر کاربند ہیں۔

وقت استفراغ: باری کے دوران مسہل دینا ممنوع ہے۔

شیخ: جہاں تک ہوسکے بخار میں ہلیلہ زرد سے بچنا چاہئے۔

تشخیص نہ ہونے کی صورت میں علاج:

شیخ: تشخیص نہ ہونے کی صورت میں قانون علاج یہ ہے کہ تدبیریں ملطیف برتی جائے یعنی ہلکی غذائیں دی جائیں جوزود ہضم اور قلیل الغذا ہوں۔

نسخہ خلل شکم: ایک ایسا مشترک النفع نسخہ جس کو اطباء مرض کے تشخیص نہ ہونے کی صورت میں استعمال کرتے ہیں۔

اجزاء خلل شکم: گل بنفشہ، مویز منقیٰ، بادیان، بیخ کاسنی، گاؤزباں۔

نسخہ خلل شکم اطباء دہلی کا معمول مطب ہے۔

بخار کی دواؤں کی نوعیت عمل:

گروہ اول: مقللات حرارت: وہ دوائیں جن کا تعلق بدنی حرارت سے ہے یعنی حرارت کو گھٹا کر کم کردیتی ہیں۔

گروہ دوم: منقیات ومعدلات: وہ دوائیں جن کا تعلق ان مخصوص مواد کے ساتھ ہوتا ہے جو ازدیاد حرارت کے اصل باعث ہیں۔

مانعات حرارت دافعات حمیٰ: وہ دوائیں جو اگرچہ بالفعل بارد نہیں ہیں لیکن وہ اپنے عمل واثر سے بدنی حرارت کی زیادتی کو کم کردیا کرتی ہیں۔

مانعات نوبت: وہ دوائیں جو بالخاصہ مادہ مرض کو بے اثر کرکے بخار کی باری کو روک دیتی ہیں۔

شیخ: بخاروں کے لئے علی الخصوص تیز بخاروں کے لئے ٹھنڈا پانی فی نفسہ ایک دواء اور شفاء ہے۔

MD MUSTAFA

حمیات یوم

حمی یوم (یک روزہ بخار):

تعریف: وہ بخار جس کی پیدائش بیرونی اسباب سے ہوا کرتی ہے خواہ وہ بدنی ہوں یا نفسانی۔

حمی یوم کی صرف ایک باری ہوتی ہے جو پھر نہیں لوٹتی۔

جالینوس: کبھی کبھی یہ چھ دن تک باقی رہتا ہے۔

رازی: بدن کے زردی کی وجہ سے بیداری کی وجہ سے صفراء زیادہ پیدا ہوتا ہے اور وہ پھیل جاتا ہے۔

بقراط: قوی اور تیز بخار عفونت سے ہی ہوا کرتا ہے۔

حمی یوم بغیر لرزہ کے شروع ہوتا ہے اور بغیر پسینہ کے اتر جاتا ہے۔

حمی یوم میں کسی علاج کی ضرورت نہیں ہوتی ہے محض تدبیر ہی کافی ہے۔

حمی یوم اگر 3/دن سے تجاوز کر جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یک روزہ بخار منتقل ہو کر حمی عفونی یا دق ہو گیا ہے۔

اقسام: (کل 23/ہیں)

حمی یوم غمیہ:

تعریف: وہ بخار جو غم کی زیادتی سے پیدا ہوتا ہے۔

علامات: قارورہ آتشی یا ناری اور بو تیز ہوتی ہے۔ نبض ضعیف ہوتی ہے۔

علاج: میٹھے نیم گرم پانی کا آبزن اور حمام۔

حمی یوم ہمیہ: تردد کا بخار

نبض: زیادہ قوی ہو جاتی ہے۔

علاج: میٹھے نیم گرم پانی کا آبزن اور حمام۔

حمی فزعیہ: ڈر کا بخار

نبض: نہایت ضعیف ہو جاتی ہے۔

علاج: میٹھے نیم گرم پانی کا آبزن اور حمام۔

حمی فکریہ: فکر کا بخار

نبض: زیادہ قوی ہوجاتی ہے۔

علاج: میٹھے نیم گرم پانی کا آبزن اور حمام۔

حمی فرحیہ: خوشی کا بخار۔

حمی غضبیہ: غصہ کا بخار

علامات: نبض عظیم اور قارورہ سرخ وجلتا ہوا خارج ہوتا ہے۔

علاج: اوسط درجہ کے گرم پانی کا حمام۔

حمی سہریہ: بیداری کا بخار

علامات: نبض صغیر اور چہرہ وبدن زرد ہوتا ہے۔

علاج: اوسط درجہ کے گرم پانی کا حمام۔

حمی تعبیہ: تکان کا بخار

علامات: نبض صغیر اور جوڑوں میں زیادہ گرمی محسوس ہوتی ہے۔

علاج: حمام کے بعد روغن بنفشہ لگانا۔

حمی یوم اسہالیہ: دست کا بخار۔

حمی یوم تخمیہ: بدہضمی کا بخار۔ عموماً صفراوی مزاج والوں کو عارض ہوتا ہے۔

حمی یوم جوعیہ وعطشیہ: بھوک اور پیاس کا بخار۔

حمی یوم غشیہ: بے ہوشی کا بخار۔

حمی یوم شمسیہ: دھوپ کا بخار۔

حمی یوم استحصافیہ: مسامات جلد کے بند ہونے کا بخار۔

حمی یوم شرابیہ: شراب کا بخار۔

حمی یوم قشفیہ: یبوست جلد کا بخار۔

حمی یوم نزلیہ وزکامیہ: نزلہ وزکام کا بخار۔

حمی یوم سدیہ: سدہ کا بخار

حمی سدیه: تین یا اس سے زیادہ دنوں تک قائم رہتا ہے۔

حمی سدیه: اکثر عفونیہ کی طرف منتقل ہوجاتا ہے۔

حمی یوم ورمیہ: ورموں کا بخار

علامات: نبض سریع وعظیم اور قارورہ سفید ہوتا ہے۔

حمی دق:

مترادف: تپ دق، ذبول، السل، السلال۔

دق کے معنی باریک ہونا۔

تعریف: وہ حرارت غریبہ جو اعضاء کو بتدریج کھاتی اور بدن کی رطوبات کو فنا کرتی چلی جاتی ہے۔

بقراط و اطباء قدیم: سل و دق کو ایک دوسرے کی جگہ بطور مترادف استعمال کرتے ہیں ان دونوں الفاظ کے معنی لاغری ہیں۔

حرارت دقیه: ازدیاد حرارت کی ایک مخصوص صورت۔

جالینوس: جب زلق المعدہ کی مدت دراز کرجائے اور اس کے بعد حمائے خفیفہ نمودار ہو اور کسی طرح یہ معلوم ہوجائے کہ قلب ونواحی قلب میں یبوست لاحق ہے تو حکم لگا دینا چاہیے کہ وہ تپ دق ہے۔

تپ دق کے درجات:

1۔دق　　　2۔ذبول　　　3۔مفتت ومحشف

نبض متواتر اور ضعیف ہوتی ہے۔

مفتت کی خاص علامت: بول میں چکنائی اور اسہال ذوبانی۔

علاج:

تبرید وترطیب (سمرقندی)

قرص کافور: تپ دق اور اسہال کے لئے مفید ہے۔

آب کدو: مدقوق کے لئے بہت مفید ہے۔

ادویہ نافعہ حمی دق: سرطان محرق، زہر مہرہ، طباشیر، سریشم ماہی، گل ارمنی، شکر تیغال۔

دق معوی:

مترادفات: دق امعاء، دق ماساریقی، سل بطنی، ذبول ماساریقی، دق بطنی، آنتوں کی دق۔

دق معوی بچوں کو ہوتا ہے تو اس کو دق اطفال، سوکھا، کساح کہتے ہیں۔

سبب: زیادہ تر مسلول گائے کا کچا دودھ استعمال کرنا۔

ماہیئت: غدد ماساریقا متاثر ہو کر متورم ہو جاتے ہیں پہلے سخت پھر پیپ پڑ کر پھٹ کر قرحہ کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔

دق الشیخوخہ (بڑھاپے کے دن):

مترادف: دق الہرم۔

وجہ تسمیہ: اس مرض کی وجہ سے بدن کی حالت بڑھاپے سے پہلے بڑھاپے کی سی ہو جاتی ہے۔

تعریف: وہ حالت جس میں رطوبتوں کی تحلیل اور کمی کے باعث انسان کے مزاج میں خشکی غالب ہو جاتی ہے۔

دق الشیخوخہ: بخار کی قسم نہیں ہے بلکہ ایک قسم کی لاغری و خشکی ہے۔

اسباب: برودت وحرارت مزاج، استفراغات، تبرید مفرط۔

دق الشیخوخہ: میں درجہ ذبول کی علامتیں پائی جاتی ہیں۔

MD MUSTAFA

چند اہم نکات

طبعی افعال: وہ ہیں جو طبیعت مدبر بدن کی طرف منسوب ہیں۔

غصہ، محنت اور مشقت کی حرارت بخار نہیں ہے۔

یہ مسلمہ ہے کہ عمل ہضم جہاں بھی ہو بہ الفاظ دیگر کون و فساد جس جگہ بھی رونما ہو وہاں حرارت کا پیدا ہونا ضروری ہے۔

حرارت غریزیہ: بدنی حرارت جب تک حدود اعتدال کے اندر رہتی ہے۔

حرارت غریزیہ: معنی حرارت طبعیہ۔ (غریزت: طبیعت)

حرارت غریزی دراصل حرارت ناریہ کی ایک قسم ہے۔ (رازی)

حرارت غریبہ: بدنی حرارت جب حدود اعتدال سے متجاوز کر جائے تو اس کو غریبہ کہتے ہیں۔

حرارت غریبہ: معنی اجنبی، غیر جنس۔

بدنی حرارت کم و بیش بدن کے ہر ایک حصے میں پیدا ہوتی ہے۔

جلد کے ذریعے تقریباً استاسی فیصد حرارت خارج ہوتی ہے۔

عفونت...... مستوقد عفونت...... حمایت عفونت:

اطباء کا قول ہے کہ عفونت رطوبت بدنیہ اور اخلاط کا ایک ایسا فساد ہے جس سے رطوبات صالحہ اور مواد طبعیہ بگڑ کر ایک ایسی حالت اختیار کر لیتے ہیں جس سے وہ ہمارے بدن اور اعضاء کے کام کے نہیں رہتے اور انواع و اقسام کے عوارض اس سے پیدا ہوتے ہیں۔

طرامہ: وہ میل جو بخار کی حالت میں مسوڑھوں اور دانتوں پر یا درمیان جمع ہو جاتا ہے۔

کتاب ابیذیمیا: بقراط۔

قشف: جلد کا خشک ہو جانا۔

حمی مطبقہ: وہ بخار جو خون کی عفونت سے پیدا ہوتا ہے۔

بقراط: قوی اور تیز بخار عفونت ہی سے ہوا کرتے ہیں۔ (ابیذیمیا میں)

حلوان: بکرے کے بچی کے پائے۔

مادۂ مسلیہ: سے مختلف اعضاء میں جتنے امراض پیدا ہوتے ہیں سب کیلئے ایک مشترک اصطلاح

تدرن: تحبب وضع کی گئی ہے۔

اسہال ذوبانی: دست پتلے آتے ہیں، جس میں رقیق بلغم ملا ہوا اور عفونت بہت زیادہ ہوتی ہے۔

کتاب بیداری: قسطا بن لوقا۔

ریاحین: خوشبودار بوٹیاں۔

کچریاں: دستنبویہ۔

کتان: ایک باریک اور ٹھنڈا کپڑا جو السی کی ٹہنیوں کے ریشے سے بنایا جاتا ہے۔

مطفیات حرارت: حرارت بجھانے والی ٹھنڈی چیزیں۔

MD MUSTAFA

حمیات خلطیہ یا عفونیہ

حمی خلطیہ (خلطی بخار):

تعریف: وہ بخار جس میں پہلے اخلاط متعفن ہوکر گرم ہوجاتے ہیں پھر یہ گرمی خون اور روح کے ذریعہ جرم قلب تک پھر قلب سے تمام اعضاء تک پھیل جاتی ہے۔

نفیس: خلطی بخاروں کا سبب واصل (قریب) عفونت مادہ ہے۔

اسباب عفونت:

شیخ: 1۔غذا کی ردائت 2۔سدہ 3۔بیرونی اسباب

سدہ سے عفونت پیدا ہونے کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ سدہ سے ترویح بند ہوجاتی ہے۔

عفونت: مادہ عفنہ یا اجسام خبیثہ کی وجہ سے رطوبت واخلاط میں جو نامناسب تغیرات ہوتے ہیں اسی کا نام عفونت ہے۔

داخل عروق عفونت کی صورت میں حمیات دائمہ پیدا ہوتے ہیں۔

خارج عروق عفونت کی صورت میں ''حمیات دائرہ اور لازمہ'' دونوں پیدا ہوتے ہیں۔

اورام عظیمہ میں حمی لازمہ ہی ہوا کرتا ہے۔

جالینوس نے اخلاط کے تعفن کو غلہ کے انبار سے تشبیہہ دی ہے۔

باری کے لحاظ سے بخاروں کے نام:

روزانہ باری : مواظبہ

تیسرے روز باری: غب

چوتھے روز باری : ربع

اقسام حمیات عفونیہ باعتبار اخلاط۔

1۔دموی: الف) دائمہ (ب) دائرہ

2۔صفراوی: الف)دائمہ (ب)دائرہ

3۔بلغمی : الف)دائمہ (ب)دائرہ

4۔سوداوی: الف)دائمہ (ب)دائرہ

علامات: تمام خلطی بخاروں میں نافض وقشعریرہ ہوتی ہے ہاں تپ مطبقہ وبعض حمیات اورام خالی ہوتے ہیں۔

حمیات نائبہ کی عام علامات:

علامات کو تین درجات میں تقسیم کی جاتی ہیں۔

درجہ اول: سردی کا درجہ:

سردی کی ابتدا بالعموم پشت کی طرف سے ہوتی ہے۔

بخار 104 یا 105/درجہ تک ہوتا ہے۔

مدت: گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ۔

درجہ دوم: گرمی کا درجہ:

بخار 100 سے 104/اور کبھی کبھی 112/درجہ تک۔

مدت: تین چار گھنٹہ۔

درجہ سوم: پسینہ کا درجہ۔

مدت: کم از کم ایک گھنٹہ اور زیادہ سے زیادہ 12/گھنٹہ۔

حمیات اجامیہ:

وجہ تسمیہ: میاہ اجامیہ کی نسبت سے اس کو حمیات اجامیہ کہتے ہیں کیوں کہ اس سے جو امراض ہوتے ہیں وہ اجامیہ کہلاتے ہیں۔

حمیات عفونیہ کے عام اصول علاج:

1۔تبرید۔ 2۔انضاج مادہ واخراج مادہ۔

سکنجبین عفونی بخاروں کے لئے ایک قدرتی نعمت ہے۔(مبرد+ملطف)

گلقند بھی مفید ہے۔(مبرد+مسہل)

شیخ نے شیر خشت کی سفارش کی ہے۔(مبرد+ملطف)
شیخ نے صفراوی بخاروں کے لئے ٹھنڈے پانی کی سفارش کی ہے اور مفید ہے۔
سکنجبین پیاس کے لئے مسکن وملطف ہے۔اور مسہل بھی ہے۔

بخاروں کے لحاظ سے غذا:

1۔لطیف 2۔غلیظ 3۔متوسط

بخار والوں کے لئے بہترین غذائیں وہ ہیں جو سیال اور رطب ہوں۔
حمیات عفونیہ والوں کے لئے شوربوں اور ترکاریوں میں ترشیوں کا شامل کرنا مفید ہے۔

حمیات صفراویہ اور غب:

جن بخاروں میں صفراء کا زور ہوا کرتا ہے اس کی تین قسمیں ہیں۔

1۔غب دائرہ 2۔غب لازمہ 3۔ محرقہ

غب دائرہ:

وہ بخار جس کی باری تیسرے دن آتی ہے۔

اقسام بلحاظ علامات وعوارض:

1۔غب خالص 2۔غب غیر خالص

باری کی مدت: ۴۸ گھنٹہ۔ایک باری سے دوسری باری تک۔
جب یہ بخار اترتا ہے تو خوب پسینہ آتا ہے قارورہ سرخ اور ناری ہوتا ہے۔
غب خالص کی باری: ۴ سے ۱۲ رگھنٹہ تک لیکن زیادہ تر ۸ رگھنٹہ۔
غب خالص کی باری کی تعداد: سات ہوتی ہے۔
غب خالص کی خاص علامت یہ ہے کہ مریض جب پانی پیتا ہے تو اس کے جسم میں ایک ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ پسینہ آنے والا ہے اور کبھی کبھی پسینہ آجاتا ہے۔
غب غیر خالص کی باری: چوبیس گھنٹے اور تیس گھنٹے تک دراز ہوتی ہے۔اور اڑتالیس گھنٹہ کے باقی حصہ میں سکون ہوتا ہے۔
غب دائرہ: قارورہ سرخ، ناری اور تیز بودار ہوتا ہے۔

حمی مفترہ (غب لازمہ):
یہ بھی شدید قسم کے حمیات اجامیہ سے ہے۔
بخار کی مدت: 14-5 /دن مسلسل چڑھا رہتا ہے۔ بد پرہیزی کی صورت میں 21 /دنوں تک۔
حمی مفترہ کا اشتباہ حمی معویہ سے ہوتا ہے۔
حمی اجامیہ لازمی بخار کی صورت میں ہو اور ہر تیسرے روز بخار کی شدت وحدت بڑھ جایا کرتی ہو اس کو غب لازمہ کہتے ہیں۔
خاص علامت: ہونٹوں کا پھٹ جانا۔
حمی محرقہ:
اقسام: 1۔محرقہ صفراویہ 2۔محرقہ بلغمیہ
وجہ تسمیہ: شدت بخار کی وجہ سے بدن جلتا ہوا محسوس ہوتا ہے اسی وجہ سے اس کو محرقہ کہتے ہیں۔
محرقہ کے فترے پوشیدہ ہوتے ہیں۔
محرقہ نوجوانوں اور بچوں میں کثیر الوقوع ہے۔
خاص علامت: قرسیس یعنی شدت پیاس کا کھانسی سے کم ہونا۔
محرقہ مطبقہ میں فرق: مطبقہ تیسرے روز زیادہ نہیں ہوا کرتا ہے، محرقہ تیسرے روز یادہ ہوتا ہے۔
حمیات مرکبہ:
ایک بخار دوسرے بخار کے ساتھ مرکب ہو جاتا ہے جن کی ترکیب کی قسمیں بہت زیادہ ہیں۔
1۔ایک ہی جنس کی دو یا زیادہ انواع سے مرکب ہوں۔
2۔دو مختلف جنسوں سے مرکب ہوں۔
3۔تپ لازم اور غیر لازم سے مرکب ہوں۔
4۔ایک ہی جنس کے ایک ہی نوع کے دو بخاروں سے مرکب ہوں۔
5۔تپ لازم اور غیر لازم تیسرے لامی بخار کے ساتھ مرکب ہوں۔
تشارک: دونوں بخار ایک ساتھ چڑھیں۔

متبادل: ایک کے اکھڑنے پر دوسرا بخار آئے۔
غب مضاعف: جب ایک ہی دن میں غب کی دو باریاں آتی ہیں۔
شطرالغب:
شطر الغب میں اکثر غب اور مواظبہ جمع ہوا کرتے ہیں یا صفراوی اور بلغمی۔
ترکیب کی چار صورتیں ہیں۔
1۔صفراوی بخار باری کا ہو اور بلغمی دائمی کا ہو۔
2۔صفراوی بخار لازمی کا ہو اور بلغمی باری کا ہو۔
3۔صفراوی بخار اور بلغمی بخار دونوں لازمی کے ہوں۔
4۔صفراوی بخار اور بلغمی بخار دونوں باری کے ہوں۔
شطر الغب خالص: ایک بخار لازم ہو اور دوسرا نائب مثلاً ایک لثقہ اور دوسرا غب نائبہ۔
شطر الغب خالص میں ایک بخار ہمیشہ قائم رہے گا اور دوسرے بخار کی شدید باری ہر تیسرے روز آیا کرے گی۔
شیخ: شطر الغب میں بدن پورے طور پر بخار سے خالی نہیں ہوا کرتا ہے۔
شطر الغب ایک لمبا اور ردی بخار ہے جو اکثر نو ماہ اور کبھی ایک سال تک چلا جاتا ہے۔
اصول علاج حمیات صفراویہ:
1۔تلطیف حرارت غریبہ۔
2۔استفراغ خلط عفن۔
3۔تدابیر اغذیہ۔
حب کافور تپ محرقہ اور تپ دق میں مفید ہے۔
سفوف ہندی محرقہ اور تپ دق میں مفید ہے۔
مطبوخ آلو (جوشاندہ آلو بخارا) تپ صفراوی کے لئے نہایت مفید ہے۔
حب تپ، مطبوخ ہندی صفراوی بخار ولرزہ کے لئے نہایت مفید ہے۔
حب بھنگ تپ لرزہ کو روکنے کے لئے مستعمل ہے۔

حب زہر مہرہ صفراوی بخار میں تپ لرزہ کو روکنے کے لئے مستعمل ہے۔
رازی جس طرح دنیا کے لئے شمالی ہوا بارد ہے اسی طرح بدن کے لئے کافور بارد ہے کیوں کہ کافور بدن میں بغایت خشکی پیدا کرتا ہے عفونت کا دشمن ہے۔
اکثریت محرقہ والوں کا دماغ اور معدہ گرمی کی شدت کی وجہ سے بھن جاتا ہے اور ان کے اعصاب میں تشنج پیدا ہوجاتا ہے۔
حب کرنجوہ شطرالغب میں تپ لرزہ کو روکنے کے لئے نہایت مفید ہے۔
قرص غافث شطرالغب اور پرانے بخاروں کے لئے مجرب ہے۔

حمی مواظبہ :

وجہ تسمیہ: اس وجہ سے رکھا گیا ہے کہ یہ ہمیشہ اور ہر روز آتا ہے۔(مواظبت: کسی کام کو ہمیشہ کرنا)
تعریف: وہ عفونی بخار جس کی باری روز آنہ آئے اسے مواظبہ کہا جاتا ہے۔
سبب: بلغم زجاجی وحامض۔
باری روز آنہ دن کے ابتدائی حصہ میں آتی ہے اور اکثر رات میں تیز ہوجاتا ہے۔
بعض لوگوں کا قول:

ضعف معدہ	:	مواظبہ کا خاصہ ہے۔
مرض طحال	:	ربع کا خاصہ ہے۔
دردسر	:	غب کا خاصہ ہے۔

مواظبہ مضاعفہ: ایک ہی روز میں اس کی (مواظبہ) دو باریوں کا آنا۔
مدت حضانت: (ملیلہ) 12-3/دن۔
مستعدین: زیادہ تر بلغمی اشخاص میں پیدا ہوا کرتا ہے۔
اصول علاج: تلئین وقتے خصوصاً باری کے وقت، تلطیف مادہ اور تلطیف غذاء وتقلیل غذاء۔

حمی لثقہ (معنی تری):

مترادف: حمی لازمہ بلغمیہ، حمی لازمہ لینہ۔

وجہ تسمیہ: لثقہ اس وجہ سے رکھا گیا ہے کہ اس کے عوارض میں نرمی پائی جاتی ہے جس کو بلغمیت کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ سردی قشعریرہ اور لرزہ سے یہ خالی ہوتا ہے۔

سبب: بلغم۔

حمی لثقہ: دق سے نہایت مشابہ ہوا کرتا ہے۔

حمی لثقہ: میں ضعف لازمی طور سے ہوا کرتا ہے۔

حمی لثقہ: میں نبض صغیر اور لین ہوتی ہے۔

حمی لثقہ: میں قارورہ بہت غلیظ، رنگین اور مکدر رہوتا ہے۔

مدت تغیر: 6/گھنٹہ۔

حمی لثقہ: 14/اور اکثر 20/دن کے درمیان اسہال یا پسینہ کے ذریعہ بحران ہو کر دفع ہو جاتا ہے۔

اصول علاج:

1۔ تلطیف و تقطیع۔

2۔ مدرات بول۔

3۔ منقی بلغم، مسہل بلغم۔

4۔ مسخنات۔

حمی لثقہ کی دوائیں: حب افسنتین، قرص افسنتین، قرص غافث۔

قرص گل لثقہ کے لئے مجرب و مفید ہے۔

ربع دائرہ:

مترادف: چوتھیا بخار، طیطر طاؤس، مثلثہ (بعض لوگ)۔

وجہ تسمیہ: ربع اس لئے رکھا گیا ہے کہ پہلی باری کے بعد دوسری باری کی ابتدا چوتھے روز ہوا کرتی ہے۔

سبب: خلط سوداء۔

ربع دائرہ: موسمی بخار (حمی اجامیہ) کی ایک قسم ہے جس کی باری چوتھے روز آیا کرتی ہے۔

ربع دائرہ: میں ایک باری کی ابتداء سے دوسری باری تک 72 ر گھنٹے کا عرصہ ہوتا ہے۔

اوقات باری:

ربع دائرہ کے باری کاوقت	:	72رگھنٹہ
بلغمی بخار کے باری کاوقت	:	18رگھنٹہ
صفراوی بخار کے باری کاوقت	:	12رگھنٹہ

ربع دائرہ: اکثر دوسرے عفونی بخاروں کے بعد ہی ہوا کرتا ہے۔

بخار میں مادہ کے پک جانے کی علامت یہ ہے کہ لرزہ وسردی ہلکی پڑ جاتی ہے۔

شیخ دیگر متقدمین: 'یہ بخار اکثر اوقات مختلف امراض اور مختلف حمیات کے بعد نمودار ہوتا ہے۔

نیز اکثر اوقات ربع مرض طحال کے بعد یا مرض طحال کے ساتھ پیدا ہوا کرتا ہے۔

حمی ربع مرض مہلک نہیں بلکہ مرض سلیم ہے۔

حمی ربع زمانہ دراز تک قائم رہ جائے تو اس کا انجام مرض استسقاء ہوا کرتا ہے۔

ربع مثنی: وہ حمی ربع جس میں دو ربع اس طرح جمع ہو جاتے ہیں کہ ہر ایک کے باری کے لئے مخصوص دن ہوتا ہے۔

ربع مزدوج: وہ حمی ربع جس میں ہر چوتھے روز بخار دو باریاں آتی ہیں۔

ربع مثلث: وہ حمی ربع جس میں اپنی اپنی باری پر روزانہ بخار پیدا کریں۔

ربع لازمہ: وہ حمی ربع جس میں باری ہر روز تیز ہو جایا کرے۔

شیخ: زیادہ تر ربع دائرہ ہی دیکھا جاتا ہے اور ربع لازمہ بہت کم نظر آتا ہے۔

ربع دائرہ: میں بالعموم جگر و طحال ماؤف ہو جاتے ہیں۔

ربع دائرہ: میں پانی بہت کم استعمال کرنا چاہئے۔

حب پلاس پاپڑہ: چوتھیا کے علاوہ دوسرے بخاروں کی باری روکتی ہے۔

حب شفاء: چوتھیا کے علاوہ دوسرے بخاروں کی باری روکتی ہے۔

دوائے سم الفار: چوتھیا میں خصوصیت سے مفید ہے۔

دوائے ہڑتال: باری کے بخار اور لرزہ کو روکنے کے لئے مجرب ہے۔

معجون ربع: تپ ربع کی نوبت روکنے کے لئے مجرب ہے۔

حمی خمس سب سے براہوتا ہے کیوں کہ یہ سل سے پہلے یا اس کے بعد ہوا کرتا ہے۔(بقراط)
حمی سدس: چھٹویں روز کی باری کا بخار۔
حمی سبع: ساتویں روز کی باری کا بخار۔
حمی غشیہ (غشی کا بخار):
مترادف: سباتیہ۔
تعریف: وہ بخار جس میں آمد کے وقت غشی بیہوشی سبات لاحق ہوتی ہے۔
حمی غشیہ میں مادہ مرض کا اثر قلب و دماغ پر ہوتا ہے۔
اقسام: 1۔بلغمی 2۔صفراوی
سبب: بلغم یا صفراء متعفن۔
حمی غشیہ کا سکتہ شمیہ کا اشتباہ ہوتا ہے۔
حمی غشیہ میں آنکھ کی پتلی پھیلی ہوئی غیر متحرک ہوتی ہے۔
حمی غشیہ بلغمیہ کے دورے عموماً روز آنہ آتے ہیں اور ضعف معدہ کی شکایت ہوتی ہے۔
حمی غشیہ صفراویہ کے دورے اکثر تیسرے دن آتے ہیں۔
حمیات مختلطہ: بے قاعدہ بخار (ورم گروہ، ورم رحم، ورم امعاء)۔
انفیالوس یا افیالوس:
تعریف: وہ بخار جس میں اندر سردی اور باہر گرمی محسوس ہوتی ہے۔
مواظبہ کے اصول پر علاج کریں۔
لیفوریا (اندر گرمی باہر سردی):
تعریف: وہ بخار جس میں اندر گرمی اور باہر سردی محسوس ہوتی ہے۔
اقسام: 1۔شدید 2۔خفیف
لیفوریا عام طور پر باری کے ساتھ آیا کرتا ہے اور گاہے لازمہ کی صورت میں ہوتا ہے جس میں تیسرے دن شدت ہوا کرتی ہے۔
مواظبہ کے اصول پر علاج کریں۔

انفیالوس لیفوریا:

تعریف: وہ بخار جس میں کہ اندرونی و بیرونی دو حصوں میں گرمی اور سردی کا احساس ہوتا ہے۔

دوروں کے ساتھ لرزہ آیا کرتا ہے جس کے ساتھ بدن میں گرمی لاحق نہیں ہوتی اور نہ بخار آتا ہے۔

سبب: مادہ مرض کی کمی و کوتاہی۔

MD MUSTAFA

چند اہم نکات

بضائح آجمہ: سڑی گلی جھلیں۔

کتاب شرح فصول بقراطیہ: قرشی۔

مزابل: کوڑی۔

باری کی صورت کومزابل کی عفونت سے تشبیہہ دی ہے کہ عفونت ایک وقت میں زیادہ ہوتی ہے اس کے بعد بتدریج ختم ہوجاتی ہے۔

نافض (لرزہ): کپکپی کی حرکت ہے جس کے ساتھ سردی بھی ہوتی ہے۔

قشعریرہ (پھریری): بھی ایک قسم کا خفیف لرزہ ہے۔

طرامہ: وہ میل جو بخار کی حالت میں مسوڑھوں اوردانتوں پر جمع ہوجاتا ہے۔

کمثری: ناشپاتی یاامرود۔

میاہ اجامیہ: وہ رکے ہوئے پانی جن کے اندراوراردگرد بانس، سرکنڈے اوردوسری جھاڑیاں اگی ہوتی ہیں۔

میاہ راکدہ کے پینے سے امراض طحال لاحق ہوتے ہیں۔

سمرقندی: قروح بلخیہ (اورنگ زیبی پھوڑا) مچھر کے کاٹنے سے پیدا ہوتا ہے۔

بیخ سہمی: اراروٹ۔

سکنجبین و ماءالشعیر ایک وقت میں اورایک ساتھ نہ پلائے جائیں کیوں کہ عام طور پرکرب وبےچینی پیدا ہوجاتی ہے۔اور ماءالشعیر خراب ہوجاتا ہے۔

ماءالشعیر وسکنجبین کے درمیان کم سے کم دوگھنٹہ کا فاصلہ ڈالنا چاہیے۔(شیخ)

جویا شعیرہ کاوزن قمحم (گرین) کے برابر ہے یعنی نصف رتی یا 1/16 رماشہ۔

حور: (عربی) تورف یاپولردرخت چنار (ہندی) بعض لوگ۔

قیر معدنی: کولتار۔

اچھی اورقوی شراب کی مقدار:

بعض لوگ:24رگھنٹہ کے لئے بعض لوگوں نے 5۔15رتولہ تک بتائی ہے۔

شیخ:24رگھنٹہ کے لئے ایک تولہ کی سفارش کی ہے۔

کافور کوروغن زیتون میں 20-15رفیصد کے تناسب سے ڈالا جائے تو حل ہوجائے گا۔

الصباغ:الادمہ:سالن،ترکاری۔

سلیخہ اسارون:تگر۔

انار میخوش:کھٹا میٹھا انار۔

سادہ لرزہ:نافض بلاحرارت۔

MD MUSTAFA

حمی مطبقہ

تعریف: وہ بخار جورات ودن یکساں طور پر چڑھا رہتا ہے۔

وجہ تسمیہ: اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہ رات ودن یکساں چڑھا رہتا ہے۔

اقسام بلحاظ شدت وعوارض: 1۔مطبقہ غلیانیہ 2۔مطبقہ عفونیہ

سبب: خلط دم کا غلبہ اور تعفن۔

رازی: حمی مطبقہ صفراوی بخار ہے جس میں خون متعفن ہوکر صفراء میں تبدیل ہوجاتا ہے۔

مطبقہ غلیانیہ:

مترادف: سونوخس، شابہ یا شابہ قویہ، غلیانیہ۔

سونوخس یونانی لفظ معنی: اطباق ودوام۔ بالفاظ دیگر سونوخس معنی: مطبقہ۔

جالینوس وابن سرافیون: نے اس کوحمیات یوم کی قسموں میں شمار کیا ہے۔

دوسرے اطباء: یہ ایک مستقل قسم ہے۔

سونوخس اکثر سات روز تک چلا جاتا ہے۔

حمی غلیانیہ: نبض عظیم، سریع، متواتر ہوتی ہے اور قارورہ سرخ وغلیظ ہوتا ہے۔

مطبقہ عفونیہ:

مترادف: ربویہ (دمہ والا)

وجہ تسمیہ: اس لئے رکھا گیا کہ اس میں عفونت تیز ہوتی ہے۔

اقسام: تین ہیں۔

1۔متزائدہ (بڑھنے والا): اس کو زائد فی العصوبت بھی کہتے ہیں۔

2۔متناقصہ: گھٹنے والا۔

3۔متساویہ: اس کو متشابہہ اور واقفہ بھی کہتے ہیں۔ شروع سے ختم تک ایک حالت پر قائم رہتی ہے۔

متزائدہ تینوں میں سب سے بدترین قسم ہے۔

جالینوس: تعفن خون کی صورت میں فصد کا مخالف ہے۔

بعض لوگوں کا قول: حمی مطبقہ غلیانیہ یا سونوخس عفونت سے خالی ہوتی ہے۔

حمی معویہ:

مترادف: موتی جھرہ، طیفودیہ، طیفودس، مطبقہ بطنیہ، مطبقہ اسہالیہ، حمی سیریہ۔

وجہ تسمیہ:

1۔ معویہ اسی وجہ سے رکھا گیا ہے کہ اس بخار میں آنتیں ماؤف ہوتی ہیں۔

2۔ جھرہ ہندی لفظ ہے جس کے معنی بخار کے ہیں۔ اس وجہ سے کہا جاتا ہے کہ مریض کے سینہ شکم اور گردن پر موتی کے مانند دانے نکل آتے ہیں۔

3۔ طیفودس یونانی لفظ ہے معنی مدہوشی کے ہیں اس بخار میں اختلاط عقل، مدہوشی، وغنودگی پائی جاتی ہے اسی وجہ سے اسکا نام رکھا گیا۔ (حمیات قانون)

تعریف: ایک قسم کا لازمی ومتعدی بخار ہے جس میں آنتیں خاص طور پر متاثر ہوتی ہیں یہ بخار اکیس روز یا اس سے زیادہ عرصہ تک قائم رہتا ہے۔ اور جسم پر عموماً موتی کے سفید اور باریک دانے نظر آتے ہیں یا سفید رنگ قوام میں گلابی دھبے شکم، سینہ وپشت پر نمایاں ہوتے ہیں۔

اقسام: 1۔ حمی معویہ (شدید قسم) 2۔ مضرانیہ (خفیف قسم)

مرکز عفونت (مستوقد): آنتیں۔

کیفیت تعدی: اس بخار کی متعدی کا سب سے بڑا سبب یا ذریعہ مریض کا پاخانہ ہے۔

گرم ممالک نیز گرم موسم اور برسات میں کثیر الوقوع ہے۔

نوجوانی میں یہ مرض زیادہ ہوا کرتا ہے۔

مدت حضانت: 15-10 / دن۔

نمایاں علامت: دردسر زیادہ شدید ہوتا ہے۔

7-10 / دن تک مریض میں حمی معوی کی خصوصی علامت نمایاں ہوتی ہیں۔

موتی جھرہ کے دانے:

چھٹے روز سے بارہویں روز تک گوری اقوام گلابی رنگ کے چھوٹے چھوٹے دانے نکل آتے ہیں جو

باہم مل کر دھبے سے ہوجاتے ہیں۔ ہندوستان میں سفید چمکدار نکلتے ہیں یہ حمی معویہ کی نہایت خصوصی علامت ہے۔

عموماً تین ہفتہ تک اور بعض صورتوں میں زیادہ زمانہ تک نئے دانے دھبے نکلتے ہیں۔

ہر دھبہ تین چار روز میں غائب ہوجاتا ہے۔

نشانات کی تعداد: جسم پر چھ سے بیس یا تیس تک ہوتی ہے۔

حمی معویہ میں دستوں کا ہونا ایک عام اور کثیر الوقوع علامت ہے۔

40/یا50/فیصد مریضوں میں شروع سے اخیر تک کسی دور میں اسہال کی مطلق شکایت نہیں ہوتی۔

پیشاب کی مقدار کم اس کا رنگ سیاہی مائل اور قوام غلیظ ہوتا ہے۔

حالات طیفودیہ: وہ حال جس میں پھیپھڑوں کے اندر احتقان دم، پیشاب بند ہوجاتا ہے یا پیشاب و پاخانہ دونوں بے خبری میں خطا ہوجاتے ہیں اسی کو حالات طیفودیہ کہتے ہیں۔

اعادہ مرض: 11-3/فیصد

ورم صفاق بھی موتی جھرہ میں ہلاکت کا ایک عام سبب ہے۔

تثقب: حمی معویہ میں 30/فیصد مریض آنتوں میں سوراخ کی وجہ سے مرجاتے ہیں۔

تہائی مریضوں میں دوسرے تیسرے اور چوتھے ہفتہ میں آنتوں میں سوراخ ہوتا ہے۔

خصوصی میعاد: 3/ہفتہ ہے لیکن کبھی 10/روز اور کبھی پانچ چھ ہفتہ بھی ہوتی ہے۔

حمی معویہ کی قسم نزیفی شاذ و نادر طور پر واقع ہوتی ہے۔

حاملہ عورتوں میں حمی معویہ کی صورت میں 70-50 فیصد کا حمل اسقاط یا ساقط ہوجاتا ہے۔

علامات مخصوصہ: دردسر، دوام حمی، دانے یا دھبے، عظم طحال۔

تشخیص فارقہ: حمی حداریہ، انف الانزہ، سل حاد، ورم صفاق سلی، ورم زائد اعور۔

حمی معویہ میں اصلی اور بنیادی آفت چھوٹی آنت میں ہوتی ہے یعنی نان کی گلٹیاں جن کے نام غدود وحیدہ مجتمعہ ہیں۔

حمی مفترہ اطفال: وہ حمی معوی جو بچوں کو لاحق ہوتا ہے۔

اقسام حمی معویہ: دو ہیں۔ 1۔ ارتعاشیہ 2۔ ضعیفہ

انداز انجام: حمی معویہ مختلف وباؤں میں ۵ سے ۲۰۰ فیصد تک مختلف ہوتی ہے۔

علاج:

1۔حمی معویہ میں رفع قبض کے لئے حقنہ صابونیہ بہترین ومفید ہے۔

2۔زیادہ قوی وشدید مسہلات کی کسی حالت میں اجازت نہیں ہے۔

اعادہ مرض یا عوارض موجودگی میں یہ مدت پانچ یا چھ ماہ تک دراز کر جاتی ہے۔

غسل بارد کرانے کی صورت میں حمی معویہ کے مریضوں میں اموات میں 6-5 ر فیصد کمی واقع ہوتی ہے۔

تلقیح: براہ راست مادہ مرض کو خاص تدبیروں کے بعد جسم میں داخل کرنا۔

تلقیح الوقایہ: حمی معویہ کا ٹیکہ اس کے استعمال سے آٹھویں حصے کے برابر وقوع مرض میں کمی ظاہر ہوتی ہے۔

2۔حمی مضرانیہ:

مضران ،مضیر کی جمع جس کے معنی آنتوں کے زخم کے ہیں۔

حمی مضرانیہ میں معویہ کے مقابلے میں تلی اکثر بڑھ جاتی ہے اور پیٹ درد کثیر الوقوع ہے۔

اقسام:

1۔زحیری 2۔صفراوی 3۔کلوس یا بولی (رٹوی)

4۔حداری 5۔غثری (انف الانزہ) 6۔تعفنی

شرح اموات: 3-1 ر فیصد اور بعض حالات میں وباء سے پانچ سے چھ فیصد تک۔

تشخیص فارقہ: ورم زائدا عور۔

حمی وبائیہ: (وبائی بخار):

مترادف: حمی وافدہ

تعریف: وہ بخار جو وباء سے عارض ہوجاتا ہے۔

اسباب وباء شیخ:

1۔ہوائے تغیرات 2۔پانی کے تغیرات 3۔زمین کے تغیرات 4۔آسمانی مخصوص تغیرات

جوہری تغیر سے مراد یہ ہے کہ عفونت کی وجہ سے انواع اقسام کے اجسام پیدا ہوکر ہوا میں شامل ہوجاتے ہیں۔

حمائے وبائیہ کے مجالن: طاعون، چیچک وخسرہ۔

مستعدین وباء:

1۔ جن کے بدن میں اخلاط ردیہ کا امتلا ہو۔

2۔ جن کے جلد یا غشاء منافذ کے ہوتے ہیں۔

3۔ ضعیف الابدان۔

نبض: متواتر وضعیف۔

شیخ: جن مریضوں کے سانس میں بدبو ہوتی ہے وہ اکثر اوقات ہلاک ہوجاتے ہیں۔

حمی وبائیہ میں انسان کے علاوہ حیوان تک مبتلا ہوجاتے ہیں۔

حمی وباء میں اصولاً مریض کی قوتوں کی نگرانی کی جاتی ہے۔

ادویہ تریاقیہ: مرمکی، ایلوا، زعفران، کافور، افیون، نیم، لیموں، زرشک، سماق، انار دانہ، درونج، جدوار، پودینہ اور زرنباد۔

ادویہ ملینہ: گلقند، شربت ورد، تمر ہندی، گل سرخ، گل بنفشہ، عناب، ہلیلہ، مغز فلوس خیار شنبر اور خمیرہ بنفشہ۔

حمی وبائیہ: میں شراب اور دودھ ممنوع ہے۔

چیچک:

مترادفات: جدری (ع) ماتا اور ستیلا (ہندی)، چیچک (ترکی)۔

تعریف: ایک نہایت شدید متعدی مرض ہے جو وباء پھیلتا ہے جس میں اولاً تیز بخار ہوتا ہے اور بالعموم تین روز کے بعد دانے ظاہر ہوتے ہیں۔

شیخ: امراض وبائیہ یا وافدہ میں سے ہے۔

رازی: غلیان دم۔

نفیس: امراض معدیہ ہے۔

بچوں میں کثیر الوقوع ہے، نیز گرم ممالک میں۔

شیخ: چیچک ایک قسم کا بحران ہے۔

چیچک کے دانے صرف جلد پر نہیں نکلتے ہیں بلکہ دوسرے اندرونی اعضاء کی جھلیاں بھی متاثر ہوتی ہیں۔

مدت حضانت: 12-14/دن۔

درجات علامات:

درجہ اول: مدت: تین روز۔

درجہ دوم: میں دانے نکلنے شروع ہوتے ہیں جو کہ ابتدائی مرض سے دس گیارہ روز۔

درجہ سوم: ابتداء مرض کے گیارہ روز بعد درجہ سوم کی ابتدا ہوتی ہے۔

ابتداء مرض سے اٹھارہ انیس روز بعد دانوں پر سے کھرنڈ جھڑنے لگتے ہیں۔

علامت ردیہ:

تنفس کا متواتر ہو جانا۔

بنفشی رنگ کا چیچک نکل کر اندر چلی جائے تو جان لینا چاہئے کہ غشی پیدا ہوگی۔

جدری متصل، نفخ شکم اور اضطراب قرب موت کی علامت ہے۔

سبز دانہ کی صورت میں بھی ہلاکت ہی ہے۔

اقسام:

بہترین قسمیں:

1۔ سفید یا لولوی (الف) قلیل التعداد (ب) کثیر التعداد

بری قسمیں: بارہ ہیں۔

1۔ سیاہ و میلی	:	اسود و مکدر	ہندی میں چمڑیہ کہتے ہیں۔
2۔ زرد	:	اصفر	مترادف: معصفری، کنبیہ
3۔ بنفشی	:	بنفسجی	نہایت ردی و مہلک
4۔ سرخ	:	احمر	اطمرہ: نہایت سرخ۔ احمر ہی کی ایک قسم ہے۔

5۔سبز	:	اخضر	
6۔رصاصی	:		
7۔ذوزاویا	:	دانے چوکور یا تکونے ہوں۔	
8۔ہلالی	:	بہت ہی خراب	
9۔عوسی	:	مور کے مانند	موریہ ہندی
10۔جاورسی	:	باجرہ کے مانند	
11۔اغبر	:	خاکی	خون پائے جانے کی صورت میں دامی ونزفی
12۔مضاعف کبار	:	آبلہ کے اندر دوسرا آبلہ	

دیگر اقسام:

1۔زرنیخی	:	مفسیلہ
2۔شوکیہ	:	کانٹیہ ہندی
3۔خشخاشیہ	:	ان دونوں کو موتی
4۔مرواریدیہ	:	جھرہ کہتے ہیں۔

اقسام بلحاظ عوارض (دانوں کے لحاظ سے):

1۔جدری متفرق: اس کو چھیدی چیچک بھی کہتے ہیں۔

2۔جدری متصل: اس کو گھنی چیچک بھی کہتے ہیں۔

3۔جدری دموی: اس کو کالی چیچک بھی کہتے ہیں۔

4۔جدری مہلک: عموماً تیسرے یا پانچویں یا ساتویں روز مریض مرجاتا ہے۔

5۔جدری خفیف

جدری مضاعف کی صورت میں عورت بمشکل 2/فیصد جانبر ہوتی ہیں۔

تیس سال سے زائد اور 2/سال تک کے بچوں میں تعداد اموات 5/فیصد۔ (ٹیکہ نہ لگنے پر)

5/سال سے 30/سال کے درمیان میں تعداد اموات 15-10/فیصد۔

تشخیص فارقہ: خسرہ، حمی قرمزیہ، حمیقا، آتشک۔

تدابیر تحفظ:

ہر ایک بچے کو پیدائش کے بعد چھ ماہ تک ٹیکہ لگوادیا جائے۔

ٹیکہ کے لئے بہترین وقت سردی ہے۔

شربت شقائق (گل لالہ کا شربت): چیچک کو نکلنے سے روکتا ہے۔

علاج چیچک:

1۔اندرونی 2۔بیرونی 3۔اعضاء اندرونی کے حفاظت کی تدبیر

تلئین شکم نہایت خطرناک ہے۔

شیخ: دانہ نکلنے کی صورت میں (زمانہ میں) تبرید کے استعمال سے نقصان عظیم پہنچتا ہے۔

دانہ نکلنے میں دشواری ہو تو انجیر، مویز، لاکھ لکڑی، گل سرخ کا جوشاندہ پلائیں۔

موسم سرما میں تدخین: انار، جھاؤ، انگور کی شاخ۔

موسم گرما میں تدخین: برگ آس وصندل۔

حمیقاء (چھوٹی بیوقوفی):

حمقاء کی تصغیر۔

مترادفات: کنکر (ہندی)، پنساہا (ہندی)، بادآبلہ (فارسی)، خارکہ (فارسی)۔

سمرقندی: چیچک کی ایک خاص قسم ہے جس کے متفرق دانے بڑے بڑے اور سفید ہوتے ہیں۔

ہوش وحواس قائم رہتا ہے۔

شیخ: حمیقا ایک مرض ہے چیچک وخسرہ کے درمیان سے بے خطر۔

علاج: عموماً ضرورت نہیں پڑتی ہے۔اگر پڑے تو چیچک کے مثل۔

خسرہ:

مترادف: حصبہ

تعریف: ایک مرض متعدی ہے جس کے ساتھ حمی دائمہ (لازمہ) ہوتا ہے۔جسم پر خشخاش یا باجرہ جیسے دانے نکل آتے ہیں اور مجرائے تنفس نزلہ سے متاثر ہوتا ہے۔

خسرہ: صفراوی مرض ہے۔

نذیرہ: خسرہ کے دانوں کے نکلنے سے دوتین روز پہلے منہ کے اندر رخساروں ولبوں کی اندرونی سطح پر دانے نکل آتے ہیں۔ مریض خسرہ کا پیشاب سرخ (نارس) وگاڑھا ہوتا ہے۔

شیخ: چیچک وخسرہ دونوں وباء کی جنس سے ہیں۔

خسرہ: 9/ماہ سے کم عمر کے بچوں میں نہیں ہوتا ہے۔

عوارض: ذات الریہ، ورم شعب سعال شعبی۔

خسرہ میں رعاف بحرانی کا نمودار ہونا اچھی علامت ہے۔

خسرہ کا نکل کر غائب ہوجانا اچھی علامت نہیں ہے۔

خسرہ ردیہ: دانہ سخت، سبز رنگ یا بنفشی رنگ کا ہو۔

خسرہ میں شہد وترنجبین ممنوع ہے۔

خسرہ اگر 14/دن سے تجاوز کر جائے تو شفاء پانا ناممکن ہے۔ (الاکسیر)

حمراء:

مترادفات: قرمزیہ، حصبہ قرمزیہ، حصبہ حمراء، حصبہ اجتماعیہ، سرخ خسرہ، بادشامیہ۔

تعریف: ایک متعدی مرض ہے جس میں بخار ہوتا ہے جلد پر سرخ نقطے یا دھبے نمودار ہوتے ہیں حلق میں تکلیف ہوتی ہے۔ اہم ترین عوارض میں ورم گردہ ہے۔

حمراء: ہندوستان جیسے بلاد حارہ میں مروج نہیں۔

حمراء: بچوں میں کثیر الوقوع ہے۔

حمراء: امریکہ اور انگلستان میں عام ہے۔

حمراء میں دانا اور دھبے دوسرے دن نمودار ہوتے ہیں۔

تقشیر اکثر چھٹے وساتویں دن تک شروع ہوتا ہے۔ اور چار سے چھ ہفتے لگ جاتے ہیں۔

عوارضات: بول زلالی (ماحی)، عدم گردہ۔

اقسام:

1۔ سادہ　　2۔ خبیثہ　　3۔ خانقہ　　4۔ متقرحہ　　5۔ دعینہ

علاج: سنون احمر کا غرغرہ۔

حمیراء :

حمراء کی تصغیر گویا یہ حمراء کی چھوٹی بہن ہے۔

مترادف :حصبہ المانیا، حصبہ فرنسا۔

حمیراء میں مقدمہ یا نذیرہ سرے ہی سے غائب ہوتا ہے۔

تشخیص فارقہ :خسرہ، حمراء۔

غامیہ ہذیانیہ:

مترادفات :حمی رقطاء، حمی السفن، حمی قذرہ، حمی السجون، حمی قملیہ۔

غامیہ :غاشیہ کا مترادف ہے۔

حمی معویہ کے لئے غاشیہ اور ہذیانیہ کے لئے غامیہ خاص ہے۔

غشی : غمی : ڈھانک لینا۔

مغشی : مغمی : ڈھانکا ہوا۔

حمی السفن : جہازوں کا بخار۔

حمی قذرہ : گندہ بخار۔

حمی السجون : قید خانے کا بخار۔

حمی رقطاء : جی دار بخار۔

حمی قملیہ : جوؤں کے کاٹنے کا بخار۔

سبب :مخصوص اجسام خبیث جو جوؤں کے کاٹنے سے جسم میں داخل ہوتا ہے۔

غامیہ ہذیانیہ :ممالک باردہ میں وباء پھیلتا ہے۔

مدت ملیلہ :ایک دن سے دو ہفتہ یا پانچ روز سے بارہ یا چودہ روز تک۔

غامیہ ہذیانیہ کے دانے عام طور پر چوتھے یا پانچویں روز نمودار ہوتے ہیں۔

شرح اموات :6/ سے تیس چالیس فیصد۔

10/ سال سے کم عمر میں 6/ فیصد۔

60/ سال سے زیادہ عمر میں 66/ فیصد۔

نفس و پسینہ سے خاص قسم کی بو آتی ہے جو کہ انگور کے تازہ نچوڑ سے ملتی جلتی ہے۔

حمی معویہ میں دست عام ہے جبکہ غامیہ میں قبض بھی ہوتا ہے۔

قتماء :

مترادف :ارجوانیہ۔

قتماء: وہ سرخ چیز جس کے ساتھ سیاہی ملی ہوتی ہے۔

قتماء: جلدی امراض میں سے ہے۔

تعریف: زیر جلد بغیر ضرب کے جریان خون واقع ہوا ہے جو کہ سرخی سیاہی مائل ہوتا ہے۔

اقسام:

1۔ قتما سادہ میں عموماً دس بارہ روز میں شفا حاصل ہو جایا کرتی ہے۔

2۔ قتما نزافہ شدید قسم ہے۔

3۔ قتما فجائیہ: واہمہ بھی کہتے ہیں۔ چند گھنٹے سے تین دن کے اندر مریض کو ختم کر دیتی ہے۔

قتما حداریہ:

قتما ناہکہ: عصبیہ کہتے ہیں۔ مجہول الخلقت اور بچوں میں عام ہے۔

MD MUSTAFA

چند اہم نکات

مدت حضانت و مدت ملیلہ: تعدیہ مادہ سے ظہور مرض تک کی درمیانی حالت۔

نکس: اعادہ مرض۔

درجہ تغیر: یعنی حرارت کا صبح وشام اترنا اور چڑھنا جو اس مرض کے نصف اخیر میں واقع ہوتا ہے۔

ماء مستنقح آجن: سے مراد وہ پانی جو اجسام ارضیہ خبیثہ کی آمیزش سے بگڑ گیا ہو۔

حمی سیریہ: خفت بخار جن میں علامتیں ہلکی ہوں لیکن انجام خطرناک ہو۔

بیخ سہمی: اراروٹ

بضائح آجمہ: سڑی گلی جھیلیں۔

روائح طیبہ: خوشبوئیں۔

امر غریب سمی: اجسام خبیثہ۔

روغن بروزہ: تارپین۔

جویریان کا پانی: پیچ کشکاک۔

رای: ذات الریہ۔

عرض العرض: نتیجہ

قیح اللثہ: عفونۃ الفم۔

جذع: دھڑ۔

توعلت: بدمزاجی۔

رصاعق: نیلا سا۔

عطب: ہلاکت۔

بحران وتحلل

بحران:

بحران: عربی بھی، یونانی بھی، بعض مولد۔

بحران: یونانی لفظ ہے، معنی اور فیصلہ یا قول فیصل۔

باحور: کے معنی موسم گرما کی شدت.

اصطلاحاً بحران اس تغیر عظیم کا نام ہے جو مریض کی حالت میں یک لخت اور تیزی کے ساتھ واقع ہوتا ہے خواہ یہ انقلاب عظیم مرض اور برائی کی جانب ہو یا صحت اور بھلائی کی جانب۔

جالینوس: بحران کے معنی حکم فاصل۔

شیخ: بحران کے معنی الفصل فی الخطاب یعنی دوٹوک بات کہہ دینا۔

شیخ: بحران زیادہ تر امراض حادہ میں ہوا کرتا ہے اور تحلل زیادہ تر امراض مزمنہ میں۔

حصول شفا بذریعہ بحران: ذات الریہ۔

اقسام:

1۔بحران جید (بحران محمود): (الف) جید تام (ب) جید ناقص

بحران ردی (برا بحران): (الف) ردی تام (ب) ردی ناقص

بحران انتقالی: وہ بحران جس میں مادہ ایک جگہ سے منتقل ہو کر دوسری جگہ آجاتا ہے۔

بحران اسہالی: وہ بحران جس میں اسہال عارض ہو۔

بحران ردی: وہ بحران جس میں ادرار عارض ہو۔

بحران رعافی: وہ بحران جس میں نکسیر عارض ہو۔

بحران عرقی: وہ بحران جس میں پسینہ عارض ہو۔

یوم انداز (ڈرانا، مطلع کرنا، خبر دینا): بحران کی اطلاع دینے والا دن۔

تحلل:

تعریف: مرض رفتہ رفتہ کم ہوکر تدریجاً دور ہو جاتا ہے جس کو تحلل کہتے ہیں۔

آملی شارح قانون: امراض ترکیب وتفرق اتصال اور امراض سوء مزاج سادہ میں بحران واقع نہیں ہوتا۔

حصول شفا بذریعہ تحلل: حمی معویہ۔

انجام مرض کی صورتیں:

1۔ بحران شافی　　2۔ تحلل　　3۔ بحران مہلک　　4۔ ذلول (مرجھانا)

MD MUSTAFA

امراض اور ان کے مترادفات

مرض	مترادفات	مرض	مترادفات
صداع حار خارجی	صداع احتراقی	صرع	مرگی، قاذون، ابراقلسا، قسی، مرض کاہنی
صداع بارد خارجی	خبطہ	ام الصبیان	ریح الصبیان، ام الشیاطین، فزع الصبیان
صداع ریحی خارجی	صداع بخاری	فالج	ادھرنگ
صداع خوذہ	صداع بیضہ	فالج اسفل	فالج اطرافی، فالج اطرافی
صداع شقیقہ	آدھا سیسی کا درد	خلاع	فالج مع لقوہ
صداع خفہ	دردسر یبسی	فالج مفتر العقل	فالج جنونی
سرسام دموی	فرانیطس	سکتہ دمویہ	احتقانیہ
سرسام صفراوی	فرانیطس خالص	تشنج رطب	تشنج امتلائی
سرسام بلغمی	لیثرغس، مرض النوم، نسیان	تشنج یابس	تشنج استفراغی
سرسام کاذب	سرسام غیر حقیقی، برسام	تشنج ارتجاجی	تشنج اضطرابی
سرسام مخی نخاعی	حمی مخی نخاعی، حمی غشیہ، گردن توڑ بخار	تشنج استمراری	تشنج ثابت
جمود	شخوص، قاطوخس، آخذہ، مدرکہ	عقال اطفال	تشنج سلامی
فساد فکر	حمق، بلادہ،، نسیان مجازی	عقال حوامل	عقال نفاسی
قطرب	سعالی، ذئب امعط، علتی الذئب	کزاز اطفال	جموا، جموگا
مانیا	جنون سبعی، دیوانگی، جنون ہائج	سبات سہری	سبات ارقی، نسیان مرکب بہ دماغ
مالنخولیا مراقی	علۃ النافخہ	ہزال ظہری	ارتعاش انتقالی
کابوس	ضاغوط	رقاص	داء الرقص
شاقل	لوی، فیخذج، پذدہ، مقطوع العصب	ارتعاش لیفی	اختلاج
حرور	سکتہ شمسیہ، ضربت الشمس، لولگنا	سحاب	ابر، فانالیون
عصابہ	درد ابرو، وجع فوق الحجر، وجع شمسی	اکلیل	ارخیون

ماءالراس	استسقاءدماغی	نزول الماء	موتیابند
نزلہ وبائیہ	انف الانزہ	ماءاخضر	سبزموتیابند
سلعہ افرنجیہ	اورام صمغیہ افرنجیہ	زرقہ	گربہ چشمی، کرنجی، برص العین
ضاغوط دماغ	ضغطہ، تضاغط	عشاء	شب کوری، رتوندی
فقردماغ	ضعف دماغ	جہر	روزکوری، رتوندھی
قروح الفراش	قروح القطاۃ، زخم بستری	سلاق	بامنی
صداع حدقہ	شقیقۃ العین	جرب	ککرے
رمد	آشوب چشم	جرب تینی	سوقوسلیس
تکدرملتحمہ	رمدمجازی، غیراصلی آشوب چشم	جرب اسود	طول خسیس
رمدسوداوی	رمدیابس	شعیرہ	گہانجی
رطوبت جلیدیہ	بردیہ، عدسیہ	دمعہ	ڈھلکہ
بیاض	پھولہ، سفیدی، اثرغمام ابرسحاب	لعاب دہن	ریق، تھوک
سبل	جالہ	غدہ تحت الفک	مولداللعاب
ناخونہ	ظفرہ	غدہ اصل الاذن	غدۃ النکف
حافرہ	قولوما	ورم اصل الاذن	کن پھیڑ، گلسوا، ورم غدہ النکف
قتام	غبار، اخیلوس	حفر	بلع
ضرس	ذہاب ماءالاسنان	نواسیرلثہ	تقیح اللثہ
ورم لہاۃ عمودی	ورم لہاۃ اسطوانی	ورم حنجرہ نزلی	نزلہ حنجرہ
ورم حنجرغشائی	خناق غشائی	دمہ	ربو، بہر، ضیق النفس، انتصاب النفس
ڈبہ اطفال	پسلی چلنا، ڈبہ	ذات الجنب	جناب، شوصہ صحیحہ، ذات الجنب خالص
ذات الجنب خالص	جناب، شوصہ صحیحہ، ذات الجنب خالص	ذات الجنب غیر خالص	جناب، شوصہ، غیر صحیحہ، ذات الجنب مخالط
جمودالصدر	برودالصدر	خفقان	ہول دل، اختلاج

وجع القلب	ذبحہ صدریہ	استسقاء قلب	احتواء الرطوبہ علی القلب
سوء ہضم	فساد ہضم، بدہضمی	تخمہ	اجیرن
ہیضہ	لغثہ، انطلاق البطن	اکونی	وخم، فساد الشہوۃ، دوشاب ولی
جوع الکلب	شہوۃ کلبیہ	جوع البقر	بولیموس
نفخ	نفخہ، اپھارہ	خلفہ	اختلاف
دوار البطن	اسہال دوری	اسہال صیفی	ہیضۂ ایشیائی، ہیضہ، وباء
ذوسنطاریا کبدی	قیام کبدی	ورم زائد اعور	ورم خراطین، ورم زائد ودیہ
قبض	حصر، احتباس، اعتقال،، احتباس الطبیعۃ، اعتقال الطبیعۃ	حصر معتاد	دائمی قبض
بواسیر	قیلہ دوالیہ۔ انتفاخ دوالی	نواسیر	بھگندر
سوء القنیہ	فقر الدم، قلت الدم، فساد مزاج	استسقاء زقی	استسقاء بطنی، حبن
استسقاء طبلی	استسقاء عام	استسقاء طبلی	استسقاء یابس (بقراط)
صغر الکبد حاد	یرقان خبیث، ہزال اصغر	انشقاق الکبد	انفجار الکبد، سکتہ کبدیہ
یرقان اسود	یرقان سندھی، سوداوی	ورم طحال بلغمی	تہبج بلغمی
تقیح طحال	دبیلہ طحال، خراج طحال	ورم انبونی	ورم جوہری، تشحم کلیہ
ورم خلالی	تحبب کلیہ	ذیابیطس	سلسل البول، استسقاء انمس، دولاب معطشہ، دوارہ، برکاریہ، زلق الکلیہ
ذیابیطس حار	ذیابیطس سکری، بول سکری، شہدیہ	خسرہ	حصبہ
ذیابیطس سادہ	ذیابیطس بارد، معطشہ، کثرت بول	بول شیریں	مدھ پرمیہ
ریح المثانہ	بول الریح، نفخ المثانہ	سوزاک	السیلان الزہری، حرقۃ، الزہرہ، النکال، العطوبہ، الھہ الجمال
حرقہ حادہ	حرقہ حادہ/جدیدہ	حرقہ مزمنہ	زنقہ
ضعف باہ	نقصان باہ، عنہ، عنانت، نامردی	فریسموس	لوتر القضیب، افراط النعوظ
جریان منی	ورود المنی	عذیوط	عذیطہ

عاقونا	الاختلاج التناسلی	ورم خصیہ	ورم الانثیین
قیل	ادرہ، قرو	رجاء	باردروغین
مشیمہ	آنول	سیلان الرحم	سفیدی، سفید پلو
احتباس طمث	بندش حیض	رتق	انغلاق رحم
انقلاب الرحم	نتوء الرحم، خروج الرحم، برور الرحم، زلق الرحم	اختناق الرحم	ہرع (ھرع)
فتق لطی	فتق مراقی	احتباس بول	عسر بول
حدبہ	کوب، کوبڑ	ریاح الافرسہ	ریح الشوکہ
وجع المفاصل	حدار، رثیہ، گھٹیا	حدار زلالی	استسقاء مفصلی
داء الفیل	فیلیت، فیل پا	عرق النساء	رینگن باؤ
نقرس	دولت کی بیماری، امراء کا مرض	شفاقلوس	خبیثہ
حمرہ سرخ	سرخ بادہ	فلغمونی	ورم دموی
نملہ	ساعیہ	غلہ منطقیہ	غلہ ناریہ
جمرہ	شب چراغ	نارفارسی	چھاجن، اکوتہ
آکلہ	گوشت خوردہ	توشہ	توت
اورام المغابن	خیر جل، باغیرہ، بد، بدھ	دبیلہ	خراج بارد، خراج مزمن
دمل	دنبل، بال توڑ	ورم رخو	اوذیما، بھربھراہٹ
عیبات	سلعات کیسیہ، اکیاس	سلعہ	رسولی
سیقروس	ورم صلب، صلابہ، سلحفاہ	سرطان مخاطی	سرطان عمودی
خنازیر	کنٹھ مالا	عروق مدنی	عرق حنلی، ناروا، رشتہ
جذام	العلۃ الکبری، کوڑھ	جذام عجری	جذام درنی، عقدی، داء الاسد
سعفہ	گنج، خشک ریشہ	شرنج	سعفہ رطبہ
سورجی	سعفہ یابسہ	جرب	خارش، کھجلی

حکہ	سادہ کھجلی	بنات اللیل	رات کی خارش
قوبا	داد	حصف	انہوریاں، بثورشوکیہ
بثورلبنیہ	مہاسے	ثالیل متقرح	طرسیوس
قروح بلخیہ	اورنگ زیبی پھوڑا	چیچک	جدری، ماتا، سیتلا
داخس	انگل بیڑا	انورسما	ورم نابض، ام الدم
آتشک	ضرمہ، ساعور، الوبال الافرنجی، باد فرنگ، آبلہ فرنگ، الخجیل، قرصہ صبلہ، کوفت، گرمی	آتشک	مرض مبارک (انطاکی)
آتشک	آرمی دانہ (شیرازی)	جراحات مفتوحہ	جراحات واضحہ
جروح قطعیہ	جروح فاغرہ	ناسور	جیب
کسر بسیط	کسر ساذج	کسر مرکب	کسر مکشوف
کسر مضاعف	کسر مخلط	کسر جزئی	کسر غیر کامل
کسر ثاقب	انثقاب العظم	کسر مدغم	کسر منفرز
کسر مرکب	کسر واضح	سیاہ بہن	قوباء متقشر
کسر لولبی	کسر حلزونی	صریر	خشخشہ
قلاح	داء الحفر	خرازوابریہ	بفا، ہبیرہ، قشر الراس
داء الثعلب	بال چرہ، بال خورہ	جسم جوں	قمقام
تشقق الاظفار	اسنان الفار	موت الدم	اختناق الدم
وجع العقب	نزول الماء	حصر	تصقیع، پالا مارنا
حرارت	تشمع حرارت	حمیات اورام	حمیات عرض
حمی عفونی	حمی جراثیمی	حمیات غیر عفونیہ	حمیات یوم
حمی لازمہ	حمی دائمہ	حمی نائبہ	حمی دائرہ
حمی طفحیہ	حمی فاجرہ	انتقاص حرارت	حرارت مقصرہ
حمی دق	الذبول، السل، السلال	تدرن	تحبب

دق معوی	دق الامعاد، دق ماساریقی، ذبول ماساریقی، سل بطنی، دق بطنی		دق الاطفال	سوکھا، مسان
حمی غب	غب دائرہ، تجاری بخار، مثلث، غب خالص		غب لازمہ	حمی مفترہ
حمی غشیہ	سباتیہ		انفیالوس	افیالوس
حمی مطبقہ	حمی دموی لازمہ		حمی مطبقہ غلیانیہ	سونوخس، شابہ قوبہ، سخونیہ
حمی مطبقہ عفونیہ	ریویہ		حمی ربع دائرہ	طیطر اطاؤس
حمی معوی	طیفودس، موتی جھرہ، مطبقہ بطنیہ، مطبقہ امہالیہ، حمی مغتر الاطفال (قدیم نام)		غب خالص	اجامیہ، ملیریا، طری طاؤس
حمی وبائیہ	حمی وافدہ		حمراء	باشامیہ، قرمزیہ، حصبہ قرمزیہ
قتما	ارجوانیہ		حمیرا	حصبہ المانیا، حصبہ فرنسا
غامیہ ہذیانیہ	رقطاء، سفن، قذرہ، سبحون، قملیہ			

MD MUSTAFA

ادویہ اوران کے مترادفات

ادویہ	مترادف	ادویہ	مترادف
مامیثا	ایک قسم کی بوٹی	بیروج	بیخ لفاح
نیشوق	آلو بالو، آلوچہ	حاشا	پہاڑی پودینہ
ثافیسا	سداب پہاڑی کا گوند	کنکرزد	کنکر، حرشف
جلبھنگ	جنگلی تل، یا تخم تابدسیاہ	اقحوان	بابونہ گاؤ
کبیکج	جنگلی کرفس	شکرطبرزد	مصری
سنج	سنکھ	حندقوقی	بسکھپرا، گداپورنا
قلقطاء	ہیراکسیس	بسفائج	کھنگالی، ورم کثیر الرجل
مارماہیج	بامیا کچیلا مچھلی	فطر	کھنبی
فرصاد	سرخ توت، شاہی توت	مارقسیسا	سونامکھی
اندرائن	حنظل، دانہ ابوجہل	بان	بکائن
علک البطم	حبۃ الخضراء، درخت پستہ کا گوند، علک الانباط	روغن دیودار	روغن تارپین (موجد علی گیلانی)
ناردین	سنبل، سنبل الطیب، بالچھڑ	بادروج	بابری یا جنگلی تلسی
انجدان	درخت ہینگ کی جڑ، سیسالیوس	سوری	سرخ پھٹکری یا طرخ نامی مچھلی کی راکھ
مویز	دیق	شبرم	زہریلی بوٹی
شاہ آلوج	آلو بخارا کی قسم	برگ حماض	چوکے کے پتے
قیصوم	برنجاسف کی ایک قسم	طین قمولیا	کھیامٹی
روغن خلوق	روغن زعفران	تخم فقد	تخم سنبھالو
تنکارالصناعہ	سہاگہ مصنوعی	راتنج	گوند صنوبر
مشمش	خوبانی	اشنان	ہندی کٹول

قلقدیس	ہیراکیس	ریباس	بڑ (جڑ)
خوبانی	زردآلو	فرصاد	سرخ توت، شاہ توت
طلق	ابرک	روغن صنوبر	روغن تارپین
سرخس	پنکھراج یابسورہ	ابزباریس	زرشک
کرویا	شاہ زیرہ	چوب گز	چوب جھاؤ
روغن زنبق	روغن چنبیلی	روغن خشک	روغن گوکھرو
ثافیسا	پہاڑی سداب کا گوند	دوقو	تخم گاجر جنگلی
تخم لغت بڑی	جنگلی مولی	تخم تارامیرہ	تخم جرجیر
غبار کندر	دقاق کندر	منسل	ہڑتال سرخ
اظفار الطیب	مکھ	تخم قرطم	کڑ
فراسیون	پہاڑی گندنا	کندش	نکچھکنی
معجون غیاثی	سوطیرہ	بلبوس	جنگلی پیاز
ولایتی بیگن	ٹماٹر	کنگنی	ارزن
شہدانہ	تخم بھنگ	کاکن	چنا
نرگنڈی	سنبھالو	پھکنڈہ	چرچٹہ بوٹی
احریر/حریر	ریشم	روغن سرو	روغن تارپین
حمص	چنا	یبروج الصنم	سراج القطرب، لچھمنا، لچھمنی
محروت	ہینگ کے درخت کی جڑ	روغن رازقی	سفید سوسن کا تیل
مزابل	کوڑی	کمتری	ناشپاتی/امرود
بیخ سہی	ارار وٹ	سلیخہ اساروں	تگر

MD MUSTAFA

امراض اوران کے ادویہ مخصوصہ

ادویہ مخصوصہ	امراض
ماء الشعیر (بقراط)	امراض حارہ کی بہترین غذا
توت	حلق
جوشاندہ ہلیلہ	صداعصفراوی
دواء الشفاء	صداع حسی
آش جو	صداع خماری
معجون بولس، سکنجبین وخل عنصلی	نسیان
دواء الشفا	جنون کے دورہ کے وقت
عودصلیب	صرع کے دورہ کے وقت
آم کا پنا	ضربۃ الشمس
رب شیلم	امتلاء دماغ
رب شیلم، اذراقی، برقی رو	ورم نخاع
ایارج، شیاف دیزج، دینار جوں	ظفرہ
شیاف اصطفطیقان	قروح جفن
شراب ریحانی	بخرانف
فلد فیون	آکلۃ الفم
اندرائن	داءالفیل
لعوق خشخاش، شربت اعجاز، دیاقوزا، لعوق شمعون	ورم شعب
نسخہ غری السمک، دواء کبریت، گلقند	سل
ستاور، تودری، زیرہ سفید، بوزیدان	قلت لبن
مشاس العظام	وجم

سل	نسخہ غری السمک، دواء کبریت، گلقند
قلت لبن	ستاور، تودری، زیرہ سفید، بوزیدان
وجم	مشام العظام
جمود اللبن فی المعدہ	پنیر مایہ خرگوش
حیات	درمنہ ترکی
حب القرع	سرخس، درمنہ ترکی
دیدان کلابیہ	جوہرا جوائن
سدد الکبد	دریدہ کاسنی، چکیدہ کاسنی
استسقاء	زرشک، دبیدالورد، شربت دینار، دریدہ افسنتین، آٹھ پہری اجوائن
سدد مجرای کبد وصفراوی	برگ کرم کلہ
عظم طحال	دریدہ افسنتین
نفخہ طحال	حب الرشاد
سدد طحال	حب ریوند، شربت دینار
برودت کلیہ	معجون کمونی
ہزال کلیہ	دواء الترنجبین
جمود الدم فی المثانہ	پنیر مایہ خرگوش
حرقت بول	پوست فالسہ شکری
سوزاک وسیلان ریم	سفوف شورہ قلمی، نسخہ پوست فالسہ
احتلام	سیسہ کے پتروں کو باندھنا
حکۃ القضیب	ماء کرفس
شقاق القضیب	مرہم قیمولیا
تقطیر البول	معجون ماسک البول، اطریفل صغیرہ، سنجرنیا
حکۃ الرحم	برگ نعناع، پوست انار + چھلی مسور + نبیذ

احتباس طمث	اقراص مر
ورم رحم حار	مروقین
ورم صفاق	برشعشاء
فیل پا	بھنگ کے جوشاندہ کا ٹکور برائے درد
عرق النساء	سفوف مجوسی
جمرہ	سرکہ کا میل
نار فارسی	رسوت، کافور، لعاب اسبغول، لعاب بارتنگ طلاء کرنا
طاعون کی ابتدا میں	جدوار + زہر مہرہ خطائی + چھاچھ
قروح آکلہ	برگ نیم
نوجلا	گھونگھے کی راکھ، نیولے کی راکھ
خنازیر	کچلہ، مرہم داخلیون + ایرسا
جذام	ہڑتال طبقی، چال موگرا
جذام خدری	سانپ کا گوشت
جرب	گندھک
قروح بلخیہ	گل ارمنی، سرکہ
نزلہ حار	تخم خبازی، خطمی
سعال	اصل السوس
آتشک	دواء مسہل، حب مسکین نواز، حب آتشک، حب لیموں
آتشک کے درجہ اول ودوم	پارہ
آتشک کے درجہ سوم ودوم	سنکھیا/ ارباب طب جدید: عشبہ
کلف	کف دریا
وشم	بھلانواں، بورہ ارمنی
تجعید الشعر	کف دریا، مازو

ترقیق الشعر	انگور کی لکڑی، بورہ ارمنی
حرق ماء	جو کی راکھ+زردی بیضہ (حارث بن کلدہ ثقفی)
تپ دق	آب کدو، قرص کافور، سرطان محرق، زہر مہرہ، طباشیر
حمیات عفونیہ	سکنجبین، گلقند، شیخ نے شیر خشت
تپ محرقہ	حب کافور، سفوف ہندی
تپ لرزہ	حب بھنگ
تپ صفراوی	مطبوخ الو، حب زہر مہرہ، مطبوخ ہندی
شطر الغب	قرص غافث، حب کرنجوہ
حمی لثقہ	حب افسنتین، قرص افسنین، قرص غافت، قرص گل
حمی ربع	حب پلاس پاپڑہ، حب شفاء، دواء سم الفار، معجون ربع، دواء ہڑتال

MD MUSTAFA

کتابیات

کتاب	مصنف
کتاب ابیذیمیا	بقراط
کتاب المنی	بقراط
کتاب الاہویہ والبلدان	بقراط
کتاب الفصول	بقراط
کتاب الفاخر	رازی
کتاب التشخیص	رازی
کتاب حیلہ البر	جالینوس
کتاب جوامع اعضاء المہ	جالینوس
کتاب تشریح کبری	جالینوس
کتاب اغلوقن	جالینوس
کتاب الادویہ المفردہ	جالینوس
کتاب شرح فصول	جالینوس
کتاب بیداری	قسطا بن لوقا
کتاب فتوحات مکیہ	شیخ محی الدین عربی
کتاب معالجات بقراطیہ	طبری
کتاب اختیارات	حنین بن اسحاق
کتاب العین	حنین بن اسحاق
کتاب صیدنہ	بیہقی
کتاب مخزن اکسیر	امام الدین
کتاب الکی والجراحات	افلاطون

فردوس الحکمت	ربن الطبری
کتاب حواشی عراقیہ	ابن تلمیذ
شرح فصول بقراطیہ	قرشی
کناش	اسکندر، ابن سرافیون، تیاذوق، طبری

MD MUSTAFA

میرے والد والدہ

کے لئے دعائے مغفرت کریں

اور آپ حضرات اپنی دعاؤں میں

مجھ خاکسار کو بھی یاد رکھیں

آمین ثم آمین